www.markazahlesunnat.in

یہ کتاب مصنف کی تاریخی کتاب ''شمشیر حق یعنی دھماکہ''
کے عنوان نمبر: ۲۷ میں مکمل شامل ہے۔

''تَقْدِیْسُ الرَّبِّ عَنْ عَیْبِ الْکِذْبِ''

(اللہ تعالیٰ کا جھوٹ پر قادر ہونا محال ہے۔ کوئی بھی عیب اللہ تعالیٰ کی قدرت میں شامل نہیں۔)

کیا خدا جھوٹ بول سکتا ہے؟
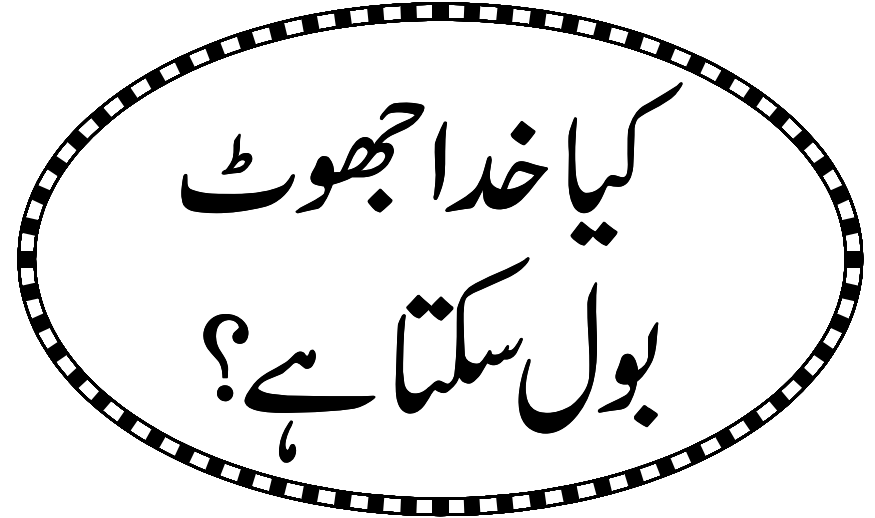
------: مصنف :------

خلیفۂ مفتی اعظم ہند، مناظر اہلسنت، ماہر رضویات، صاحب تصانیف کثیرہ،

حضرت علامہ عبدالستار ہمدانی ''مصروف'' (برکاتی۔نوری) **پوربندر**۔(گجرات)

------: ناشر :------

مرکز اہلسنت برکات رضا۔ پوربندر (گجرات) Mob :- 9879303557

نام کتاب : کیا خدا جھوٹ بول سکتا ہے؟ (اردو)

مصنف : **مناظر اہلسنت، علامہ عبدالستار ہمدانی ''مصروف''** (برکاتی، نوری)

کمپوزنگ : مولانا حامد رضا بنارسی - مرکز - پوربندر

تصحیح و تقدیم : علامہ ذکی رضا غوثی - بدایونی - مرکز - پوربندر

تزئین و سیٹنگ : حافظ محمد عمران حبیبی - احمد آبادی - مرکز - پوربندر

سن اشاعت : ۴؍نومبر ۲۰۱۸ء، بموقعہ عرس اعلیٰ حضرت ۲۵؍صفر ۱۴۴۰ھ

ایڈیشن : اول - تعداد : ۱۱۰۰ (گیارہ سو)

--- : ملنے کے پتے : ---

(1) Mohammadi Book Depot. 523, Matia Mahal. Delhi
(2) Kutub Khana Amjadia. 425, Matia Mahal. Delhi
(3) Farooqia Book Depot. 422/C Matia Mahal. Delhi
(4) Maktaba-e-Raza. Dongri. Bombay
(5) New Silver Book Depot. Mohammad Ali Road. Bombay
(6) Maktaba-e-Rahmania. Opp: Dargah Aala Hazrat-Bareilly
(7) Kalim Book Depot. Khas Bazar, Tin Darwaja - Ahmedabad
(8) Noori Enterprise Opp : Dr. bipin vyas hospital - Anand

میں اپنی اس کاوش کو اپنے آقائے نعمت، تاجدار اہلسنت، شہزادۂ سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت، ہم شبیہِ غوث اعظم، نائب امام اعظم، مظہر مجدد اعظم، سیدی وسندی وماوائی وملجائی

حضور مفتیٔ اعظمِ عالم حضرت مولانا مصطفیٰ رضا خاں قبلہ

علیہ الرحمۃ والرضوان

کی ذات بابرکات سے منسوب کرتا ہوں۔

جن کی ایک توجہ نے میرے دل کی دنیا بدل دی اور مجھے وہابیت کی گمراہی کے دلدل میں غرق ہونے سے بچا کر ایمان کی لازوال دولت عطا فرمائی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت کے بے شمار گل ان کے مرقد مقدس پر تاقیامت نازل ہوتے رہیں اور ان کے فیوض وبرکات سے ہم ہمیشہ مستفیض ومستفید ہوتے رہیں۔

آمین! بجاہ سید المرسلین علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم۔

خانقاہ عالیہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ اور
خانقاہ نوریہ رضویہ بریلی شریف کا ادنیٰ سوالی
عبدالستار ہمدانی ''مصروف''
(برکاتی۔نوری)

۲۵ رصفر المظفر ۱۴۴۰ھ،
بموقعہ:۔ صد سالہ عرس رضا
مورخہ:۔ ۴ر نومبر ۲۰۱۸ء

''خلف وعید کی بحث''

تقریظ جلیل

خلیفۂ حضور تاج الشریعہ، قاضئ گجرات، علامہ سید سلیم باپو صاحب قبلہ

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علی حبیبہ الکریم
وآلہ واصحابہ اجمعین

آج مورخہ ۱۲/اکتوبر ۲۰۱۸ء، کو احمد آباد کے علاقہ جوہاپورہ میں حضرت علامہ مولانا عبدالستار ہمدانی صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی کے مکان پر ملاقات کے لئے حاضر ہوا، دوران گفتگو چند کتابیں زیر تصنیف دیکھی گئیں۔ جن میں ایک کتاب **"کیا خدا جھوٹ بول سکتا ہے؟"** بھی دیکھی۔ میں نے کتاب کے مسودے کو اکثر مقامات پر غور سے دیکھا کہ یہ کتاب وہابیہ نجدیہ کے پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی اور اس کے متبعین مولوی رشید احمد گنگوہی ومولوی خلیل احمد انبیٹھوی وغیرہ کے نظریۂ باطل کے رد میں تصنیف کی گئی ہے۔ نیز اس باطل عقیدے کے رد میں اسلاف کرام کی جن معتبر ومستند کتابوں کے حوالاجات درج فرمائے ہیں، جن کے اسماء گرامی دیکھ کر ہی اہل علم واہل حق یقیناً نظریۂ امکان کذب باری تعالیٰ سے اپنے ایمان وعقیدوں کو نہ صرف حفاظت کریں گے بلکہ کم پڑھے لکھے بھولے لوگوں کے ایمان وعقیدوں کی بھرپور طریقے سے حفاظت فرمائیں گے اور بالخصوص امام عشق ومحبت سیدی سرکار اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ والرضوان کی

کتابوں کے حوالے سے نظریۂ امکان کذب باری کے غیر اسلامی اور ایمان سوز اور گندے عقیدے کے پرخچے اڑادیئے ہیں۔ وہابیہ، دیابنہ، نجدیہ کے سینکڑوں باطل عقائد میں عقیدۂ امکان کذب باری تعالیٰ بھی شامل ہے اور مولوی اسمٰعیل دہلوی ومولوی رشید احمد گنگوہی وخلیل احمد انبیٹھوی اور مولوی محمود الحسن وغیرہ نے خلف وعید کو لے کر اس میں کذب باری تعالیٰ کو ایک شاخ کی صورت دے کر مسلمانوں کو دھوکہ دے کر ایمان برباد کرنے کی خطرناک سازش کی تھی، اس تاروپود کو تہس نہس کر کے اسلام کے صاف شفاف وبے داغ عقیدہ کو امتناع کذب باری اور خلف وعید کی اصل حقیقت کو سینکڑوں اسلاف کرام کے حوالے سے مزین وآراستہ کر کے واضح کرتے ہوئے وہابیوں کے دجل وفریب کا پردہ چاک کر کے مذہب اہل سنت وجماعت ومسلک حضور اعلیٰ حضرت کی صداقت وحقانیت کتاب کی شکل میں پیش کر کے خلیفۂ مفتی اعظم ہند، مناظر اہلسنت، ماہر رضویات، حضرت **علامہ عبدالستار ہمدانی صاحب** نے عظیم الشان قلمی کارنامہ انجام دیا ہے۔ علامہ ہمدانی کی یہ ۱۴۹/ویں کتاب ہے، جو رضویات کے خزانے میں بیش بہا اضافہ ہے۔ علامہ ہمدانی کی تصانیف کی تعداد ۱۵۰ (ڈیڑھ سو) میں اب صرف ایک کتاب کم ہے ان شاء اللہ علامہ ہمدانی اپنی تصانیف کی تعداد ایک سو پچاس بہت جلد پار کر جائیں گے۔ دعا ہے کہ مولیٰ قدیر مذکورہ کتاب سے ہدایت عام فرمائے اور مصنف کو اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین بجاہ حبیبہ الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سید محمد سلیم بن احمد قادری
عرف نانی والا (برکاتی۔نوری)
بیڑی۔جامنگر (گجرات)

۲/صفر المظفر ۱۴۴۰ھ،
مطابق:۔ ۱۲/اکتوبر ۲۰۱۸ء
بروز:۔ جمعہ مبارک
نزیل۔ احمد آباد

''مقدمۃ الکتاب''

از قلم فیض رقم :۔ عالم جلیل، فاضل نوجواں، حضرت علامہ و مولانا

حافظ، قاری محمد ذکی رضا غوثی۔

استاد:۔ دارالعلوم غوث اعظم۔ پوربندر - نائب بانی:۔ مرکز اہلسنت برکات رضا۔ پوربندر

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

تیرے نزدیک ہوا کذب الٰہی ممکن
تجھ پہ شیطان کی پھٹکار یہ ہمت تیری

اس عالم رنگ و بو میں آپ کو سینکڑوں کیا بلکہ لاکھوں کی تعداد میں مذاہب ملیں گے، ہر مذہب کا ماننے والا اپنے مذہب کو حق اور دوسرے تمام مذاہب کو باطل جانتا ہے اور جو جس مذہب کو مانتا اور جس معبود کی بھی پرستش اور عبادت کرتا ہے، اسے وہ حق اور سچا ہی جانتا ہے، اپنے معبود کو تمام عیوب سے پاک وصاف، منزہ، مبرا مانتا ہے۔ آپ کسی بھی مذہب کے ماننے والے سے اگر اس کے معبود کے بارے میں پوچھیں گے، تو وہ اپنے معبود کی اپنی حیثیت کے مطابق تعریف ہی کرتا نظر آئے گا کہ میں جس کی عبادت کرتا ہوں وہ تمام عیوب مثلاً مکر، فریب، دھوکہ، چھل ، جھوٹ، دغا جیسی برائیوں سے پاک ہے اگر چہ وہ اپنے قول میں سچا ہو یا نہ ہو۔ مگر اللہ کی پناہ! اسی دنیا اور اسی زمین اور دھرتی پر ایک ایسی بھی مخلوق بستی ہے جو اپنے مالک کے سامنے سربسجود بھی ہوتی ہے اور اللہ کو اپنا خالق و مالک و معبود بھی کہتی ہے مگر ساتھ ہی ساتھ ان کا یہ نظریہ اور عقیدہ بھی ہے کہ ان کا خدا، رب، معبود جھوٹ بھی بول سکتا ہے۔

قارئین کرام یقیناً حیرت زدہ ہوں گے کہ ایسا کونسا مذہب اور دین رکھنے والے لوگ ہیں؟ جو اپنے ہی خدا اور معبود کو جھوٹا گردانتے ہیں۔ میں آپ کو بتاؤں کہ وہ کونسی جماعت یا گروہ ہے، جو اس طرح کے ناپاک عقائد رکھتی ہے۔ لہذا وہ کوئی اور جماعت نہیں بلکہ یہ وہی لوگ ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور توحید کی آڑ میں سچے پکے مسلمانوں کے دلوں سے ایمان جیسی لازوال دولت چھیننے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ جن کا اوڑھنا بچھونا ہی انبیاء اور اولیاء کی شان میں گستاخی اور خود رب کائنات کی مقدس بارگاہ کی توہین ہے۔ جن کو دنیا منافقین زمانہ وہابیہ، دیوبندیہ فرقے سے جانتی ہے۔ وہابی، دیوبندیوں کا شروع سے ہی یہ وطیرہ رہا ہے کہ سادہ لوح اور بھولی بھالی عوام اہل سنت میں انتشار پیدا کرو اور ہر صبح کے ساتھ ایک نئے فتنے کو جنم دو، تاکہ اس کے دل سے اللہ اور اس کے رسول کی محبت بآسانی نکل جائے، کبھی علم غیب مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کا انکار کرنا، کبھی بے مثل وبے مثال آقا کو اپنے جیسا کہنا اور کبھی اسی زندہ وجاوید نبی کو معاذ اللہ **''مر کر مٹی میں ملنے والا''** کہنا۔ غرضیکہ ہر روز نت نئے فتنے قوم مسلم میں پیدا کر کے اختلاف وانتشار پھیلا کر انکے متاع ایماں لوٹنے کی سازش کی جاتی ہے۔ انہیں تمام فتنوں میں سے ایک فتنہ **''امکان کذب باری تعالیٰ''** ہے یعنی معاذ اللہ! اللہ رب العزت کا جھوٹ بولنا ممکن ہے۔ قرآن مقدس کی آیت مبارکہ **''اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ''** اللہ رب العزت کی قدرت کاملہ، شاملہ، تامہ پر دلالت کرتی ہے۔ منافقین زمانہ آیت مذکورہ کا معنی، مطلب، مفہوم، مقصد، مراد جانے بغیر اسکی غلط ومن مانی تفسیر وتاویل کر کے اپنے ایمان سے تو ہاتھ دھو ہی بیٹھے، ساتھ میں نہ جانے کتنوں کو اپنا ہمنوا بنا کر ان کو جہنم کا ایندھن بنانے کی کوشش میں ہیں۔

اس موضوع پر ماضی کے جلیل القدر علماء وفقہاء نے تفصیلی اور بہت ہی مفید انداز میں خامہ فرسائی فرمائی ہے، خاص کر امام اہل سنت، **امام عشق ومحبت، امام احمد رضا خان محقق بریلوی** علیہ الرحمہ نے اس موضوع پر **''سُبْحٰنَ السُّبُوْحِ عَنْ عَیْبِ الْکِذْبِ الْمَقْبُوْحْ''** لکھ کر جو علم کا دریا بہایا ہے، وہ یقیناً آپ ہی کا حصہ ہے۔ چونکہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی علمی تحقیقات وابحاث کو سمجھنا ہر کس وناکس کے بس کی بات نہیں۔

لہذا یہ بات بڑی شدت سے محسوس کی جارہی تھی کہ اس دقیق موضوع پر کوئی ایسی کتاب زیورطبع سے آراستہ ہوکر منظر عام پر آئے جو نہایت آسان اردو پر مشتمل، عام فہم اور ایک معمولی سا علم رکھنے والا انسان بھی اسکو سمجھ سکے۔

اللہ رب العزت کا شکر اور اسکے رسول کا احسان کہ مناظر اہل سنت، خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند، صاحب تصانیف کثیرہ، استاذ گرامی وقار **حضرت علامہ ومولانا عبدالستار ہمدانی صاحب قبلہ** ''مصرؔوف'' برکاتی۔نوری نے اس موضوع پر قلم اٹھایا اور اہل سنت وجماعت کی تشنگی کو سیرابی میں تبدیل فرمایا(**جَزَاهُ اللّٰهُ خَيْرَ الْجَزَاءِ**)جن لوگوں کی نظر سے بھی علامہ ہمدانی صاحب کی تصانیف گزری ہیں، انہیں بخوبی اندازہ ہے کہ علامہ صاحب قبلہ جس موضوع پر بھی قلم اٹھاتے ہیں، اس کا حق ادا کرتے ہیں۔علامہ موصوف کی تمام کتابوں میں قاری کو ایک محققانہ اسلوب، بصیرت افروزفکر، تلاش وجستجو کا ایک انوکھا پن، امثال وتمثیل، رد بدمذہباں اور بالخصوص حضرت رضا بریلوی کی اتباع کرتے ہوئے قوم کو بارگاہ الٰہی ودربار رسول سے قریب کرنے کا جذبہ جابجا نظر آئے گا۔یہ کتاب بھی اسی سہل انداز اور عوام الناس کی رعایت کرتے ہوئے آسان زبان میں حضرت قبلہ نے تصنیف فرمائی ہے۔

حضرت قبلہ کی لاجواب اور تاریخی کتاب **''شمشیر حق یعنی دھماکہ''** جو عنقریب زیورطبع سے آراستہ ہوکر قارئین کرام کے مبارک ہاتھوں میں ہوگی، جو کہ تقریباً ڈیڑھ سو(۱۵۰)عنوانات پر مشتمل ہے، جس میں دیوبندی، وہابی فرقے کے انہیں کے کتابوں سے سات ہزار(۷۰۰۰) حوالے مع عبارات پیش کئے گئے ہیں اور ہر ایک عنوان کے تحت حضرت مدظلہ کا ایک بہت ہی جامع تبصرہ بھی مرقوم ہے اور یہ کتاب ضخامت کے اعتبار سے کئی ہزار صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔زیرنظر کتاب بھی اسی کتاب کے عنوان نمبر:۲۷ کا تبصرہ ہے۔کتاب اپنے مضامین اور مشمولات کے اعتبار سے اپنا ایک الگ ہی مقام رکھتی ہے۔چونکہ اس موضوع کے تحت فرقۂ نجدیہ کے جتنے ہفوات وبکواسات ہیں علامہ موصوف نے ہر ایک کا قرآن مقدس واحادیث کریمہ کی روشنی میں جواب دیا ہے، اللہ رب العزت کی ذات وصفات کے متعلق ایک سچے پکے مسلمان کا کیا عقیدہ ہونا چاہئے،

وہ عقلی ونقلی دلائل دے کر حضرت قبلہ نے بڑے ہی اچھوتے انداز میں سمجھایا ہے، نیز خلف وعدہ، خلف وعید جو کہ ایک پیچیدہ(Complicated)بحث ہے، اسے اتنے آسان، دلنشیں انداز اور مثال وتمثیل کے ذریعہ علامہ صاحب قبلہ نے بیان فرمایا ہے کہ ایک معمولی سا اردو خواں بھی اس کو بآسانی سمجھ سکے، ساتھ ہی ساتھ فرقۂ وہابیہ، نجدیہ، دیوبندیہ کے امام الاول فی الہند مولوی اسماعیل قتیل بالاکوٹی، مولوی خلیل احمد انبیٹھوی، مولوی رشید احمد گنگوہی اور وہ تمام دیوبندی ملّا نے جنہوں نے خلف وعید کی آڑ میں امکان کذب ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے اور اس کے ذریعہ قوم کو گمراہیت کے دلدل میں ڈھکیلنے کی جو مذموم حرکت کی ہے، حضرت ممدوح نے ان کے تمام دلائل کے شیش محل کو زمیں دوز کر کے رکھ دیا ہے۔دور حاضر میں اپنے آپ کو توحید کا سچا پکا پرستار سمجھنے والے، گلی گلی، نگر نگر توحید کے نام پر قوم کو گمراہ کرنے والے اس کتاب کو پڑھ کر چلّو بھر پانی میں ڈوب کر مرجائیں تو بھی ان کے لئے یہ بہت کم ہوگا۔اگر سچے توحیدی ہوئے اور اس کتاب کو تعصب کی عینک ہٹا کر صدق دل سے پڑھ لئے تو ان شاء اللہ العزیز ورسولہ الکریم اس کے ذریعہ سے تاریکی واندھیری سے نکل کر نور وہدایت کی سیدھی راہ پر آجائیں گے۔

زیرنظر کتاب کی جامعیت کا اس سے بھی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت قبلہ نے ماضی کے علماء وفقہاء کا عدم امکانِ کذبِ الٰہی کے اجماع کا جو تسلسل تھا، اس تسلسل کو برقرار رکھتے ہوئے دسیوں علماء، محدثین، شارحین کے اقوال کے ذریعہ یہ ثابت کیا کہ اللہ رب العزت کا جھوٹ پر قادر ہونا ممکن نہیں۔قارئین محترم جب اس کتاب مستطاب کا مطالعہ فرمائیں گے، تو خود ہی اندازہ ہوچلے گا کہ علامہ صاحب قبلہ نے کتنی جاں فشانی وعرق ریزی سے اس حسّاس موضوع پر قلم چلایا ہے اور انشاء اللہ کتاب پڑھ کر آپ عش عش پکار اٹھیں گے اور بے ساختہ آپکی زبان سے مصنف کے لئے دعائیہ جملے نکلیں گے۔

استاذ گرامی قدر کی شخصیتِ باوقار یقیناً اہل سنت کے لئے تعارف کی محتاج نہیں۔ایک کامیاب تاجر(Businessman)، میدان مناظرہ کا شہسوار، باکمال خطیب، کہنہ مشق مصنف، قلم

کی پر خار وادیوں کا شناسا، رضویات کا ماہر کامل، مسلک اعلیٰ حضرت کا بہی خواہ، محقق، مفکر، ان تمام اوصاف سے متصف شخصیت کا نام ہے **علامہ عبدالستار ہمدانی** ۔حضرت قبلہ نے اب تک متفرق موضوعات پر مختلف زبانوں میں تقریباً ڈیڑھ سو (۱۵۰) کتابیں تصنیف فرما کر یقیناً اہل سنت و جماعت پر ایک احسان عظیم فرمایا ہے جو واقعی نا قابل فراموش ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ رہتی دنیا تک یاد رکھا جائے گا۔حضرت مدظلہ کے تعلق سے میں اپنی جانب سے زیادہ نہ کچھ کہتے ہوئے ہندوستان کی عظیم روحانی خانقاہ مارہرہ مقدسہ کی ایک عظیم ہستی، شہزادۂ حضور احسن العلماء، شرف ملت، حضرت اشرف میاں صاحب قبلہ برکاتی کا ایک اقتباس قارئین کرام کی بارگاہ میں پیش کرتا ہوں جو آپ نے حضرت ہمدانی صاحب قبلہ کی کتاب **''فن شاعری اور حسان الہند''** پر بطور تقریظ ارقام فرمایا ہے۔

''مولانا عبدالستار ہمدانی مصروف کو میں نے کئی رنگوں میں دیکھا ہے۔ایک کامیاب تاجر کی صورت میں بھی دیکھا اور ایک ہمہ جہت عالم اور مناظر کی حیثیت میں بھی۔سب سے پہلے ان کا نام والد محترم حضور احسن العلماء علیہ رحمۃ ورضواں کی زبانی سنا۔ ان کے بارے میں ان کا جو ریمارک تھا، اس کا مفہوم یہ تھا کہ ''مولانا ہمدانی کو ''اعلیٰ حضرتیات'' سے بہت دلچسپی ہے اور اس موضوع پر ان کی بہت معلومات ہیں، نیت میں خلوص ہے اور دل میں محنت وجستجو کا جذبہ ہے۔''

علامہ ہمدانی صاحب قبلہ کی شخصیت کے متعلق حضور احسن العلماء علیہ الرحمہ کا مذکورہ بالا قول محترم ہی کافی، وافی ہے۔ (ایں سعادت بزور بازو نیست ÷ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ)

اخیر میں دعا ہے کہ مولی تعالیٰ اس کتاب کو عوام وخواص کے لئے نفع بخش بنائے اور مصنف علام (دام ظلہ علینا) کو اجر جزیل عطا فرمائے اور رب کائنات اپنے حبیب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں حضرت قبلہ کو صحت وسلامتی کے ساتھ عمر خضر عطا فرمائے۔

عبید تاج الشریعہ:۔ محمد ذکی رضا غوثی

خادم:۔مرکز اہل سنت برکات رضا و دارالعلوم غوث اعظم (پوربندر)

مورخہ:۔ ۹ رصفر المظفر ۱۴۴۰ھ، مطابق:۔۱۹ر اکتوبر ۲۰۱۸ء، بروز جمعہ مبارک۔

ماخذ و مراجع

نمبر	اسمائے کتب	اسمائے مصنفین، مترجمین، مفسرین، مؤلفین
۱	قرآن مجید	اللہ تعالیٰ کا مقدس کلام
۲	کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن	امام احمد رضا خان محقق بریلوی، المتوفی ۱۳۴۰ھ
۳	سنن ترمذی	امام محمد بن عیسیٰ الترمذی، المتوفی ۲۷۹ھ
۴	حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء	امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی المتوفی ۴۳۰ھ
۵	المعجم الاوسط	علامہ سلیمان بن احمد ابوالقاسم طبرانی، المتوفی ۳۶۰ھ
۶	صحیح ابن خزیمہ	امام ابوبکر محمد بن اسحٰق بن خزیمہ نیشاپوری، المتوفی ۳۱۱ھ
۷	مفاتیح الغیب (تفسیر رازی)	علامہ فخرالدین رازی، المتوفی ۶۰۶ھ
۸	فتح العزیز (تفسیر عزیزی)	شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، المتوفی ۱۲۳۹ھ
۹	انوار التنزیل واسرار التاویل (تفسیر بیضاوی)	علامہ ناصرالدین ابوسعید عبداللہ بیضاوی، المتوفی ۶۸۵ھ
۱۰	شرح المقاصد	علامہ سعدالدین تفتازانی، المتوفی ۷۹۲ھ
۱۱	المسامرۃ شرح المسایرۃ	علامہ کمال الدین ابن ابی شریف، المتوفی ۹۰۵ھ
۱۲	فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت	علامہ عبدالعلی لکھنوی، المتوفی ۱۲۲۵ھ
۱۳	کنز الفوائد	علامہ محمد بن علی الطرابلسی، المتوفی ۴۴۹ھ
۱۴	مسلم الثبوت	علامہ محب اللہ بہاری، المتوفی ۱۱۱۹ھ

نمبر	کتاب	مصنف
۱۵	شرح عقائد نسفی	علامہ سعد الدین تفتازانی، المتوفیٰ ۷۹۲ھ
۱۶	منح الروض الازھر فی شرح الفقہ الاکبر	امام علی بن سلطان محمد ہروی المعروف بہ ملّا علی قاری، المتوفیٰ ۱۰۱۴ھ
۱۷	المسایرۃ متن المسامرۃ	محقق علی الاطلاق کمال الدین محمد المعروف بہ ابن ہمام حنفی، المتوفیٰ ۸۶۱ھ
۱۸	المواقف	عضد الدین عبد الرحمٰن ایجی، المتوفیٰ ۷۵۶ھ
۱۹	حاشیۃ الخیالی علی شرح العقائد النسفیۃ	علامہ شمس الدین احمد بن موسیٰ خیالی حنفی، المتوفیٰ ۸۷۰ھ
۲۰	الشفا بتعریف حقوق المصطفی (شفا شریف)	علامہ قاضی عیاض مالکی، المتوفیٰ ۵۴۴ھ
۲۱	رسالہ یکروزہ	مولوی اسمٰعیل دہلوی، موت ۱۸۳۱ء (وہابی)
۲۲	الجہد المقل	مولوی محمود الحسن دیوبندی، موت ۱۹۲۰ء (وہابی)
۲۳	براہین قاطعہ	مولوی خلیل احمد انبیٹھوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، موت ۱۳۴۶ھ (وہابی)
۲۴	فتاویٰ رشیدیہ	مولوی رشید احمد گنگوہی، موت ۱۹۰۵ء (وہابی)
۲۵	الدوانی علی العقائد العضدیہ	جلال الدین الدوانی، المتوفیٰ ۹۱۸ھ
۲۶	مصباح اللغات	عبد الحفیظ بلیاوی
۲۷	فیروز اللغات	مولوی فیروز الدین
۲۸	الفصل فی الملل والاھواء والنحل	ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم ظاہری، موت ۴۵۶ھ

''امکان کذب باری تعالیٰ یعنی اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ممکن ہونے کا عقیدہ''

توبہ.... صدمرتبہ توبہ.... **''لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌرَّسُوْلُ اللّٰہ''** کا ورد مسلسل زبان پر جاری رکھتے ہوئے اور **''لاحول''** و**''استغفار''** پڑھتے ہوئے اپنے ایمان کی حفاظت وسلامتی کی بارگاہ الٰہی میں دعا کرتے ہوئے منافقین زمانہ کے ایک مزید باطل عقیدے یعنی **''امکان کذب باری تعالیٰ''** یعنی ''اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے، یہ ممکن ہے'' والے فاسد اور کفری عقیدہ کے تعلق سے معلومات حاصل کریں۔

قرآن مجید میں ہے کہ **''یُضِلُّ بِهٖ كَثِیْرًا وَّیَهْدِیْ بِهٖ كَثِیْرًا.''** (پارہ نمبر:۱، سورۃ البقرہ، آیت نمبر:۲۶)۔ ترجمہ:۔ ''اللہ بہتیروں کو اس سے گمراہ کرتا ہے اور بہتیروں کو ہدایت فرماتا ہے۔'' (کنزالایمان)۔ اس آیت کریمہ کی تفسیر کا ماحصل اور خلاصہ یہ کہ جن لوگوں کی عقل پر جہل یعنی جہالت نے غلبہ کیا ہے اور جن لوگوں کی عادت عناد اور مکابرہ یعنی لڑائی، کینہ، نفاق، سرکشی، ضد، عداوت، غرور، گھمنڈ، شیخی، مقابلہ اور مجادلہ ہے اور جو امر حق اور کھلی حکمت کے اسرار ورموز سے انکار کرتے ہیں، وہ لوگ قرآن کی آیات کا اپنی فاسد عقلوں سے معنی، مطلب، مفہوم، مقصد اور مراد اخذ کرتے ہیں، وہ لوگ گمراہ ہوتے ہیں اور جو لوگ غور وفکر اور تحقیق وتفتیش کے عادی ہیں اور انصاف وحکمت کے خلاف کچھ

نہیں کہتے بلکہ اسے حق اور صداقت پر مبنی جانتے ہیں، وہ لوگ ہدایت پاتے ہیں۔

ہم نے بار ہا لکھا اور ثابت کیا ہے کہ علمائے دیوبند کی **''عقل کے طوطے اُڑ گئے''** تھے اور ان کی **''عقل کا چراغ گل ہو چکا''** تھا۔ انھوں نے قرآن فہمی کے زعم، گمان، غرور اور گھمنڈ میں قرآن کی آیتوں کے تراجم ومفاہیم وتفاسیر میں وہ **گل کھلائے** ہیں کہ الامان والحفیظ۔ یہاں اتنی گنجائش نہیں کہ اس کی تفصیلی بحث کی جائے۔ تاہم بہت ہی اختصار کے ساتھ قارئین کرام کی تفہیم وافہام کے لئے بہت ہی آسان عرض معروض ہے۔

قرآن مجید میں **''اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.''** علاوہ ازیں ⊙ **''وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.''** ⊙ **''وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.''** ⊙ **''اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ.''** ⊙ **''اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.''** ⊙ **''قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ.''** ⊙ **''قُلْ هُوَ الْقَادِرُ.''** ⊙ وغیرہم الفاظ وجملہ کی بندش کے فرق کے ساتھ کل اِکسٹھ **(61)** مرتبہ ارشاد فرمایا گیا ہے اور ان تمام آیات کا ماحصل اور خلاصہ یہ ہے کہ **''بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے''** یا ⊙ **''اللہ سب کچھ کر سکتا ہے''** وغیرہ۔ ان تمام آیات مقدسہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرتِ قاہرہ یعنی غالب، زبردست، طاقتور، اور بڑی شان وشوکت والی عظیم قدرت کا ذکر ہے۔

عام طور سے بلکہ ہر انسان یعنی مؤمن، کافر، مشرک، یہودی، نصرانی وغیرہ سب اس بات اور عقیدہ پر متفق ہیں کہ ⊙ اللہ تعالیٰ ہر چیز اور ہر کام پر قادر ہے ⊙ اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے ⊙ اللہ تعالیٰ جو چاہے اس پر قادر ہے۔ یعنی اللہ ہر کام پر قادر ہے، جو چاہے وہ اور سب کچھ کر سکتا ہے۔ لیکن یہاں ایک اہم سوال یہ اٹھتا ہے کہ:۔

✪ اللہ تعالیٰ ہر چیز اور ہر کام اور ہر وہ جو وہ چاہے، اس پر قادر ہے اور ہر کام کرسکتا ہے، اس سے کیا مراد ہے؟ اللہ کن چیزوں پر قادر ہے؟ اور اللہ تعالیٰ سب کچھ کرسکتا ہے، اس سے کیا مراد ہے؟ اللہ تعالیٰ کون کون سے کام کرسکتا ہے؟

جواب صاف ہے کہ:۔

✪ **جو کام اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان اور اس کی قدرت میں شامل ہیں۔ وہ تمام کام اللہ تعالیٰ کرسکتا ہے۔**

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اللہ کی شایانِ شان اور قدرت میں کون کون سے کام شامل ہیں؟

اس سوال کا جواب دینے سے پہلے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کے تعلق سے گفتگو کریں۔ بے شک! اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ اس قادر مطلق کی قدرت کاملہ کی کوئی انتہا نہیں۔ اس کی قدرت محدود نہیں بلکہ لامحدود ہے۔ وہ **قادر اور قدیر** بھی ہے اور **سُبُّوحٌ وقدوس** بھی ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ بہت ہی پاک اور بے عیب ہے۔

ہر مسلمان کا پختہ یقین اور ایمان ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی سب صفات ازلی اور ابدی طور پر صفاتِ کمال ہیں اور وہ بھی کمال کی وجہ سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کے کمال کا کمال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی بھی صفت کا سلب ہونا یعنی مٹ جانا یا ختم ہوجانا یا زائل ہوجانا ممکن ہی نہیں۔ اسی طرح معاذ اللہ کسی نقص یا عیب والی صفت کا داخل ہونا بھی ناممکن اور محال ہے۔ یہ قاعدہ ذہن نشیں کرلینے کے بعد اب اصل مقصد کی طرف توجہ دیں:۔

▣ منافقین زمانہ یعنی علمائے دیوبند کا یہ فاسد عقیدہ ہے کہ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ رب تبارک وتعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے۔ اپنے اس کفری عقیدہ کی تائید وتوثیق میں قرآن مجید کی آیت کریمہ "**اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ**." ترجمہ:۔ ''اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔'' پیش کرتے ہیں اور یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ بندے کی قدرت سے اللہ تعالیٰ کی اربوں کھربوں بلکہ بیشمار درجہ زیادہ ہے۔ تو بندہ تو جھوٹ بول سکے مگر اللہ جھوٹ نہ بول سکے یا بندہ تو جھوٹ بولنے پر قادر ہو، لیکن اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر نہ ہو، اس کا مطلب یہ ہوا کہ بندہ کی قدرت اللہ کی قدرت سے بڑھ گئی اور جھوٹ پر اللہ کو قدرت نہ ہونا اور قادر نہ ہونا مانا، تو معاذ اللہ رب تعالیٰ عاجز اور مجبور ٹھہرا اور "**اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ**" آیت کا انکار ہوا۔

▣ ان عقل کے اندھوں کو اتنا بھی نہیں معلوم کہ **اللہ تعالیٰ کی قدرت صفتِ کمال ہوکر ثابت ہوئی ہے۔ عیب اور نقص کی صفتِ قبیحہ سے متصف ہوکر ثابت نہیں ہوئی**۔ لہذا عیب اور نقص پر رب تبارک وتعالیٰ کی قدرت ماننا رب تبارک وتعالیٰ کو سخت عیب لگانا اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کی عمومیت یعنی ہر ایک کو شامل ہونا کے اعتقاد کے پردے میں اصل قدرت سے انکار کرنا ہے بلکہ حقیقتِ ربانیت سے منکر ہوجانا ہے۔

ہر ذی فہم آدمی بلکہ ہر چھوٹا بچہ بھی یہ جانتا ہے کہ **جھوٹ بولنا عیب ہے**، ہر مذہب میں، ہر سماج وسوسائٹی میں تمام کے تمام افراد اس بات پر بیک زبان متفق ہیں کہ جھوٹ بولنا عیب ہے۔ اسلام میں جھوٹ بولنے کی سخت مذمت فرمائی گئی ہے۔ جھوٹ بولنے والے پر لعنت بھیجی گئی ہے۔

قرآن شریف میں ہے کہ:۔

✪ ” فَنَجۡعَل لَّعۡنَتَ اللّٰہِ عَلَی الۡکٰذِبِیۡنَ.“

(پارہ نمبر:۳،سورۃ آل عمران،آیت نمبر:۶۱)

ترجمہ:۔ ”تو جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں۔“ (کنزالایمان)

✪ ”اَنَّ لَعۡنَتَ اللّٰہِ عَلَیۡہِ اِنۡ کَانَ مِنَ الۡکٰذِبِیۡنَ.“

(پارہ نمبر:۱۸،سورۃ النور،آیت نمبر:۷)

ترجمہ:۔ ”اللہ کی لعنت ہو اس پر اگر جھوٹا ہو۔“ (کنزالایمان)

علاوہ ازیں احادیث کریمہ میں جھوٹ کی مذمت، قباحت اور برائی میں بکثرت ارشاداتِ عالی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وارد ہیں۔ ہر دور کے ہر بزرگ اور ہر مذہبی رہنما نے سچ بولنے کی اور جھوٹ نہ بولنے کی سخت تاکید و نصیحت فرمائی ہے۔ المختصر! دنیا کے ہر خطے اور ملک میں جھوٹ کو عیب اور برائی سمجھا اور مانا گیا ہے۔ جھوٹ بولنے والے کا معاشرے میں کوئی وقار، رعب اور عزت نہیں بلکہ اس کی جھوٹ بولنے کی عادت کی وجہ سے اسے ذلت اور حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ ایک عوامی سطح کے مزدور پیشہ شخص کو اگر کوئی کہے گا کہ تو جھوٹ بولنے والا ہے، تو وہ آگ ببولا ہو کر قمیص کی آستین چڑھا کر میدان جنگ وجدال میں کودنے کے لئے آمادہ ہو جائیگا۔ کیونکہ جھوٹ کی نسبت اس کی طرف کی گئی اور جھوٹ ایک عیب ہونے کی وجہ سے اس کی طرف منسوب کرنے میں وہ اپنی توہین، ذلّت، بے ادبی اور گستاخی سمجھتا ہے۔ تو ذرا سوچو! جب ایک عوامی سطح کا آدمی جھوٹ کی صفت میں اپنی بے ادبی اور توہین سمجھتا ہے، تو وہ **رب تبارک وتعالیٰ** جو اپنی شان کبریائی کے ساتھ **سُبُّوحٌ** اور **قُدُّوسٌ** ہے، جو صرف اور صرف صفت کمال سے

ہی متصف ہے، اس ذات کبریائی کے لئے **”جھوٹ بولنا ممکن ہے“** کی بات کہنا، سراسر توہین اور بے ادبی ہے۔ ایک حوالہ پیش خدمت ہے:۔

”یَسۡتَحِیۡلُ عَلَیۡہِ تَعَالیٰ کُلُّ صِفَۃٍ لَا کَمَالَ فِیۡھَا وَلَا نُقۡصَ لِاَنَّ کُلًّا مِنۡ صِفَاتِ الۡاِلٰہِ صِفَۃُ کَمَالٍ“
حوالہ:۔ ”المسامرۃ شرح المسایرۃ“، مصنف: علامہ ابن ابی شریف علیہ الرحمہ (المتوفی ۹۰۵ھ) ناشر:۔ المکتبۃ التجاریۃ الکبریٰ، مصر، صفحہ نمبر:۳۹۳
ترجمہ:۔ ”اللہ تعالیٰ کے لئے ہر وہ صفت محال ہے جس میں نہ کمال ہو اور نہ نقص ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ہر صفت، صفت کمال ہے۔“
ترجمہ ماخوذ از:۔ **”فتاویٰ رضویہ“** (مترجم) از: امام احمد رضا خان محقق بریلوی علیہ الرحمہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ) ناشر:۔ مرکز اہل سنت برکات رضا، پوربندر۔ جلد نمبر:۱۵، صفحہ نمبر:۳۵۰

مندرجہ بالا عبارت سے صاف طور پر ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ایسے اوصاف یعنی صفت وخاصیت کا استعمال کرنا بھی منع ہے، جس میں نہ کمال ہو اور نہ ہی نقص ہو۔ بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے صرف ایسی ہی صفت کا استعمال کیا جائیگا، جس میں صرف کمال کا ہی مظاہرہ ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ہر صفت صرف اور صرف صفتِ کمال ہی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کے لئے نقص بھی نہ ہو اور کمال بھی نہ ہو، ایسی صفت کا اتصاف کرنا منع ہے، تو عیب اور بُرائی پر مشتمل صفت کا استعمال ہرگز جائز نہیں۔

لیکن منافقین زمانہ کے اکابر علمائے وہابیہ دیوبندیہ نے سراسر نقص اور برائی پر مشتمل کذب یعنی جھوٹ کی صفت کو اللہ تعالیٰ کے لئے ممکن ٹھہرایا ہے۔

’’بندہ جھوٹ بول سکے مگر اللہ تعالیٰ جھوٹ نہ بول سکے، اسکا مطلب یہ ہوا کہ بندے کی قدرت اللہ تعالیٰ کی قدرت سے بڑھ گئی۔‘‘ (وہابی عقیدہ)

امام الوہابیہ مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ’’اگر اللہ تعالیٰ جھوٹ نہیں بول سکتا اور جھوٹ بولنا اللہ تعالیٰ کے لئے محال یعنی ناممکن (Impossible) ٹھہرایا جائے، تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ محال پر قدرت نہیں رکھتا۔ حالانکہ صورت حال یہ ہے کہ کثیر تعداد میں جھوٹ بولنے والے لوگ ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ جھوٹ نہیں بول سکتا، تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ آدمی کی قدرت اللہ تعالیٰ کی قدرت سے بڑھ گئی۔ لہذا واجب ٹھہرا کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ممکن ہو۔

(دیکھو مولوی اسمٰعیل دہلوی کی کتاب کی عبارت مع حوالہ و ترجمہ)

’’قَوْلُهٗ - وَهُوَ مُحَالٌ لِاَنَّهٗ نَقْصٌ، وَالنَّقْصُ عَلَيْهِ تَعَالٰى مُحَالٌ۔
اَقُـــوْلُ اگر مراد از محال ممتنع لذاتہ است کہ تحت قدرت الٰہیہ داخل نیست، پس لانسلم کہ کذب مذکور محال بمعنی مسطور باشد چہ عقد قضیہ غیر مطابقہ للواقع والقائے آں بر ملائکہ وانبیاء خارج از قدرت الٰہیہ نیست والا لازم آید کہ قدرت انسانی ازیداز قدرت ربانی باشد چہ عقد قضیہ غیر مطابقہ للواقع والقائے آں بر مخاطبین در قدرت اکثر افراد انسانی ست، کذب مذکور آرے منافی حکم اوست پس ممتنع بالغیر ست، ولہذا عدم کذب را از کمالات حضرت حق سبحانہ می شمارند۔‘‘

حوالہ:۔ ’’رسالہ یکروزہ‘‘، مصنف : مولوی اسماعیل دہلوی،
ناشر : فاروقی کتب خانہ بک سیلرز پبلیشرز، ملتان، صفحہ نمبر : ۱۷

ترجمہ:۔ ’’قولہ یہ محال ہے کیونکہ نقص ہے اور اللہ تعالیٰ پر نقص محال ہے۔
اقول اگر محال سے مراد محقق لذاتہ ہے، جو قدرت الٰہیہ کے تحت داخل نہیں تو ہم نہیں مانتے کہ کذب مذکور محال بمعنی مسطور ہوگا۔ کیونکہ یہ قضیہ غیر مطابق للواقع ہے اور اس کا القاء ملائکہ اور انبیاء پر قدرت الٰہیہ سے خارج نہیں، ورنہ لازم آئے گا کہ قدرت انسانی قدرت ربانی سے زائد ہوجائے۔ کیونکہ قضیہ غیر مطابق للواقع، اور اس کا القاء مخاطبین پر اکثر افراد انسانی کی قوت میں ہے، ہاں کذب مذکور اس کی حکمت کے منافی ہے۔ لہذا یہ ممتنع بالغیر ہے اور اسی لئے عدم کذب کو اللہ تعالیٰ کے کمالات سے شمار کرتے ہیں۔‘‘

’’وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ جھوٹ بولنے پر قادر ہے لیکن کسی مصلحت کی وجہ سے جھوٹ بولنے سے بچتا ہے۔‘‘

امام الوہابیہ مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اسی کتاب میں جابجا یہ اقرار کیا ہے کہ بے شک جھوٹ بولنا عیب اور برائی ہے، لیکن پھر بھی جھوٹ بولنے کی صفت اللہ تعالیٰ کے لئے ممکن بتاتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے، مگر اللہ تعالیٰ حکیم ہے اور مصلحت (Expedieuce=अनुकुलता) کی رعایت کرتا ہے۔ لہذا جھوٹ بولنے کے عیب اور

برائی سے اپنے کو بچانے کے لئے جھوٹ بولنے سے بچتا ہے کہ کہیں عیب اور برائی سے آلودہ نہ ہوجاؤں۔اسی عبارت میں ملاّ اسمٰعیل دہلوی لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا عیب دار ہونا ممکن ہے۔ وہ اگر چاہے تو ابھی ، اسی وقت عیب دار اور برائی سے مُلوّث (Polluted=मलिन) ہوجائے۔مگر یہ امر حکمت اور مصلحت کے خلاف ہونے کی وجہ سے جھوٹ بولنے سے قصداً پرہیز کرتا ہے۔ (دیکھو مولوی اسمٰعیل دہلوی کی کتاب کی عبارت مع حوالہ وترجمہ)

''عدم کذب را از کمالات حضرت حق سبحانہ می شمارند، و اورا جل شانہ بآں مدح می کنند بخلاف اخرس و جماد کہ ایشاں را کسے بعدم کذب مدح نمی کند، و پر ظاہر ست کہ صفت کمال ہمیں کہ شخصے قدرت بر تکلم بکلام کاذب می دارد، و بنا بر رعایت مصلحت و مقتضی حکمت بتنزہ از شوب کذب تکلم بکلام کاذب نمی نماید ہماں شخص ممدوح می گردد و بسلب عیب کذب و اتصاف بکمال صدق بخلاف کسے کہ لسان او ماؤف شدہ باشد و تکلم بکلام کاذب نمی تواند کرد۔ یا قوت متفکرہ او فاسد شدہ باشد کہ عقد قضیہ غیر مطابقہ للواقع نمی تواند کرد۔ یا شخصے کہ ہر گاہ کلام صادق مے گوید کلام مذکور از وصادر می گردد و ہر گاہ کہ ارادہ تکلم بکلام کاذب می نماید آواز او بند مے گردد یا زبان او ماؤف می شود یا کسے دیگر دہن او را بند می نماید یا حلقوم او ر خفتہ می کنند یا کسے کہ چند قضایا صادقہ را یاد گرفتہ است واصلہ بر ترکیب قضایائے دیگر قدرت نمی دارد و بناء علیہ کلام کاذب از و صادر نمے گردد ایں اشخاص مذکورین نزد عقلا قابل مدح نیستند، و بالجملہ عدم تکلم کلام کاذب ''تَرَفُّعًا عَنْ عَیْبِ الْکِذْبِ وَتَنَزُّهًا عَنِ التَّلَوُّثِ ''بہ از صفات مدح ست و بنا عجز از تکلم بکلام کاذب ہیچ گونہ از صفات مدائح نیست یا مدح آں بسیار ادون ست از مدح اول۔''

حوالہ:۔ ''رسالہ یکروزہ''، مصنف : مولوی اسماعیل دہلوی،
ناشر : فاروقی کتب خانہ بکسیلرز پبلیشرز، ملتان، **صفحہ نمبر : ۱۷**

ترجمہ:۔ ''عدم کذب کو اللہ تعالیٰ کے کمالات سے شمار کرتے ہیں اور اس جل شانہ کی اس کے ساتھ مدح کرتے ہیں۔ بخلاف گونگے اور جماد کے، ان کی کوئی عدم کذب سے مدح نہیں کرتا اور یہ بات نہایت ظاہر ہے کہ کمال یہی ہے کہ ایک شخص جھوٹے کلام پر قادر تو ہو لیکن بنا بر مصلحت اور بتقاضائے حکمت تقدس جھوٹے کلام کا ارتکاب اور اظہار نہ کرے۔ ایسا شخص ہی سلب عیب کذب سے ممدوح اور کمال صدق سے متصف ہوگا۔ بخلاف اس کے جس کی زبان ہی ماؤف ہوا اور جھوٹا کلام کر ہی نہیں سکتا یا اس کی سوچ وفکر کی قوت فاسد ہوکر قضیہ غیر مطابق للواقع کا انعقاد نہیں کرسکتا یا ایسا شخص ہے جو کسی جگہ سچا کلام کرتا ہے، اس سے وہ صادر ہوتی ہے اور جس جگہ جھوٹا کلام کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی آواز بند ہوجاتی ہے یا اس کی زباں ماؤف ہوجاتی ہے، یا کوئی اس کا منہ بند کردیتا ہے یا اس کا کوئی گلا دبا دیتا ہے یا کسی نے چند سچے جملے رٹ لئے ہیں اور وہ دیگر جملوں پر کوئی قدرت ہی نہیں رکھتا اور اس بناء پر اس سے جھوٹ صادر ہی نہیں ہوتا، یہ مذکور لوگ عقلاء کے نزدیک قابل مدح نہیں ہیں بالجملہ عیب کذب سے بچنے اور اس میں ملوث ہونے سے محفوظ رہنے کے لئے جھوٹے کلام کا عدم تکلم صفات مدح میں سے ہے اور عاجز ہونے کی وجہ سے کلام کاذب سے بچنا کوئی صفات مدح میں سے نہیں یا اس کی مدح ہو بھی تو پہلے سے کم ہوگی۔''

''وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ
اللہ تعالیٰ کی قدرت میں افعال قبیحہ کے
شامل ہونے سے اصلاً کوئی خرابی لازم نہیں آتی۔''

دارالعلوم دیوبند کے صدرالمدرسین اور مولوی اشرف علی تھانوی کے استاد یعنی مولوی محمود الحسن دیوبندی نے اپنی کتاب ''**الجہد المقل**'' میں لکھا ہے کہ افعال قبیحہ یعنی قابل نفرت کام (Vile=हलकट) اللہ تعالیٰ کے لئے دیگر ممکنات کی طرح ممکن ہیں۔ کیونکہ افعال قبیحہ کے کرنے میں خرابی ہے، اس کی قدرت میں شامل ہونے میں اصلاً کوئی خرابی لازم نہیں آتی۔ حوالہ پیش خدمت ہے:۔

''ذات تعالیٰ شانہ سے افعال قبیحہ کے صدور کی نوبت نہیں آسکتی، لیکن افعال قبیحہ کو مثل دیگر ممکنات ذاتیہ مقدور باری جملہ اہل حق تسلیم فرماتے ہیں، کیونکہ خرابی ہے تو ان کے صدور میں ہے، نفس مقدوریۃ میں اصلاً کوئی خرابی نہیں آتی۔''

حوالہ:۔ ''**الجہد المقل**''، مصنف:۔ مولوی محمود الحسن دیوبندی،
ناشر:۔ مکتبہ مدنیہ، اردو بازار، لاہور، سن طباعت: ۱۴۰۹ھ، صفحہ نمبر: ۴۱

''وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ
اللہ تعالیٰ بُرے کاموں سے صرف مصلحت اور
بندوں کے فائدے کی وجہ سے پرہیز کرتا ہے۔''

اسی مولوی محمود الحسن دیوبندی نے اپنی اسی کتاب میں یہاں تک لکھ دیا کہ جھوٹ، ظلم اور دیگر بُرے کاموں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی ذات میں کوئی قباحت یعنی کھوٹ اور برائی لازم نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام برے کاموں سے صرف مصلحت اور بندوں کے فائدے کی وجہ سے اجتناب اور پرہیز کرتا ہے۔

حوالہ پیش خدمت ہے:۔

''کذب وظلم وسایر قبایح میں بالنظر الیٰ ذات الباری کوئی قبح ہی نہیں یعنی ان افعال کی وجہ سے اسکی ذات اقدس میں کوئی قبح لازم نہیں ہوسکتا بلکہ محض مصلحت اور منفعت عباد کی وجہ سے ان افعال سے اجتناب واحتراز کیا جاتا ہے۔''

حوالہ:۔ ''**الجہد المقل**''، مصنف:۔ مولوی محمود الحسن دیوبندی،
ناشر:۔ مکتبہ مدنیہ، اردو بازار، لاہور، سن طباعت: ۱۴۰۹ھ، صفحہ نمبر: ۷۷

''وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ
امکان کذب باری تعالیٰ یعنی
اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا خُلفِ وَعِید کی شاخ ہے۔''

وہابی دیوبندی جماعت کے امام ربانی مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے مشترکہ طور پر لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے جھوٹ بولنے کے ممکن ہونے کا عقیدہ یعنی امکان کذب کا نظریہ خلف وعید کی شاخ ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے سزا دینے کا ڈر (Threat=धमकी) سنایا ہے، اس کے خلاف کرے گا یعنی معاف کردے گا اور یہی امکان کذب یعنی جھوٹ کا ممکن ہونا ہے۔ حوالہ پیش خدمت ہے:۔

''مسئلہ خلف وعید قدماء میں مختلف فیہ ہے۔ امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدماء میں اختلاف ہوا ہے کہ خلف وعید آیا جائز ہے کہ نہیں؟ چنانچہ درمختار میں ہے۔ ''هَلْ يَجُوْزُ الْخُلْفُ فِي الْوَعِيْدِ فَظَاهِرُ مَافِي الْمَوَاقِفِ وَالْمَقَاصِدِ وأَنَّ الْاَشَاعِرَةَ قَائِلُوْنَ بِجَوَازِهٖ لِاَنَّهٗ لَايُعَدُّ نُقْصاً بَلْ جُوْداً وَّكَرَماً .الخ.... '' (خلف وعید جائز ہے کہ نہیں؟ ظاہر تو یہ ہے کہ اشاعرہ اس کے قائل ہیں۔ اس وجہ سے کہ وہ اس کو نقص نہیں شمار کرتے بلکہ بخشش اور کرم تصور کرتے ہیں) ایسا ہی دیگر کتب میں لکھا ہے۔

پس اس پر طعن کرنا مؤلف کا پہلے مشائخ پر طعن کرنا ہے اور اس پر تعجب کرنا محض لاعلمی ہے، ہاں حق تعالیٰ کو اپنی مخلوق کی مثل پیدا کرنے پر قادر نہ ہونا آج تک کسی اہل علم نے نہ کہا تھا، جیسا کہ اس سیزدہم صدی کے مبتدعین نے کہا ہے اور عجزِ قادرِ مطلق کے مُقِر ہوئے اور اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر کے خلاف عقیدہ ٹھہرایا، اس پر مؤلف کو افسوس اور عبرت نہ ہوئی۔ پس یہ ماجرا لائق دید ہے کہ تمام امت کے خلاف حق تعالیٰ کے عجز پر عقیدہ ٹھہرانا تو مؤلف کے پیشوایان کا دین ہے اور مؤلف اس پر افسوس نہیں کرتا، اور امکان کذب کہ خلفِ وعید کی فرع ہے جو قدماء میں مختلف فیہ ہو چکا ہے، اس پر طعن کرتا ہے۔''

حوالہ:۔

(۱) **''براہین قاطعہ''** **ناشر** :۔ دارالکتاب۔دیوبند(یو.پی.)(جدید ایڈیشن) **صفحہ**:۱۰،۱۱

(۲) **''براہین قاطعہ''** **ناشر** :۔ مدرسہ امدادالاسلام،میرٹھ(یو.پی.) **صفحہ**: ۲

(۳) **''براہین قاطعہ''** **ناشر** :۔ کتب خانہ امدادیہ۔دیوبند(یو.پی.)(پرانا ایڈیشن) **صفحہ**: ۶

(۴) **''براہین قاطعہ''** **ناشر** :۔ کتب خانہ امدادیہ۔دیوبند(یو.پی.)(جدید ایڈیشن) **صفحہ**:۱۰،۱۱

ناظرین کرام کی خدمت میں یہاں تک دیوبندی مکتبۂ فکر کی کتابوں کے پانچ حوالے پیش کئے ہیں۔ اب ہم وہابی، دیوبندی، تبلیغی جماعت کے مقتداء اور ان کے امام ربانی مولوی رشید احمد گنگوہی کے فتاویٰ کا مجموعہ یعنی **''فتاویٰ رشیدیہ''** کے دو (۲) حوالے ناظرین کرام کی ضیافت طبع کی خاطر پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں:۔

"وہابیوں کا الزام کہ
ماضی کے علماء اور محققین کا یہ عقیدہ تھا کہ
جھوٹ بولنا اللہ کی قدرت میں شامل ہے۔" (معاذاللہ)

مولوی رشید احمد گنگوہی نے اپنے فتاویٰ کے مجموعہ میں لکھا ہے کہ امکان کذب سے مراد جھوٹ کا اللہ تعالیٰ کی قدرت میں شامل ہونا ہے۔ گنگوہی صاحب نے ملت اسلامیہ کے ماضی کے عظیم المرتبت علماء، صوفیاء اور محققین پر تہمت باندھتے ہوئے یہ گپ ماردی کہ ماضی کے علماء، صوفیاء اور محققین کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ جھوٹ بولنا اللہ تعالیٰ کی قدرت میں داخل ہے۔ (معاذاللہ) حوالہ پیش خدمت ہے:۔

"الحاصل امکان کذب سے مراد دخول کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ وعید فرمایا ہے، اس کے خلاف پر قادر ہے اگرچہ وقوع اسکا نہ ہو، امکان کو وقوع لازم نہیں بلکہ ہوسکتا ہے کہ کوئی شئی ممکن بالذات ہو اور کسی وجہ خارجی سے اس کو استحالہ لاحق ہوا ہو۔ چنانچہ اہل عقل پر مخفی نہیں۔ پس مذہب جمیع محققین اہل اسلام وصوفیائے کرام وعلماء عظام کا اس مسئلہ میں یہ ہے کہ کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ ہے، پس جو

شبہات آپ نے وقوع کذب پر متفرع کئے تھے، وہ مندفع ہوگئے کیونکہ وقوع کا کوئی قائل نہیں، یہ مسئلہ دقیق ہے عوام کے سامنے بیان کرنے کا نہیں، اس کی حقیقت کے ادراک سے اکثر ابناء زماں قاصر ہیں۔ آیات واحادیث کثیرہ سے یہ مسئلہ ثابت ہے۔ ایک ایک مثال قرآن وحدیث کی لکھی جاتی ہے۔ ایک جگہ ارشاد جناب باری ہے **قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَاباً** ۔الآیۃ۔ دوسری جگہ ارشاد فرمایا **وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ**. الآیۃ۔ آیت ثانیہ میں نفی عذاب کا وعدہ فرمایا اور ظاہر ہے کہ اگر اسکا خلاف ہو تو کذب لازم آئے، مگر آیت اولیٰ سے اس کا تحت قدرت باری تعالیٰ داخل ہونا معلوم ہوا، پس ثابت ہوا کہ کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ جل وعلیٰ ہے، کیوں نہ ہو **وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْر**۔"

حوالہ:۔

(۱) "فتاوی رشیدیہ" (کامل)۔ ناشر :۔ مکتبہ تھانوی۔ دیوبند۔ صفحہ:۹۶
(۲) "فتاوی رشیدیہ" ناشر :۔ کتب خانہ رحیمیہ۔ دہلی۔ جلد:۱، صفحہ:۱۹
(۳) "فتاوی رشیدیہ" (کامل) ناشر :۔ کتب خانہ رحیمیہ۔ دیوبند (یو.پی.) صفحہ:۹۲
(۴) "فتاوی رشیدیہ" ناشر :۔ مکتبہ فقیہ الامت، دیوبند (یو.پی.) جلد:۱، صفحہ:۱۴۰
(۵) "فتاوی رشیدیہ" ناشر :۔ ثاقب بک ڈپو، دیوبند (یو.پی.) صفحہ:۹۶
(۶) "فتاوی رشیدیہ" ناشر :۔ مکتبہ رحیمیہ، دیوبند (یو.پی.) صفحہ:۹۶
(۷) "فتاوی رشیدیہ" (کامل)۔ ناشر :۔ درسی کتب خانہ۔ (دہلی) صفحہ:۹۶

''وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ
اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ممکن ہونا اس معنی میں ہے کہ
جو حکم فرمایا ہے اس کے خلاف کرنے پر قادر ہے۔''

مولوی رشید احمد گنگوہی نے اپنے فتوے میں لکھا ہے کہ امکان کذب یعنی اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ممکن ہونا، اس معنی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو حکم فرمایا ہے، اس کے خلاف کرنے پر وہ قادر ہے۔ مگر باختیار خود ایسا نہیں کرے گا۔ حوالہ پیش خدمت ہے:۔

''امکان کذب بایں معنی کہ جو کچھ حق تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے، اس کے خلاف پر وہ قادر ہے مگر باختیار خود اسکو نہ کرے گا۔ یہ عقیدہ بندہ کا ہے۔''

حوالہ:۔

(۱) ''**فتاوٰی رشیدیہ**'' (کامل) ناشر :۔ درسی کتب خانہ۔(دہلی) صفحہ:۱۱۳
(۲) ''**فتاوٰی رشیدیہ**'' ناشر :۔ کتب خانہ رحیمیہ۔دہلی۔ جلد:۱، صفحہ:۱۰
(۳) ''**فتاوٰی رشیدیہ**'' (کامل) ناشر :۔ کتب خانہ رحیمیہ۔دیوبند(یو.پی.) صفحہ:۸۴
(۴) ''**فتاوٰی رشیدیہ**'' ناشر :۔ مکتبہ فقیہ الامت، دیوبند(یو.پی.) جلد:۱، صفحہ:۱۶۷
(۵) ''**فتاوٰی رشیدیہ**'' ناشر :۔ ثاقب بک ڈپو، دیوبند(یو.پی.) صفحہ:۱۱۳
(۶) ''**فتاوٰی رشیدیہ**'' ناشر :۔ مکتبہ رحیمیہ، دیوبند(یو.پی.) صفحہ:۱۱۳
(۷) ''**فتاوٰی رشیدیہ**'' (کامل) ناشر :۔ مکتبہ تھانوی۔دیوبند۔صفحہ:۱۱۳

مندرجہ بالا کل سات ۷ عبارات جو ہم نے علمائے دیوبند کی کتابوں سے نقل کی ہیں۔ان سب عبارات کا ماحصل یہ ہے کہ:۔

(۱) اللہ تعالیٰ کے لئے ''امکان کذب'' کا جو نظریہ ہے وہ **''اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ''** آیت قرآن کے پیش نظر ہے۔ کیونکہ قرآن مجید میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ حالانکہ بہت سارے لوگ جھوٹ بولتے ہیں۔ اگر جھوٹ بولنا اللہ تعالیٰ کے لئے محال ٹھہرایا گیا، تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ بندہ جھوٹ بولنے پر قدرت رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر نہیں۔ تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ بندے کی قدرت اللہ تعالیٰ کی قدرت سے بڑھ گئی۔

(۲) اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے لیکن مصلحت کی وجہ سے جھوٹ بولنے سے بچتا ہے۔

(۳) جھوٹ اور دیگر برے کام پر اللہ تعالیٰ قادر ہے۔ برے کام کا کرنا اور برے کام کا قدرت میں شامل ہونا، دونوں میں فرق ہے لہذا برے کاموں کو اللہ تعالیٰ کی قدرت میں شامل ہونے میں اصلاً کوئی خرابی نہیں۔

(۴) جھوٹ، ظلم اور دیگر برے کاموں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی ذات میں کوئی قباحت لازم نہیں آتی۔

(۵) جھوٹ بولنا اللہ تعالیٰ کی قدرت میں شامل ہے۔

(۶) امکان کذب یہ خُلفِ وعید کی شاخ ہے۔

علمائے دیوبند کے مندرجہ بالا عقائد باطلہ اور ہذیان فاسد کے رد اور ابطال میں امام اہلسنت، مجدد دین وملت، شیخ الاسلام والمسلمین، اعلیٰ حضرت **امام احمد**

رضا محقق بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان نے ۱۳۰۷ھ میں **"سُبْحٰنَ السُّبُّوحِ عَنْ عَيْبِ الْكِذْبِ الْمَقْبُوْحِ"** نام کی معرکۃ الآراء اور تاریخی کتاب تصنیف فرمائی۔ اس کتاب کے دلائل قاہرہ اور براہین ساطعہ کو دیکھ کر دنیائے وہابیت کے تمام علماء کے اوسان **خطا ہوگئے**۔ اس کتاب کی اشاعت کو آج تقریباً ایک سو دس سال (**110,Years**) ہوگئے لیکن اس کتاب کا جواب لکھنے سے پوری دنیائے وہابیت و دیوبندیت ساکت، مبہوت، عاجز، چپ، دم بخود، بے حس، صامت، خاموش اور بے جان ہیں اور انشاء اللہ تا قیامت اس کتاب کا جواب لکھنے سے ناچار اور قاصر رہیں گے۔

فقیر راقم الحروف نے اُسی کتاب سے استفادہ کرتے ہوئے، امکان کذب باری تعالیٰ کے تعلق سے عقائد وہابیہ کا رد لکھنے کی سعی و جرأت کی ہے۔ امید ہے کہ فقیر کی یہ کاوش قارئین کرام کی ضیافت طبع کی خاطر تواضع میں کامیاب ثابت ہوگی۔

اب آیئے! منافقین زمانہ کے امکان کذب باری تعالیٰ کے ردِ بلیغ میں **ملّت** اسلامیہ کے عظیم المرتبت ائمہ، محققین اور علمائے راسخین کی کتب جلیلہ عظیمہ کے حوالوں کی روشنی میں افہام و تفہیم کی آسان اور سیدھی راہ پر آگے بڑھیں۔

قارئین کرام کی خدمت میں مؤدبانہ التماس ہے کہ اس عنوان کے مطالعہ میں ابتداء سے انتہا تک کامل توجہ اور یکسوئی کے ساتھ مضمون کو ذہن نشیں کرنے کی زحمت گوارا فرمائیں۔

آیئے! سب سے پہلے اللہ تبارک وتعالیٰ کی صفات کے تعلق سے **علامہ سعدالدین تفتازانی** کی مشہور و معروف کتاب **"شرح المقاصد"** کا ایک حوالہ دیکھیں :۔

"اِنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ صِفَاتِ الْكَمَالِ اِمْتَنَعَ اِتِّصَافُ الْوَاجِبِ بِهٖ لِلْاِتِّفَاقِ عَلٰى اَنَّ كُلَّ مَا يَتَّصِفُ هُوَ بِهٖ يَلْزَمُ اَنْ يَكُوْنَ صِفَةَ كَمَالٍ"

حوالہ:۔ "شرح المقاصد"۔ مصنف علامہ سعدالدین مسعود بن عمر تفتازانی (المتوفیٰ ۷۹۱ھ) ناشر:۔ دارالمعارف النعمانیہ۔ لاہور (پاکستان) **جلد:۲، صفحہ:۱۷**

▣ **مندرجہ بالا عربی عبارت کا اردو ترجمہ:۔**

"اگر وہ صفات کمالیہ میں سے نہیں، تو اس کے ساتھ واجب کا اتصاف ممتنع ہے۔ کیونکہ اس پر اتفاق ہے کہ واجب جس کے ساتھ مُتَّصف ہوگا، اس کا صفت کمال ہونا ضروری ہے۔"

▣ ترجمہ ماخوذ از:۔ **"فتاویٰ رضویہ"** (مترجم) از امام احمد رضا خان محقق بریلوی، (المتوفیٰ ۱۳۴۰ھ) ناشر:۔ مرکز اہلسنت برکات رضا۔ پور بندر۔ **جلد نمبر:۱۵، صفحہ نمبر:۳۵۰**

✪ مندرجہ عربی عبارت کے اردو ترجمے کا ماحصل یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ جو واجب الوجود ہے، اس کے ساتھ کسی ایسی صفت کو منسوب کرنا کہ جو صفت کمال نہیں، تو ایسی صفت غیر کمالیہ کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ منسوب کرنا منع ہے۔ کیونکہ ملت اسلامیہ کے تمام علماء کا اس بات پر اتفاق (**Concord=एकमत**) ہے کہ واجب یعنی واجب الوجود یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات پر کسی صفت کا اطلاق کیا جائے یعنی منسوب کیا جائے، تو اس صفت کا صفت کمال ہونا لازمی اور ضروری ہے۔ صرف صفت کمال کو ہی اللہ تعالیٰ سے متصف کیا جائیگا۔

لہٰذا......

✪ عقل سلیم گواہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے ایسی چیز کا ثبوت یعنی ایسی صفت کومنسوب کرنا محال ہے، جوکمال سے خالی ہو۔ اگر چہ اس میں نقص نہ ہو۔ ذرا دیر کے لئے سوچو کہ ایسی صفت کہ جس میں کمال بھی نہ ہو اور نقص بھی نہ ہو۔ ایسی متوسط (Mediocre=मामूली) قسم کی صفت بھی جب اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا جائز اور مناسب نہیں، تو جھوٹ، ظلم اور دیگر قبائح کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرنا سراسر توہین وبے ادبی ہے، ایسی صفت رذیلہ سے اللہ تعالیٰ کو متصف کرنا ناروا، منع، نامناسب اور نازیبا ہے۔

اللہ تبارک تعالیٰ کی ذات اور صفات کے تعلق سے کچھ بولنے یا لکھنے سے پہلے خوب احتیاط، چوکسی، ضبط، خیال، لحاظ اور توجہ درکار ہے۔ کیونکہ خلاف شان الوہیت کے ایک جملے بلکہ ایک لفظ کے صدور سے ایمان وعمل کے اکارت وبرباد ہونے کا اندیشہ ہے۔

''جن پر ایمان کا دارومدار ہے، وہ عقائد متعلق ذات وصفات رب تبارک وتعالیٰ''

اس عنوان یعنی ''کذب باری تعالیٰ کا امکان'' کے تعلق سے گفتگو کا سلسلہ جاری رکھنے کے دوران ایک خفیف سا وقفہ حائل کرکے اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات وصفات کے تعلق سے کچھ ضروری عقائد کہ جن پر ''ایمان باللہ'' کا مدار وانحصار ہے، وہ چند عقائد اس عنوان کی مناسبت سے ذیل میں پیش خدمت ہیں:۔

⊙ اللہ تعالیٰ ''اَحَدٌ'' اور ''وَاحِدٌ'' یعنی ایک ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک یعنی (Partner=भागीदार) نہیں ⊙ نہ ذات میں ⊙ نہ صفات میں ⊙ نہ افعال میں ⊙ نہ احکام میں ⊙ نہ اسماء میں۔

⊙ اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہے۔ یعنی اس کا وجود یعنی موجود ہونا ضروری اور اس کا عدم یعنی نہ ہونا (Annihilation=विलय) محال یعنی ناممکن (Impossible=अशक्य) ہے۔

⊙ اللہ تعالیٰ کی ذات اور تمام صفات بھی قدیم، باقی، ازلی، ابدی، سرمدی اور دائمی ہیں۔ یعنی ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی۔

⊙ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کے علاوہ سب چیزیں حادث ہیں یعنی پہلے نہ تھیں اور پھر بعد میں وجود میں آئیں۔

⊙ جو اللہ تعالیٰ کی صفات کو مخلوق یا حادث بتائے، وہ گمراہ اور بددین ہے۔

⊙ اللہ تعالیٰ نہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی کوئی بیوی (Wife) ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کو کسی کا باپ یا بیٹا بتائے یا اللہ تعالیٰ کے لئے بیوی ثابت کرے، وہ شخص کافر ہے بلکہ جو ممکن بھی کہے، وہ گمراہ اور بددین ہے۔

⊙ اللہ تعالیٰ ہر ممکن پر قادر ہے۔ کوئی بھی ممکن اس کی قدرت سے باہر نہیں۔

⊙ اللہ تعالیٰ ہر محال چیز وامور سے پاک ہے۔ محال اللہ تعالیٰ کی قدرت میں شامل نہیں۔ محال اسے کہتے ہیں جو موجود نہ ہو سکے اور جو موجود ہو سکتا ہے وہ محال نہ رہا۔ اس بات سے تو یوں سمجھو کہ دوسرا خدا محال ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرا

کوئی خدا نہیں ہوسکتا۔ اگر یہ عقیدہ رکھا جائے کہ معاذ اللہ دوسرا خدا بنانا اللہ تعالیٰ کی قدرت میں شامل ہے، تو اگر دوسرا خدا بنانا اللہ کی قدرت کے تحت مانا، تو مطلب یہ ہوا کہ دوسرا خدا موجود ہو سکے گا۔ یہ دوسرا خدا محال نہ رہا۔ اور دوسرا خدا ہونا نہ ماننا، یہ وحدانیت کا انکار ہے۔

⊙ اسی طرح **''فنائے باری تعالیٰ''** یعنی اللہ تعالیٰ کا فنا ہونا محال ہے۔ اگر معاذ اللہ یہ عقیدہ کسی نے رکھا کہ اللہ تعالیٰ ایسا قادر مطلق ہے کہ اگر وہ چاہے، تو خود اپنے آپ کو بھی فنا (ختم) کر سکتا ہے۔ یعنی خود کو فنا کر دینا اللہ تعالیٰ کی قدرت میں شامل ہے، تو ذاتِ خدا کا ممکن ہونا یعنی **''ممکن الوجود''** ہونا لازم آئیگا اور اللہ تعالیٰ کی ذات مع صفات کے **''واجب الوجود''** ہے۔ تو فنا ہونا تحت قدرت ماننے سے اللہ تعالیٰ کا ممکن ہونا لازم آئیگا، اور جس کی فنا ممکن ہو، وہ خدا نہیں ہوسکتا۔ تو ثابت ہوا کہ محال پر قدرت ماننا دراصل اللہ تعالیٰ کی الوہیت یعنی (Divine Essence=ख़ुदा होने के अनिवार्य गुणधर्म) سے ہی انکار کرنا ہے۔

⊙ اللہ تعالیٰ ہر کمال اور خوبی کا جامع (Wholly) ہے اور اس چیز اور کام سے پاک ہے، جس میں عیب اور نقصان ہے۔ یعنی عیب اور نقصان کا اس میں ہونا محال ہے، بلکہ جس بات میں نہ کمال ہو، نہ نقصان و عیب ہو، وہ بھی اللہ تعالیٰ کے لئے محال ہے۔

⊙ جھوٹ، دغا، خیانت، ظلم، جہالت، بے حیائی وغیرہ عیوب اللہ تعالیٰ کے لئے قطعاً محال ہیں اور یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ کو جھوٹ پر قدرت اس معنی میں ہے کہ وہ

خود جھوٹ بول سکتا ہے، یہ بات محال کو ممکن ٹھہرانا اور اللہ تعالیٰ کو عیب دار بتانا بلکہ اللہ تعالیٰ کا انکار کرنا ہے۔ اور یہ سمجھنا کہ اگر اللہ تعالیٰ محال باتوں پر قادر نہ ہوگا، تو اللہ تعالیٰ کی قدرت ناقص ہو جائیگی۔ یہ سمجھنا محض باطل اور غلط ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کیا نقصان ہے؟ نقصان تو اس محال یعنی ناممکن بات کا ہے، کہ اس میں قدرت سے تعلق رکھنے کی صلاحیت نہیں۔

اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کے تعلق سے کچھ اہم اعتقادات ہم نے امام اجل فاضل جلیل، **علامہ سعد الدین مسعود بن عمر تفتازانی** المتوفیٰ **۷۹۱ھ** کی معتبر، مستند اور معتمد کتاب **''شرح المقاصد''** (عربی) سے استفادہ کر کے پیش خدمت کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

اب ہم ملّت اسلامیہ کے عظیم المرتبت اماموں، محققین و مستنبطین کی کتب جلیلہ کی کچھ اہم عبارات مع عربی متن، اردو ترجمہ اور مکمل حوالے کے ساتھ ذیل میں پیش کرتے ہیں:۔

''جھوٹ عیب ہے اور عیب اللہ کے لئے محال ہے''

''اَلْکِذْبُ مُحَالٌ بِاِجْمَاعِ الْعُلَمَاءِ لِاَنَّ الْکِذْبَ نَقْصٌ بِاتِّفَاقِ الْعُقَلَاءِ وَھُوَ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مُحَالٌ''

حوالہ:۔ ''شرح المقاصد''۔ مصنف علامہ سعد الدین مسعود بن عمر تفتازانی المتوفیٰ ۷۹۱ھ
ناشر:۔ دار المعارف النعمانیہ۔ لاہور (پاکستان)۔ **جلد نمبر:۲، صفحہ نمبر:۱۰۴**

ترجمہ:۔ ’’جھوٹ باجماعِ علماء محال ہے کہ وہ باتفاقِ عقلاء عیب ہے اور عیب اللہ تعالیٰ پر محال۔‘‘

ترجمہ ماخوذ از:۔ **’’فتاویٰ رضویہ‘‘**(مترجم) از امام احمد رضا خان محقق بریلوی، (المتوفی ۱۳۴۰ھ) ناشر:۔ مرکزِ اہلسنت برکات رضا، پوربندر، **جلد نمبر:۱۵، صفحہ نمبر:۳۲۳**

’’اللہ تعالیٰ کے لئے کذب یعنی جھوٹ ناممکن ہے‘‘

’’اَللّٰہُ تَعَالیٰ صَادِقٌ قَطْعاً لِاِسْتِحَالَۃِ الْکِذْبِ ھُنَاکَ‘‘

حوالہ:۔ **’’فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت‘‘**، مصنف: مولانا بحر العلوم عبد العلی، (المتوفی ۱۲۲۵ھ) **جلد نمبر:۱، صفحہ نمبر:۶۲**

ترجمہ:۔ ’’اللہ تعالیٰ یقیناً سچا ہے کہ وہاں کذب کا امکان ہی نہیں۔‘‘

ترجمہ ماخوذ از:۔ **’’فتاویٰ رضویہ‘‘**(مترجم) از امام احمد رضا خان محقق بریلوی، (المتوفی ۱۳۴۰ھ) ناشر:۔ مرکزِ اہلسنت برکات رضا۔ پوربندر۔ **جلد:۱۵، صفحہ نمبر:۳۳۱**

’’جو کچھ صفتِ عیب ہے، اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے‘‘

’’لَاخِلَافَ بَیْنَ الْاَشْعَرِیَّۃِ وَغَیْرِھِمْ فِیْ اَنَّ کُلَّ مَا کَانَ وَصْفُ نَقْصٍ فَالْبَارِیْ تَعَالیٰ مُنَزَّہٌ عَنْہُ وَھُوَ مُحَالٌ عَلَیْہِ تَعَالیٰ وَالْکِذْبُ صِفَۃُ نَقْصٍ‘‘

حوالہ:۔ **’’المسامرۃ شرح المسایرۃ‘‘**، مصنف: علامہ کمال الدین محمد بن محمد ابن ابی شریف قدس سرہ۔ (المتوفی ۹۰۵ھ) ناشر:۔ المکتبۃ التجاریۃ الکبریٰ، مصر۔ **صفحہ نمبر:۳۹۳**

ترجمہ:۔ ’’یعنی اشاعرہ وغیر اشاعرہ کسی کو اس میں خلاف نہیں کہ جو کچھ صفت عیب ہے، باری تعالیٰ اس سے پاک ہے اور وہ اللہ تعالیٰ پر ممکن نہیں اور کذب صفت عیب ہے۔‘‘

ترجمہ ماخوذ از:۔ **’’فتاویٰ رضویہ‘‘**(مترجم) از امام احمد رضا خان محقق بریلوی، (المتوفی ۱۳۴۰ھ) ناشر:۔ مرکزِ اہلسنت برکات رضا۔ پوربندر۔ **جلد:۱۵، صفحہ نمبر:۳۲۵، ۳۲۶**

’’کذبِ الٰہی اصلاً امکان نہیں رکھتا‘‘

’’قَوْلُہُ تَعَالَی: فَلَنْ یُخْلِفَ اللّٰہُ عَھْدَہُ یَدُلُّ عَلَی أَنَّہُ سُبْحَانَہُ وَتَعَالَی مُنَزَّہٌ عَنِ الْکَذِبِ وَعْدُہُ وَوَعِیدُہُ .قَالَ أَصْحَابُنَا :لِأَنَّ الْکَذِبَ صِفَۃُ نَقْصٍ، وَالنَّقْصُ عَلَی اللّٰہِ مُحَالٌ، وَقَالَتِ الْمُعْتَزِلَۃُ :لِأَنَّ الْکَذِبَ قَبِیحٌ لِأَنَّہُ کَذِبٌ یَسْتَحِیلُ أَنْ یَفْعَلَہُ، فَدَلَّ عَلٰی أَنَّ الْکَذِبَ مِنْہُ مُحَالٌ‘‘.

حوالہ:۔

(۱) **"مفاتیح الغیب"** (التفسیر الکبیر)، المؤلف:۔ أبو عبد اللہ محمد بن عمر الرازی الملقب بفخر الدین الرازی خطیب الری (المتوفی ۶۰۶ھـ)، الناشر:۔ دار إحیاء التراث العربی بیروت، الطبعة الثالثة: ۱۴۲۰ھ۔، **جلد نمبر:۳ ، صفحہ نمبر: ۵۶۷**

(۲) "مفاتیح الغیب" (التفسیر الکبیر)، المؤلف:۔ أبو عبد الله محمد بن عمر الرازی الملقب بفخر الدین الرازی خطیب الری (المتوفی سنہ ۶۰۶ھ)، الناشر: المکتبة البهیة، مصر، **جلد نمبر: ۳، صفحہ نمبر: ۱۵۹**

ترجمہ:۔

''اللہ عزوجل کا فرمانا کہ اللہ ہرگز اپنا عہد جھوٹا نہ کرے گا، دلالت کرتا ہے کہ مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ اپنے ہر وعدہ میں جھوٹ سے منزہ ہے۔ ہمارے اصحاب اہل سنت و جماعت اس دلیل سے کذب الٰہی کو ناممکن جانتے ہیں کہ وہ صفت نقص ہے اور اللہ عزوجل پر نقص محال، اور معتزلہ اس دلیل سے ممتنع مانتے ہیں کہ کذب قبیح لذاتہ ہے۔ تو باری عزوجل سے صادر ہونا محال۔ غرض ثابت ہوا کہ کذبِ الٰہی اصلاً امکان نہیں رکھتا۔''

ترجمہ ماخوذ از:۔ ''**فتاویٰ رضویہ**'' (مترجم)، از:۔ امام احمد رضا خان محقق بریلوی۔ (المتوفی ۱۳۴۰ھ) ناشر:۔ مرکز اہلسنت برکات رضا۔ پور بندر۔ **جلد نمبر: ۱۵، صفحہ نمبر: ۳۲۶**

''جھوٹ بولنا اللہ تعالیٰ کے حق میں عقلاً وشرعاً محال ہے''

''قُدِّسَ تعالیٰ شَانُهُ عَنِ الْكِذْبِ شَرْعًا وَعَقْلًا اِذْ هُوَ قَبِيْحٌ يُدْرِكُ الْعَقْلُ قُبْحَهُ مِنْ غَيْرِ تَوَقُّفٍ عَلٰى شَرْعٍ فَيَكُوْنُ مُحَالاً فِيْ حَقِّهٖ تعالیٰ عَقْلاً وَشَرْعاً كماحَقَّقَهُ ابْنُ الْهُمَامِ وَغَيْرُهُ۔''

حوالہ:۔ ''**کنز الفوائد**''، مصنف: علامہ محمد بن علی الطرابلسی۔ (المتوفی ۹۴۹ھ)

ترجمہ:۔

''اللہ عزوجل بحکم شرع وبحکم عقل ہر طرح کذب سے پاک مانا گیا، اس لئے کہ کذب قبیح عقلی ہے کہ عقل خود بھی اس کے قبح کو مانتی ہے، بغیر اس کے کہ اسکا پہچاننا شرع پر موقوف ہو تو جھوٹ بولنا اللہ تعالیٰ کے حق میں عقلاوشرعا ہر طرح محال ہے، جیسے کہ امام ابن الہمام وغیرہ نے اس کی تحقیق افادہ فرمائی ہے۔''

ترجمہ ماخوذ از:۔ ''**فتاویٰ رضویہ**'' (مترجم) از امام احمد رضا خان محقق بریلوی، (المتوفی ۱۳۴۰ھ) ناشر:۔ مرکز اہلسنت برکات رضا۔ پور بندر۔ **جلد نمبر: ۱۵، صفحہ نمبر: ۳۳۰**

''جھوٹ الوہیت کی ضد ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی شان میں عیب اور محالِ عقلی ہے''

''اَلْمُعْتَزِلَةُ قَالُوْا لَوْلَا كَوْنُ الْحُكْمِ عَقْلِيًّا لَمْ يَمْتَنِعِ الْكِذْبُ مِنْهُ تعالیٰ عَقْلاً، وَالْجَوَابُ اَنَّهُ نَقْصٌ فَيَجِبُ تَنْزِيْهُهُ تعالیٰ عَنْهُ كَيْفَ وَقَدْ مَرَّ اَنَّهُ عَقْلِيٌّ بِاتِّفَاقِ الْعُقَلَآءِ لِاَنَّ مَايُنَافِي الْوُجُوْبُ الذَّاتِيُ مِنْ جُمْلَةِ النَّقْصِ فِيْ حَقِّ الْبَارِئُ تعالیٰ وَمِنَ الْاِسْتِحَالَاتِ الْعَقْلِيَةِ عَلَيْهِ سُبْحَانَهُ۔''

حوالہ:۔ ''**مسلم الثبوت**''، مصنف: علامہ محبّ اللہ بن عبد الشکور بہاری۔ (المتوفی ۱۱۱۹ھ) ناشر: مطبع انصاری، دہلی، **صفحہ نمبر: ۱۰**

ترجمہ:۔

’’حاصل یہ کہ معتزلہ نے اہل سنت سے کہا اگر حکم عقلی نہ ہو، تو اللہ تعالیٰ کا کذب محال نہ رہے، حالانکہ اسے ہم تم بالاتفاق محال عقلی مانتے ہیں۔ اہل سنت نے جواب دیا کہ کذب اس لئے محال عقلی ہوا کہ وہ عیب ہے، تو واجب ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو اس سے منزہ مانیں، اس کے عقلی ہونے پر تمام عقلاء کا اجماع ہے، وجہ یہ ہے کہ کذب الوہیت کی ضد ہے اور جو کچھ الوہیت کی ضد ہے، وہ سب اللہ تعالیٰ کے حق میں عیب ہے اور اس کی شان میں محال عقلی ہے۔‘‘

ترجمہ ماخوذ از:۔ **’’فتاویٰ رضویہ‘‘** (مترجم) از امام احمد رضا خان محقق بریلوی، (المتوفیٰ ۱۳۴۰ھ) ناشر:۔ مرکز اہلسنت برکات رضا۔ پور بندر۔ **جلد:۱۵، صفحہ نمبر:۳۳۰**

’’جھوٹ عیب ہے اور ممکنات سے نہیں اور اللہ کی قدرت میں جھوٹ بولنا شامل ہی نہیں‘‘

’’اَلْکِذْبُ نُقْصٌ وَالنَّقْصُ عَلَیْہِ مُحَالٌ فَلاَ یَکُوْنُ مِنَ الْمُمْکِنَاتِ وَلَا تَشْمَلُہ الْقُدْرَۃُ کَسَائِرِ وُجُوْہِ النَّقْصِ عَلَیْہِ تَعَالیٰ کَالْجَھْلِ وَالْعِجْزِ‘‘

حوالہ:۔ ’’الدوانی علی العقائد العضدیۃ‘‘، مصنف:۔ جلال الدین الدوانی، (المتوفیٰ ۹۱۸ھ) مطبع مجتبائی، دہلی۔ صفحہ نمبر:۷۳

ترجمہ:۔ ’’جھوٹ عیب ہے اور عیب اللہ تعالیٰ پر محال، تو کذب الٰہی ممکنات سے نہیں، نہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اسے شامل، جیسے تمام اسباب عیب مثل جہل و عجز الٰہی، کہ سب محال ہیں اور صلاحیتِ قدرت سے خارج۔‘‘

ترجمہ ماخوذ از:۔ **’’فتاویٰ رضویہ‘‘** (مترجم) از امام احمد رضا خان محقق بریلوی، (المتوفیٰ ۱۳۴۰ھ) ناشر:۔ مرکز اہلسنت برکات رضا۔ پور بندر۔ **جلد:۱۵، صفحہ نمبر:۳۲۹**

’’کلام میں جھوٹ کا ہونا عظیم نقص ہے لہذا وہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں ہرگز راہ نہیں پا سکتا‘‘

امام الوہابیہ کے نسباً چچا، علماً باپ اور طریقۃً دادا یعنی شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی علیہ الرحمۃ والرضوان نے اپنے بھتیجے اسمٰعیل دہلوی کی رعایت نہ فرمائی اور اس پسر نا اہل کا رد فرماتے ہوئے، قرآن مجید کی آیت **’’فَلَنْ یُّخْلِفَ اللّٰہُ عَھْدَہ‘‘** (پارہ:۱، سورۃ البقرہ، آیت نمبر:۸۰) ترجمہ:۔ ’’اللہ ہرگز اپنا عہد خلاف نہ کرے گا۔‘‘ (کنز الایمان) کی یوں تصریح فرمائی کہ:۔

’’خبر او تعالےٰ کلام ازلی است وکذب در کلام نقصانے ست عظیم کہ ہرگز بصفات او راہ نمی یابد، در حق تعالےٰ کہ مبرا از جمیع عیوب ونقائص ست خلاف خبر مطلقا نقصان ست‘‘

حوالہ:۔ ''فتح العزیز''،(تفسیر عزیزی) مصنف: علامہ شیخ عبدالعزیز محدث دہلوی، (المتوفی ۱۲۳۹ھ) **ناشر:۔** دار الکتب، لال کنواں، دہلی۔ صفحہ: ۳۰۷

ترجمہ:۔ ''اللہ تعالیٰ کی خبر ازلی ہے، کلام میں جھوٹ کا ہونا عظیم نقص ہے، لہذا وہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں ہرگز راہ نہیں پا سکتا، اللہ تعالیٰ کہ تمام نقائص وعیوب سے پاک ہے۔ اس کے حق میں خبر کے خلاف ہونا سراپا نقص ہے۔''

ترجمہ ماخوذ از:۔ **''فتاویٰ رضویہ''** (مترجم) از امام احمد رضا خان محقق بریلوی، (المتوفی ۱۳۴۰ھ) **ناشر:۔** مرکز اہلسنت برکات رضا، پور بندر، **جلد: ۱۵، صفحہ نمبر: ۳۳۱**

''کذب نقص ہونے کی وجہ سے اللہ کے لئے محال ہے''

''أَنَّ الْكَذِبَ نَقْصٌ وَالنَّقْصُ عَلَى اللّٰهِ مُحَالٌ''

حوالہ:۔

(١) **"مفاتيح الغيب" (التفسير الكبير)**، المؤلف:۔ أبو عبد الله محمد بن عمر الرازي الملقب بفخر الدين الرازي خطيب الري (المتوفى سنہ ٦٠٦هـ)، الناشر:۔ دار إحياء التراث العربي بيروت، الطبعة الثالثة: سنہ ١٤٢٠ﻫ ـ **جلد نمبر:١٣، صفحه نمبر: ١٢٥**

(٢) **"مفاتيح الغيب" (التفسير الكبير)**، المؤلف:۔ أبو عبد الله محمد بن عمر الرازي الملقب بفخر الدين الرازي خطيب الري (المتوفى سنہ ٦٠٦هـ)، الناشر :المكتبة البهية، مصر، **جلد نمبر: ١٣، صفحه نمبر: ١٦٠**

ترجمہ:۔ ''کذب عیب ہے اور عیب اللہ تعالیٰ پر محال ہے۔''

ترجمہ ماخوذ از:۔ ''فتاویٰ رضویہ'' (مترجم)، از:۔ امام احمد رضا خان محقق بریلوی۔ (المتوفی ۱۳۴۰ھ) ناشر:۔ مرکز اہلسنت برکات رضا۔ پور بندر۔ **جلد نمبر ۱۵ : صفحہ نمبر: ۳۲۶**

''اللہ تعالیٰ کے قول میں کذب کو ممکن کہنا باطل ہے''

"وَلَمَّا كَانَ هَذَا بَاطِلًا قَطْعًا عُلِمَ أَنَّ الْقَوْلَ بِجَوَازِ الْكَذِبِ فِي إِخْبَارِ اللّٰهِ تَعالٰى بَاطِلٌ قَطْعًا."

حوالہ:۔

"شرح المقاصد فى علم الكلام" ،المؤلف: سعد الدين مسعود بن عمر بن عبد الله التفتازاني (المتوفى سنہ ٧٩٢ه، الناشر: دار المعارف النعمانية، لاهور (باكستان)، سنة النشر: سنہ ١٤٠١ه - سنہ ١٩٨١م، **جلد نمبر: ٢، صفحه نمبر: ٢٣٨**

ترجمہ:۔ ''اور جب یہ امور یقیناً باطل ہیں، تو ثابت ہوا کہ خبر الٰہی میں کذب کو ممکن کہنا باطل ہے۔''

ترجمہ ماخوذ از:۔ **''فتاویٰ رضویہ''** (مترجم)، از:۔ امام احمد رضا خان محقق بریلوی۔ (المتوفی ۱۳۴۰ھ) ناشر:۔ مرکز اہلسنت برکات رضا۔ پور بندر۔ **جلد نمبر ۱۵ : صفحہ نمبر: ۳۲۴**

”اللہ تعالیٰ کی صفاتِ کمال کی ضد نقص ہے اور جس سے اللہ تعالیٰ کا بَری ہونا لازمی ہے“

اللہ تعالیٰ کی صفاتِ کمال لامحدود ہیں یعنی جن کی کوئی حد نہیں۔ انتہا نہیں۔

⊙ **اَلْحَیُّ** یعنی زندہ ⊙ **اَلْقَادِرُ** یعنی طاقت والا ⊙ **اَلْعَلِیْمُ** یعنی جاننے والا ⊙ **اَلسَّمِیْعُ** یعنی سننے والا ⊙ **اَلْبَصِیْرُ** یعنی دیکھنے والا ⊙ **اَلصَّادِقُ** یعنی سچّا وغیرہ اللہ تعالیٰ کے بے شمار صفاتِ کمال ہیں۔ یہ تمام صفات میں صرف کمال ہی کمال اور خوبی واچھائی ہی ہے۔ ان تمام اچھی اور باکمال صفات کی ”ضِدّ“ یعنی برعکس، خلاف یعنی **Contrary Converse** کی وجہ سے کمال صفات کی مخالف صفت، جو نقص اور عیب پر مشتمل ہے، اس کا لازم آنا ہوگا۔ لہٰذا ایک ہی ذات میں ”ضِدین“ یعنی دو مختلف چیزیں پائی جائیں گی۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کی صفت ”سمیع“ یعنی سننے والا کی مخالف صفت **”نہیں سننے والا“ یعنی ”غیر سمیع“** کا اللہ تعالیٰ کے لئے اطلاق نہیں کیا جاسکتا۔ کیوں کہ ایسا کرنے میں دو۲ متضاد یعنی دو۲ برعکس یعنی مخالف صفات ایک ساتھ جمع ہوں گی یعنی ”سمیع“ اور ”بہرہ“۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے ”صادق“ یعنی ”سچّا“۔ لہٰذا اب اللہ تعالیٰ کے لئے ”صدق“ کی ضِد صفت ”کذب“ ہرگز نہیں مانی جائیگی۔ کیونکہ ایسی صورت میں دو۲ **متضاد** یعنی مخالف صفات ایک ساتھ جمع ہوں گی۔ یعنی **صادق اور کاذب** یعنی ”سچّا“ اور ”جھوٹا“۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کے لئے صرف کمال، خوبی، اچھائی،

عُمدگی اور تعریف پر مشتمل صفات ہی مانی جائیں گی اور ان صفات، کمال کی ضد (**Contrary**) صفات، جو عیب، نقص اور خرابی پر مشتمل ہیں، ہرگز نہیں مانی جائیں گی۔ حوالہ پیش خدمت ہے۔

”اَلْحَیُّ اَلْقَادِرُ اَلْعَلِیْمُ السَّمِیْعُ اَلْبَصِیْرُ اَلشَّائِیُ اَلْمُرِیْدُ، لِاَنَّ اَضْدَادَهَا نَقَائِصُ یَجِبُ تَنْزِیْهُ اللّٰهِ تعالیٰ عَنْهَا“

حوالہ:۔ (۱) ”شرح عقائد نسفی“، مصنف: علامہ سعد الدین تفتازانی، (المتوفی ۷۹۲ھ) ناشر:۔ دارالاشاعۃ العربیہ، قندھار، افغانستان، صفحہ نمبر: ۳۰

(۲) ”شرح عقائد نسفی“، مصنف: علامہ سعد الدین تفتازانی، ناشر:۔ مجلس برکات، مبارکپور، (یو۔پی) صفحہ نمبر: ۵۶

ترجمہ:۔ ”زندہ، قادر، جاننے والا، سمیع، بصیر، مشیت والا، ارادے والا ہے۔ کیونکہ ان کے اضداد نقائص ہیں۔ جن سے اللہ تعالیٰ کا بری ہونا لازم ہے۔“

ترجمہ ماخوذ از:۔ **”فتاویٰ رضویہ“** (مترجم) از امام احمد رضا خان محقق بریلوی، (المتوفی ۱۳۴۰ھ) ناشر:۔ مرکز اہلسنت برکات رضا۔ پور بندر۔ **جلد: ۱۵، صفحہ نمبر: ۳۳۲**

”ظلم، جھوٹ وغیرہ عیب ونقص والی باتیں اللہ تعالیٰ کے لئے محال ہیں اور جو محال ہیں، وہ زیرِ قدرت نہیں آتیں“

جھوٹ، ظلم، دغا، چھل، فریب وغیرہ افعال قبیحہ وصفات رذیلہ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہرگز نہیں کی جاسکتی۔ کیوں کہ یہ عیب اور نقص ہیں اور جو عیب ونقص ہے،

وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کی فہرست کمالات میں شامل ہی نہیں ہوسکتا۔ یہ طفلانہ خیال اور قیاس کہ ان سب پر بندہ قادر ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کو ان سب باتوں پر قادر نہیں مانتے، تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ بندہ کی قدرت اللہ کی قدرت سے بڑھ گئی۔ یہ خیال سراسر غلط اور قیاس فاسدہ بلکہ بے وقوفانہ سوچ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ بُرے اور قبیح کاموں کے کرنے پر بھی قادر ہے۔ ملّت اسلامیہ کے عظیم المرتبت اماموں اور علماءِ حقّانی کی کتب معتبرہ، معتمدہ، اور مستندہ کے حوالوں سے ثابت ہو چکا ہے کہ جو جو کام عیب اور نقص ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے تحت آتے ہی نہیں۔ ایک مزید حوالہ پیش خدمت ہے:۔

"لَایُوْصَفُ اللّٰہُ تعالیٰ بِالْقُدْرَۃِ عَلَی الظُّلْمِ لِاَنَّ الْمُحَالَ لَایُدْخَلُ تَحْتَ الْقُدْرَۃِ وَعِنْدَالْمُعْتَزَلَۃِ اَنَّہٗ یَقْدِرُ وَلَایَفْعَلُ"
حوالہ:۔ **"مِنَحُ الرَّوْضِ الْاَزْہَرُ فِیْ شَرْحِ الْفِقْہِ الْاَکْبَر"**، مصنف: امام علی بن سلطان محمد ہروی قادری مکی المعروف بہ علامہ ملا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری، المتوفیٰ ۱۰۱۴ھ، ناشر: مصطفی البابی، مصر، **صفحہ نمبر: ۱۳۸**
ترجمہ:۔ "باری تعالیٰ کو ظلم پر قادر نہ کہا جائے گا کہ محال زیر قدرت نہیں آتا، اور معتزلہ کے نزدیک قادر ہے اور کرتا نہیں۔"
ترجمہ ماخوذ از:۔ **"فتاویٰ رضویہ"** (مترجم) از امام احمد رضا خان محقق بریلوی، (المتوفیٰ ۱۳۴۰ھ) ناشر:۔ مرکز اہلسنت برکات رضا۔ پور بندر۔ **جلد: ۱۵، صفحہ نمبر: ۳۸۶**

"جتنی بھی عیب کی نشانیاں ہیں، وہ سب اللہ تعالیٰ کے لئے محال اور ناممکن ہیں"

امام اجل، محقق علی الاطلاق، رہبر علماء، ہادئی ائمہ، صاحب کتب جلیلہ، **علامہ کمال الدین محمد بن ہمام مکی المتوفیٰ ۸۶۱ھ**، علیہ الرحمۃ والرضوان نے تو اپنی معرکۃ الآراء تصنیف **"المسایرۃ متن المسامرۃ"** میں کُھلے اور صاف لفظوں میں اور کوزے میں دریا بھرتے ہوئے صرف ایک ہی سطر میں ایسا جامع اور مانع فیصلہ صادر فرما دیا کہ امکان کذب باری تعالیٰ کی بے تکی اور بے ڈھنگی بانسری کے بے سرے گیت آلاپنے والوں کے ہاتھوں سے بانسری ہی چھین لی اور بانسری کے باریک پرزے بنا کر نالی میں بہا دیئے۔ ملاحظہ فرمائیں:۔

"یَسْتَحِیْلُ عَلَیْہِ تَعَالیٰ سِمَاتُ النَّقْصِ کَالْجَھْلِ وَالْکِذْبِ"
حوالہ:۔ **"المسایرۃ متن المسامرۃ"**، مصنف: امام محقق علی الاطلاق کمال الدین محمد۔ المعروف با بن ہمام حنفی (المتوفیٰ ۸۶۱ھ) ناشر:۔ المکتبۃ التجاریۃ الکبریٰ، مصر۔ **صفحہ نمبر: ۳۹۳**
ترجمہ:۔ "جتنی نشانیاں عیب کی ہیں، جیسے جہل وکذب سب اللہ تعالیٰ پر محال ہیں۔"
ترجمہ ماخوذ از:۔ **"فتاویٰ رضویہ"** (مترجم) از امام احمد رضا خان محقق بریلوی، (المتوفیٰ ۱۳۴۰ھ) ناشر:۔ مرکز اہلسنت برکات رضا۔ پور بندر۔ **جلد نمبر: ۱۵، صفحہ نمبر: ۳۲۵**

یہاں تک ہم نے صرف ائمہ ملت اسلامیہ کی کتب جلیلہ سے صرف پندرہ (۱۵) عبارت ہمارے دعویٰ کے ثبوت میں پیش کی ہیں۔جن کا ماحصل یہ ہے کہ کذب یعنی جھوٹ بولنا عیب (Blemish/vice/sin) اور نقص (Diminution) ہے اور ہر وہ کام، بات، قول، فعل کہ جو عیب اور نقص ہو، وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے محال اور مُنافیٔ قدرت ہے۔لہذا ایسی باتوں کا صادر ہونا قدرت الٰہی میں شامل ہی نہیں۔

اب ہم امکان کذب باری تعالیٰ کے تعلق سے منافقین زمانہ فرقۂ وہابیہ نجدیہ دیوبندیہ تبلیغیہ کے اکابر کے فاسد نظریہ اور باطل عقیدہ کے ضمن میں بہت ہی اختصار کے ساتھ کچھ اہم حوالے، دلیلیں، تازیانے، نصوص، تنزیہات اور تحقیقات کا ماحصل پیش خدمت کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

''اہلسنت اور معتزلہ دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا محال اور ناممکن ہے''

معتزلہ فرقہ کہ جو معقول پسند کہلاتا ہے اور ان کا عقیدہ ہے کہ قرآن مخلوق ہے اور اللہ تعالیٰ کی توحید عقلاً معلوم ہوسکتی ہے اور ''وحی'' کے بغیر ہی اہل عقل وحکمت اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان لا سکتے ہیں۔ایسے فاسد عقیدہ اور نظریہ کے حامل معتزلہ لوگ بھی اللہ تعالیٰ کو منزہ صفات خیال کرتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ میں متضاد (Contrary) صفات نہیں ہوسکتیں۔اور اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا محال اور ناممکن مانتے ہیں۔حوالہ ملاحظہ ہو:۔

''أَنَّهُ تَعالىٰ يَمْتَنِعُ عَلَيْهِ الْكِذْبُ اِتِّفَاقًا، أَمَّا عِنْدَ الْمُعْتَزِلَةِ،اَنَّهُ قَبِيْحٌ وَهُوَ سُبْحَانَهُ تَعَالىٰ لَا يَفْعَلُ الْقَبِيْحَ، وَأَمَّا عِنْدَنَا فَلِاَنَّهُ نَقْصٌ، وَالنَّقْصُ عَلَى اللّٰهِ تَعَالىٰ مُحَالٌ إِجْمَاعًا''

حواله:۔ **"المواقف"**، المؤلف: عضد الدين عبد الرحمن بن أحمد الإيجى، (المتوفىٰ سنہ ۷۵۶ھ) الناشر:۔ دار الجيل بيروت، المقصد السابع فى أنه تعالى متكلم، **الجزء**:۳، **الصفحه**: ۱۳۹

ترجمہ:۔ ''یعنی اہل سنت ومعتزلہ سب کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کذب محال ہے۔معتزلہ تو اس لئے محال کہتے ہیں کہ کذب بُرا ہے اور اللہ تعالیٰ برا فعل نہیں کرتا اور ہم اہل سنت کے نزدیک اس دلیل سے ناممکن ہے کہ کذب عیب ہے اور ہر عیب اللہ تعالیٰ پر بالاجماع محال ہے۔''

ترجمہ ماخوذ از:۔ **''فتاویٰ رضویہ''** (مترجم) از امام احمد رضا خان محقق بریلوی، (المتوفیٰ سنہ ۱۳۴۰ھ) ناشر:۔مرکز اہلسنت برکات رضا۔پور بندر۔**جلد نمبر**:۱۵، **صفحہ نمبر**:۳۲۵

اس حوالے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ منافقین زمانہ فرقۂ وہابیہ تو معتزلہ فرقے سے بھی گیا گزرا ہے۔کیونکہ معتزلہ فرقہ بھی کذب الٰہی کا قائل نہیں بلکہ امکان کذب الٰہی کو محال اور ناممکن مانتا ہے۔جبکہ زمانۂ حال وماضی کے وہابیہ کذب الٰہی کو ممکن مانتے ہیں اور امکان کذب باری تعالیٰ ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں۔

''اللہ تعالیٰ کی تمام صفات اس کی ذات کی طرح ازلی، ابدی، سرمدی اور قدیم ہیں''

اللہ تعالیٰ کی ذات ازلی، ابدی، سرمدی اور قدیم ہے یعنی **ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ** رہے گی۔ اسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ کی تمام صفات بھی اس کی مقدس ذات کی طرح ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ کی جتنی بھی صفات ہیں، وہ ازلی ہونے کی وجہ سے کبھی زائل نہ ہوں گی یعنی دور نہ ہوں گی، ختم نہ ہوں گی اور نہ ہی کم ہوں گی۔ جس کا صاف مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ایک صفت صدق یعنی صداقت یعنی سچّائی سے متصف ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ **"وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا."** (پارہ:۵، سورۃ النساء، آیت نمبر:۔۱۲۲) **ترجمہ:۔** ''اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچّی'' (کنزالایمان)

تو جب اللہ تعالیٰ کے لئے صدق کی صفت قرآن مجید سے ثابت ہے تو ہرگز **''صدق''** صفت کی متضاد صفت **''کذب''** مان ہی نہیں سکتے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی کسی بھی صفت میں تضاد (**Converse**) یعنی خلاف یعنی **विरुद्धता** نہیں ہے۔ علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ کی اگر دو۲ متضاد صفات مانیں گے، تو ان دونوں میں سے ایک صفت کو زائل (**Vanishing**) ماننا پڑے گا۔ لہٰذا اگر معاذ اللہ صفت ''کذب'' کا ذاتِ باری کے لئے امکان مانا گیا، تو صفت ''صدق'' کو زائل ماننا پڑے گا۔ اور یہ ممکن نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی **صفت صدق** ازلی یعنی ہمیشہ سے ہے، تو اس صفت کمال کی ضد کذب جو عیب اور نقص ہے، اس صفت کذب کا ماننا محال اور ناممکن ہی ہوگا۔ کیونکہ صفت صدق کا قدیم

اور ازلی ہونا ثابت ہے، تو اس کا عدم (**Nothingness / निर्माल्यता**) محال اور ناممکن ہے۔ ایک حوالہ پیش خدمت ہے:۔

> **''صِدْقُ كَلَامِهٖ لَمَّا كَانَ عِنْدَنَا أَزْلِيًّا اِمْتَنَعَ كِذْبُهُ لأَنَّ مَاثَبَتَ قِدْمُهُ اِمْتَنَعَ عَدَمُهُ''**
>
> **حوالہ:۔** **"شرح المقاصد فى علم الكلام"**، المؤلف: سعد الدين مسعود بن عمر بن عبد الله التفتازانى (المتوفىٰ سنہ ۷۹۲ھ)، الناشر:۔ دار المعارف النعمانية، لاهور (باكستان)، سنة النشر سنہ ۱۴۰۱ھ، ۔ سنہ ۱۹۸۱م، **الجزء: ۲، الصفحه :۲۳۷**
>
> **ترجمہ:۔** ''کلام خدا کا صدق جبکہ ہم اہل سنت کے نزدیک ازلی ہے، تو اسکا کذب محال ہوا کہ جس چیز کا قدم ثابت ہے اس کا عدم محال ہے۔''
>
> ترجمہ ماخوذ از:۔ **''فتاوٰی رضویہ''** (مترجم) از امام احمد رضا خان محقق بریلوی، (المتوفیٰ سنہ ۱۳۴۰ھ) ناشر:۔ مرکز اہلسنت برکات رضا۔ پور بندر۔ **جلد نمبر:۱۵، صفحہ نمبر:۳۲۷**

مندرجہ بالا ''شرح المقاصد'' کے حوالے کے بعد اب قارئین کرام کی خدمت میں ''تفسیر بیضاوی'' شریف کا ایک حوالہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں:۔

> **''وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيثاً'' إِنْكَارُ أَنْ يَكُوْنَ أَحَدٌ أَكْثَرُ صِدْقاً مِنْهُ، فَإِنَّهُ لَا يَتَطَرَّقُ الْكِذْبُ إِلٰى خَبْرِهٖ بِوَجْهٍ لأَنَّهُ نَقْصٌ وَهُوَ عَلَى اللّٰهِ مُحَالٌ''.**

حوالہ:- (۱) **"أنوار التنزيل وأسرار التأويل"** (تفسير البيضاوی)، المؤلف :ناصر الدين أبو سعيد عبد الله بن عمر بن محمد الشيرازی البيضاوی (المتوفیٰ ٦٨٥ھ)، الناشر: دار إحياء التراث العربی بيروت، **الطبعة الأولى ١٤١٨ھ، الجزء: ٢، الصفحه:٨٨**

(٢) **"أنوار التنزيل وأسرار التأويل"** (تفسير البيضاوی)، المؤلف : ناصر الدين أبو سعيد عبد الله بن عمر بن محمد الشيرازی البيضاوی (المتوفیٰ ٦٨٥ھ)، الناشر: مصطفى البابی، مصر، **الصفحه:٩٢**

ترجمہ:- "اللہ تعالیٰ اس آیت میں انکار فرماتا ہے اس سے کہ کوئی شخص اللہ سے زیادہ سچا ہو کہ اس کی خبر تک تو کسی کذب کو کسی طرح راہ ہی نہیں کہ کذب عیب ہے اور عیب اللہ تعالیٰ پر محال۔"

ترجمہ ماخوذ از:- **"فتاویٰ رضویہ"** (مترجم) از امام احمد رضا خان محقق بریلوی، (المتوفی ۱۳۴۰ھ) ناشر:- مرکز اہلسنت برکات رضا۔ پور بندر۔ **جلد نمبر:۱۵، صفحہ نمبر:۳۲۷**

"کوئی بھی مسلمان اپنے رب تبارک وتعالیٰ پر عیوب ونقائص روا نہیں رکھے گا"

خوب یاد رکھیں کہ یہ مسئلہ ضروریات دین میں سے ہے کہ قرآن وحدیث نے جس طرح اللہ تبارک وتعالیٰ کی توحید ثابت فرمائی ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ہر عیب اور نقص سے پاک، صاف اور منزہ ہونا بھی صاف صاف ثابت فرمایا ہے۔ مثلاً **"فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ."** (پارہ:۲۳، سورۃ یٰسین، آیت نمبر:۸۳)

ترجمہ:- "تو پاکی ہے اسے جس کے ہاتھ ہر چیز کا قبضہ ہے۔" (کنز الایمان) **"سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ."** (پارہ:۲۳، سورۃ الصافات، آیت نمبر:۱۸۰)

ترجمہ:- "پاکی ہے رب کو عزت والے رب کو ان کی باتوں سے" (کنز الایمان)

المختصر! قرآن شریف میں:-

لفظ	تعداد	
✪ لفظ **"سُبْحَانَ"**	۱۸/مرتبہ	**میزان:-** ۴۱/مرتبہ
✪ لفظ **"سُبْحَانَکَ"**	۹/مرتبہ	اللہ تعالیٰ کی پاکی کا بیان
✪ لفظ **"سُبْحَانَہٗ"**	۱۴/مرتبہ	فرمایا گیا ہے۔

اسی طرح قرآن شریف میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی صفت کمال کے طور پر **"اَلْقُدُّوْسُ"** کا سورۂ "الحشر" اور "الجمعہ" میں استعمال فرمایا گیا ہے۔ علاوہ ازیں **حضور اقدس، رحمت عالم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسبیحات یعنی ذکر واذکار میں یہی الفاظ وارد ہیں کہ **"سُبْحَانَ الَّذِیْ لَایَنْبَغِیْ التَّسْبِیْحُ اِلَّا لَہٗ"**

ترجمہ:- "پاک ہے وہ ذات کہ پاکیزگی فقط اسی کے لئے ہے۔"

(حوالہ:- ترمذی، حلیۃ الاولیاء، المعجم الاوسط، صحیح ابن خزیمہ وغیرہ)

اسلام کی ابتداء سے بلکہ اس دنیا کی ابتداء سے اب تک جتنے بھی انبیاء کرام، اولیاء عظام اور عباد اللہ الصالحین ونیز عامۃ المسلمین ہوئے ہیں سب اللہ تعالیٰ کی پاکی اور تقدیس کے قائل اور مُقِرّ رہے ہیں۔ لہذا اہل اسلام کا اس پر اجماع ہے کہ کوئی بھی کلمہ پڑھنے والا اپنے رب تبارک وتعالیٰ پر عیوب اور نقائص روا نہیں رکھے گا۔

''امکان کذب باری تعالیٰ کے محال اور ناممکن ہونے کی آسان دلیل''

اللہ تعالیٰ کے لئے جھوٹ بولنا قطعاً ناممکن ہونے کی ایک آسان اور عام فہم دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ایک صفت سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ یعنی نہایت پاک ہے اور ایک صفت صادق یعنی سچّا ہے۔ لہٰذا ان دونوں صفات کی موجودگی میں اللہ تعالیٰ کے لئے جھوٹ وغیرہ عیب اور نقص کی صفت کا اتصاف کرنا ممکن ہی نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ''صدق'' اور ''تقدیس'' کی صفات ازلی، ابدی، سرمدی اور قدیم ہونے کی وجہ سے ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی۔ لہٰذا اگر کذب یعنی جھوٹ کی صفت کا اتصاف کرنا ہوگا، تو اس کے لئے ضروری ہوگا کہ صدق یعنی سچّا ہونے کی صفت کو انعدام یعنی نیست و نابود یعنی ختم کرنا ہوگا اور یہ ہرگز ممکن نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے صدق کی صفت ازلی ہے۔ علاوہ ازیں **صدق اور کذب** یعنی سچ اور جھوٹ میں تضاد (**Contrast / विरोधाभास**) ہے۔ اور جن میں تضاد ہو، ایسی دو۲ متضاد صفات ایک ساتھ اللہ تعالیٰ کے لئے مُتَّصِف نہیں ہوسکتیں۔ لہٰذا صفت صدق کی موجودگی میں کذب کا اطلاق ہو ہی نہیں سکتا۔ اس سلسلہ میں ''تفسیر کبیر'' کا ایک حوالہ پیش خدمت ہے۔

"وَأَمَّا أَصْحَابُنَا فَدَلِيلُهُمْ أَنَّهُ لَوْ كَانَ كَاذِبًا لَكَانَ كَذِبُهُ قَدِيمًا، وَلَوْ كَانَ كَذِبُهُ قَدِيمًا لَامْتَنَعَ زَوَالُ كَذِبِهِ لِامْتِنَاعِ الْعَدَمِ عَلَى الْقَدِيمِ، وَلَوِ امْتَنَعَ زَوَالُ كَذِبِهِ قَدِيمًا لَامْتَنَعَ كَوْنُهُ صَادِقًا، لِأَنَّ وُجُودَ أَحَدِ الضِّدَّيْنِ يَمْنَعُ وُجُودَ الضِّدِّ الْآخَرِ، فَلَوْ كَانَ كَاذِبًا لَامْتَنَعَ أن يصدق لكنه غير ممتنع، لا نا نَعْلَمُ بِالضَّرُورَةِ أَنَّ كُلَّ مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَإِنَّهُ لَا يَمْتَنِعُ عَلَيْهِ أَنْ يَحْكُمَ عَلَيْهِ بِحُكْمٍ مُطَابِقٍ لِلْمَحْكُومِ عَلَيْهِ، وَالْعِلْمُ بِهَذِهِ الصِّحَّةِ ضَرُورِيٌّ، فَإِذَا كَانَ إِمْكَانُ الصِّدْقِ قَائِمًا كَانَ امْتِنَاعُ الْكَذِبِ حَاصِلًا لَا مَحَالَةَ."

حوالہ:۔

(١) **"مفاتيح الغيب" (التفسير الكبير)**، المؤلف: أبو عبد الله محمد بن عمر الرازي الملقب بفخر الدين الرازي خطيب الري (المتوفى٦٠٦هـ)، الناشر: دار إحياء التراث العربي بيروت، الطبعة الثالثة: ١٤٢٠هـ - **جلد نمبر: ١٠، صفحه نمبر: ١٦٨**

(٢) **"مفاتيح الغيب" (التفسير الكبير)**، المؤلف: أبو عبد الله محمد بن عمر الرازي الملقب بفخر الدين الرازي خطيب الري (المتوفى٦٠٦هـ)، الناشر: المكتبة البهية، مصر، **جلد نمبر: ١٠، صفحه نمبر: ٢١٧، ٢١٨**

ترجمہ:۔ ''ہمارے علماء کی دلیل یہ ہے کہ اگر وہ کاذب ہے تو اسکا کذب قدیم ہوگا، اوراس کا کذب قدیم ہےتو اسکے کذب کا زوال ممتنع ہوگا کیونکہ قدیم پر عدم ممتنع ہوتا ہے، اور اگر اسکے کذب کا زوال قدیما ممتنع ہےتو اسکا صادق ہونا ممتنع ہوگا کیونکہ ضدین میں سے ایک کا وجود دوسرے کے وجود کیلئے امتناع کا سبب ہوتاہے، تو اگر وہ کاذب ہے تو اسکا صادق ہونا ممتنع ہوگا، لیکن یہ تو ممتنع نہیں۔ کیونکہ ہم بداہۃً جانتے ہیں کہ جوشخص کسی شئی کے بارے میں علم رکھتا ہو، اس کے لئے اس شئی پر محکوم علیہ کے مطابق حکم لگانے میں کوئی امتناع نہیں اور اس ضابطہ کی صحت کا علم ویقین ضروری ہے، جب امکان صدق قائم ہے، تو کذب کا حصول ہر صورت میں ممتنع ہوگا۔

ترجمہ ماخوذ از:۔ ''**فتاویٰ رضویہ**'' (مترجم) از امام احمد رضا خان محقق بریلوی، (المتوفی ۱۳۴۰ھ) ناشر:۔ مرکز اہلسنت برکات رضا۔ پور بندر۔ **جلد نمبر: ۱۵، صفحہ نمبر: ۳۴۲**

''عیب اور نقص کا کام نہ کرنا، اس کا ہرگز مطلب یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ عاجز ہے۔''

قرآن شریف میں صاف ارشاد اور انسانوں کو تنبیہ کرتے ہوئے اور انسان کے دائمی دشمن ابلیس لعین کی انسانی دشمنی سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ ''**اِنَّ الشَّیۡطٰنَ لِلۡاِنۡسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ.**'' (پارہ: ۱۲، سورۃ یوسف، آیت نمبر: ۵) **ترجمہ:۔** ''بیشک

شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے'' (کنزالایمان) انسان کے دلوں میں وسوسے ڈال کر، شکوک وشبہات میں اُلجھا کر، نازیبا اور ناروا الفاظ زبان سے نکلوا کر یا قلم سے لکھوا کر شیطان مؤمن انسانوں کے ایمان کو تباہ وبرباد کردیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توحید اور قدرت کی وسعت اور لامحدودیت کے نام پر دھوکہ دے کر شیطان ہمیشہ بیوقوف ملاّؤں کو اپنے دام فریب میں پھنسا کر، بہکا کر، پھسلا کر، سہلا کر اور پچھار کر ایمان سوز جملے کہلواتا اور لکھواتا ہے اور ایسے عقل کے دشمن گمراہوں کے ذریعے گمراہیت اور بے دینیت کی آندھی پھونک کر بھولے بھالے، اَن پڑھ اور جاہل مسلمانوں کے ایمان اُچک لے جاتا ہے۔

قرآن کے ارشاد ''**اللہ ہر چیز پر قادر ہے**'' کی آڑ میں شیطان نیم خواں اور عقل کے اندھے ملاؤں کے ذہن میں یہ بات ڈالتا ہے کہ جو کام بندہ کرسکے، وہ کام اگر اللہ تعالیٰ نہ کرسکے، تو اس کا صاف مطلب یہی ہوا کہ بندہ کی قدرت اللہ تعالیٰ کی قدرت سے بڑھ گئی اور اللہ تعالیٰ کی قدرت گھٹ گئی بلکہ وہ کام نہ کرسکنے کی وجہ سے معاذ اللہ یہی ثابت ہوگا کہ اللہ تعالیٰ عاجز ہوگا۔ دورِ حاضر کے منافقین کے پیشوا ⊙ مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنی کتاب ''تقویۃ الایمان'' میں ⊙ مولوی محمود الحسن دیوبندی نے اپنی کتاب ''الجہد المقل'' میں ⊙ مولوی رشید احمد گنگوہی نے ''فتاویٰ رشیدیہ'' میں اور ⊙ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے اپنی کتاب ''براہین قاطعہ'' میں اسی فاسد نظریہ کے تحت لکھ مارا کہ **امکان کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے** یعنی جھوٹ بولنا اللہ تعالیٰ کی قدرت میں شامل ہے۔ ہم نے ملت اسلامیہ کے عظیم المرتبت ائمہ کرام کی کتب معتبرہ، معتمدہ اور

مستندہ کے حوالوں سے دلائل قاہرہ ساطعہ قاطعہ سے ثابت کر دیا کہ جو امور عیب اور نقص ہیں، علاوہ ازیں وہ کام جو توحید کے مُنافی ہیں کہ اُن کے ارتکاب سے اللہ تعالیٰ کی مقدس ذات کا پاک اور منزّہ ہونا قرآن سے ثابت ہے، ان کاموں کو اللہ تعالیٰ کی قدرت میں شامل ماننا محال اور ناممکن ہے۔ لیکن شیطان بے راہوں کو راہ مستقیم سے چٹکی بجاتے میں گمراہ کر دیتا ہے۔ قارئین کرام کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ منافقین زمانہ کے مورث ومقتداء ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم اُندلسی المتوفیٰ ۴۵۶ھ نے اپنی کتاب **''الملل والنحل ''**۔ مطبوعہ:۔ قاہرہ (مصر) میں یہاں تک بکواس لکھ دی ہے کہ **''اِنَّہُ تَعَالیٰ قَادِرٌ اَنْ یَّتَّخِذَ وَلَداً اِذْ لَوْ لَمْ یَقْدِرْ لَکَانَ عَاجِزاً ''** یعنی ''اللہ تعالیٰ اپنے لئے بیٹا بنانے پر قادر ہے کہ قدرت نہ مانو تو عاجز ہوگا۔''

ابن حزم کے نقش قدم پر چل کر منافقین زمانہ نے قرآن مجید کی آیت کریمہ **''اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ .''** کی من چاہی، من مانی، اختراعِ ذہنی اور عقل وحکمت سے بعید تشریح وتاویل میں ایسی منطق چھانٹی کہ توحید کے اعتقاد کا دامن ہی ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور جو کام بندہ کرسکتا ہے، وہ کام اللہ بھی کرسکتا ہے، اس فاسد نظریہ کو اگر عقیدہ اور اصول بنا لیا جائے، تو اللہ تعالیٰ کے لئے صرف جھوٹ کے امکان تک ہی کیوں محدود اور مقیّد رہتے ہو؟ اللہ تعالیٰ کے جھوٹ کے لئے تم یہ دلیل دیتے ہو کہ جو کام بندہ کرے، وہ کام اگر خدا نہ کرسکے، تو خدا کا عجز کہلائے گا اور خدا کا عاجز ہونا لازم آئیگا۔ تو جناب! آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ بندہ جھوٹ کے علاوہ کثیر التعداد عیوب اور نقائص کے کام کرتا ہے۔ چوری، قتل، زنا، وغیرہ۔ تو کیا اللہ

تعالیٰ سے ان افعال قبیحہ کا صدور بھی آپ ممکن مانتے ہو؟ یہ تمام افعال قبیحہ وشنیعہ بندہ کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ نہیں کرتا، تو کیا ان افعال کے نہ کرنے کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی قدرت بندے کی قدرت سے گھٹ جائے گی؟ کیا اللہ تعالیٰ معاذ اللہ عاجز ہوگا؟

افعال قبیحہ جو بندہ کرتا ہے، اس کی مثال دینے سے گریز کرتے ہوئے صرف وہ کام جو مذہب اور سماج کے اعتبار سے جائز اور مستحسن ہیں لیکن وہ کام الوہیت کے منافی یعنی خلاف ہیں مثلاً شادی بیاہ کرنا، اولاد پیدا کرنا، کھانا، پینا، بچہ جننا، اٹھنا، بیٹھنا، سونا، اونگھنا، مرجانا وغیرہ آلائش کہ جس سے ہر بندے کی آلودگی ہوتی ہے۔ وہ تمام افعال کا بھی کیا تمہارے باطل عقیدے اور نظریہ کی بنا پر اللہ تعالیٰ کیلئے کرنا تم ممکن مانتے ہو؟ اگر نہیں، تو کیا بندہ کی قدرت سے اللہ کی قدرت گھٹ جائے گی؟ اور اگر ہاں! تو پھر تمہارا اللہ کی الوہیت پر ایمان کہاں رہا؟ کیونکہ **اِلٰہ یعنی معبود یعنی عبادت کے لائق وہی ہے، جس کے لئے کمال کی تمام صفات واجب لذاتہ ہوں۔ یعنی معبود یعنی اِلٰہ کی ذات مقدس کو کمال کی تمام صفات سے متصف ہونا، واجب ہونا، ماننا، عقیدۂ توحید پر ایمان کی جان ہے۔ لہٰذا اِلٰہ کے لئے کسی عیب کی صفت کا ممکن ماننا، یہ درحقیقت الوہیت کا زوال یعنی گھاٹا ماننا ہے، پھر عیب والا خدا کب رہا؟**

کیونکہ......

مسلمان کے سچّے رب کے جلال وعزت کی قسم! یقیناً مسلمان کا سچّا معبود اللہ تعالیٰ ایسا پاک ومنزّہ اور سبوح وقدوس ہے، جس کی ذات کے لئے تمام صفات کمالیہ ازلاً ابداً یعنی ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی کے طور پر ہونا واجب ہے اور کسی عیب، داغ، نقص سے ملوث یعنی آلودہ ہونا، اصلاً جزماً قطعاً محال یعنی بالکل ناممکن ہے۔ کیونکہ

اللہ تعالیٰ کی ذات اس ناپاک شناعت یعنی بدی اور گندگی سے بَری ومنزّہ یعنی پاک اور بے عیب ہے۔ بے شک ہم جماعت اہلسنت اپنے رب کو ایسا ہی مانتے ہیں اور بے شک وہ سچے کمال والا رب ایسا ہی ہے۔

ناظرین کرام ایک قاعدہ اور اصول ہمیشہ ذہن نشین اور پیش نظر رکھیں کہ **الوہیت** یعنی اِلٰہ، عبادت کے لائق، معبود ہونا، ربانیت، (**Divinity / पूजनीयता**) کے لئے ہر عیب ونقص سے پاک ہونا لازمی ہے اور جھوٹ وظلم عیب ہونے کی وجہ **مُنافیِ الوہیت** یعنی معبودیت کے لئے ناممکن (**Impossible**) ہے۔ لہذا خدا وہی ہوسکتا ہے، جو ظالم نہ ہو اور جھوٹا بھی نہ ہو۔ الحمدللہ! ہم صرف اسی خدا ہی کو اپنا معبود مانتے ہیں، جو قرآن مجید کے ارشاد کے مطابق ظالم اور جھوٹا نہیں۔ بلکہ ظالم ہونے کے بجائے ⊙ رحمٰن ⊙ رحیم ⊙ غفّار ⊙ رؤف ⊙ کریم ⊙ جوّاد ⊙ غفور ⊙ لطیف ⊙ رزّاق وغیرہ اور رحم وکرم اور لطف وعنایت جیسی اعلیٰ صفات سے متصف ہے۔ اسی طرح جھوٹ بولنے والا یعنی جھوٹا ہونے کے بجائے ⊙ صادق ⊙ مُنزّہ ⊙ سچّا وغیرہ صفاتِ کمال والا ہے۔ ہمارے اس دعوے پر قرآن مجید شاہد عادل ہے۔ کمال قال اللہ تعالیٰ:۔

➡ **''وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ''** (پارہ:۲۶، قٓ، آیت نمبر:۲۹)

ترجمہ:۔ ''اور نہ میں بندوں پر ظلم کروں۔''

➡ **''اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ''** (پارہ:۵، سورۃ النسآء، آیت نمبر:۴۰)

ترجمہ:۔ ''اللہ ایک ذرّہ بھر ظلم نہیں فرماتا۔''

➡ **''وَ لَا یَظْلِمُ رَبُّکَ اَحَدًا''** (پارہ:۱۵، سورۃ الکھف، آیت نمبر:۴۹)

ترجمہ:۔ ''تمہارا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا۔'' (تینوں تراجم ماخوذ از:۔ کنزالایمان)

اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔

➡ **''وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ قِیْلًا''** (پارہ:۵، سورۃ النسآء، آیت نمبر:۱۲۲)

ترجمہ:۔ ''اللہ سے زیادہ کس کی بات سچّی۔'' (کنزالایمان)

آیت	ترجمہ
➡ **''وَاِنَّا لَصَادِقُوْنَ''** (پارہ:۸، سورۃ الانعام، آیت نمبر:۱۴۶)	ترجمہ:۔
➡ **''وَاِنَّا لَصَادِقُوْنَ''** (پارہ:۱۳، سورۂ یوسف، آیت نمبر:۸۲)	''اور بے شک!
➡ **''وَاِنَّا لَصَادِقُوْنَ''** (پارہ:۱۴، سورۃ الحجر، آیت نمبر:۶۴)	ہم ضرور سچے ہیں''
➡ **''وَاِنَّا لَصَادِقُوْنَ''** (پارہ:۱۹، سورۃ النمل، آیت نمبر:۴۹)	(کنزالایمان)

المختصر! اللہ تعالیٰ کی توحید کے متوالے اور دیوانے اور توحید الٰہی کے سچے پرستار خود اپنے آپ کو بتانے والے اور سچے موحد کے زعم میں تکبر اور غرور کی مئے کے کیف ونشے میں لڑکھڑانے اور ڈگمگانے والے دور حاضر کے منافقین توحید کی ''ت'' سے بھی واقف نہیں اور پوری دنیا کے اہل کلمہ پر شرک کا فتویٰ تھوپ کر انھیں دائرۂ اسلام سے دھکّے مار کر بلکہ پیٹھ پر لات مار کر کفر کے دلدل میں ڈھکیلنے والے، اللہ تعالیٰ کی صفات قدسیہ سے یک لخت جاہل ہیں۔ دوسروں کو دائرۂ ایمان سے خارج کرنے والوں کی اعتقادی حالت یہ ہے کہ خود کا ہی دائرۂ ایمان میں داخلہ ہی نہیں ہوا۔ لیکن دوسروں کا خارجہ کرنے پر کمر بستہ ہیں۔ توحید کے عقیدہ کی روح یعنی تقدیس خداوندی اور عیوب ونقائص سے تنزیۂ الٰہی کی انھیں خبر تک نہیں۔ اللہ کی شانِ **سُبُّوْحِیَتْ وَقُدُّوْسِیَتْ** سے جنھیں دور کا بھی واسطہ اور علاقہ نہیں، ایسے جاہل بلکہ اجہل وسرکش وہابی افراد

"**توحید کے ٹھیکے دار**" بن کر اپنی ٹھیکیداری کی دُکان چمکانے کی سعیٔ بیجا میں معاشرے کے امن وامان کو فتنہ اور فساد کی آندھی کی آگ کے شعلوں کی لپیٹ میں لئے ہوئے ہیں۔ وہابی ملّاؤں نے کفر اور شرک کے ارتکاب کے الزامات کو ٹکے سیر کئے ہوئے ہیں۔ **بات پیچھے اور شرک وکفر کے فتوے پہلے**۔ مگر الحمدللہ! ہم ہمیشہ "**اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ**" (پارہ:۲۴، سورۃ حم سجدہ، آیت نمبر:۳۴) ترجمہ:۔ "برائی کو بھلائی سے ٹال۔" (کنزالایمان) پر عمل کرتے ہیں۔ کفر اور شرک کا فتویٰ لگانے میں علماء اہلسنت عجلت اور جلد بازی کے بجائے تحمّل اور ضبط سے کام لیتے ہیں بلکہ **کلمۂ طیبہ** کا ادب ملحوظ اور پیش نظر رکھتے ہوئے "**لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ**" کہنے والے کو حتی الامکان کفر سے بچانے کی پُرخلوص کوشش کرتے ہیں۔

"خُلْفِ وَعِیْد کی آڑ میں امکان کذب ثابت کرنے کی ناکام کوشش"

منافقین زمانہ نے فہم وعقل سے وراہو کر اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ممکن ہونا ثابت کرنے کی کوشش میں خوب ہاتھ پاؤں مارے مگر ذلّت ورسوائی بھری شکست نے انھیں کہیں کا بھی نہ رکھا۔ مگر اردو زبان کی مشہور کہاوت "**رسّی جل گئی مگر بل نہیں گیا**" اور "**کھسیانی بلی کھمبا نوچے**" کے مصداق بن کر امکان کذب خدا ثابت کرنے کے لئے "**خُلْفِ وَعِیْد**" کی بے ڈھنگی راگنی آلاپنے لگے۔

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی اور مولوی رشید احمد گنگوہی نے "**براہین قاطعہ**" میں یہاں تک لکھ دیا کہ "**امکان کذب خلف وعید کی فرع ہے**"۔ (دیکھو:۔ اس کتاب کا صفحہ نمبر:۲۵)۔ بھولے بھالے عوام الناس اور کم لکھے پڑھے لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنے کے

لئے اب "**خُلْفِ وَعِیْد**" کا شوشہ چھوڑا ہے۔ لہٰذا آسان افہام وتفہیم کی غرض سے ہم ذیل میں اس کی وضاحت کرتے ہیں۔

خُلْف = وعدہ پورا نہ کرنا۔ خلافِ مفروض (یعنی طے شدہ امر کے خلاف کرنا)

حوالہ:۔ "**مصباح اللغات**" (مکمل عربی اردو ڈکشنری)

مرتب:۔ عبدالحفیظ بلیاوی۔ ناشر:۔ مکتبہ برہان۔ دہلی۔ **صفحہ نمبر:۲۱۶**

وَعِیداً = دھمکی دینا۔ حوالہ:۔ ایضاً۔ **صفحہ نمبر: ۹۵۴**

وَعِیْد = سزا دینے کی دھمکی یا سزا دینے کا وعدہ

حوالہ:۔ "**فیروزاللغات**"۔ ناشر:۔ آصف بکڈ پو۔ دہلی۔ **صفحہ نمبر:۱۴۱۲**

مندرجہ بالا حوالاجات سے ثابت ہوا کہ "**خُلْفِ وَعِید**" یعنی سزا دینے کی دھمکی کا وعدہ پورا نہ کرنا۔ خلف وعید کی تفصیلی وضاحت تو انشاء اللہ آئندہ صفحات میں کی جائیگی لیکن یہاں ابتدائی (**Primary**) طور پر صرف اتنا سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ نے گناہ گاروں، سیاہ کاروں اور بدکاروں کو سخت سزا دینے کی قرآن مجید میں وعید فرمائی ہے یعنی دھمکی دی ہے۔ لیکن قیامت میں اللہ تعالیٰ اپنی شان رحمانی اور شان رحیمی سے گناہگاروں کے گناہ معاف فرما دیگا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے نیک، متقی، پرہیزگاروں اور عبادت گزار بندوں کو بخشش اور جنت میں داخل ہونے کی بشارت دی ہے۔ بیشک قیامت میں اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ پورا فرماتے ہوئے نیکوں کو بخشش اور جنت کی سعادت سے نوازے گا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کے وعدے دو(۲) طرح کے ہوئے:۔

(۱) وعدہ = یعنی نیک لوگوں کو بخشش اور جنت کا وعدہ۔

(۲) وعید = یعنی گنہگار لوگوں کو عذاب اور دوزخ کی دھمکی۔

عام اصطلاح میں ''**وعدہ**'' اور ''**وعید**'' میں بہت بڑا فرق مانا جاتا ہے۔ خلاف وعدہ کام کرنا معیوب اور بُرا مانا جاتا ہے۔قرآن مجید میں اور احادیث کریمہ میں ''**ایفاء عہد**'' یعنی وعدہ پورا کرنا یا وعدہ نبھانا کی سخت تاکید فرمائی گئی ہے اور وعدہ خلافی کی سخت مذمّت فرمائی گئی ہے۔لیکن **خلاف وعید** کام کرنا ہرگز معیوب اور بُرا نہیں مانا جاتا۔ بلکہ خلاف وعید یعنی دھمکی کے خلاف کام کرنا یعنی معاف کردینا، درگزر کرنا اچھا اور نیک کام مانا جاتا ہے۔درگزر کرنے کو ''**عفو کرنا**'' اور ''**کرم کرنا**'' کہا جاتا ہے۔قرآن وحدیث میں عفو وکرم کرنے کی ترغیب دی گئی ہے عفو وکرم کرنے کی بڑی فضیلت اور ثواب بیان فرمایا گیا ہے۔

قائین کرام کی سہولت کے لئے ذیل میں ''**وعدہ**'' اور ''**وعید**'' کی مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

▣ وعدہ :-

''**عہد**'' عربی لفظ ہے۔عہد کا اردو ترجمہ **وعدہ** یعنی اقرار، قول وقرار یا کچھ دینے کے لئے ایک مدّت مقرر کرنا ہے۔ وعدہ کرنے والے پر مذہبی، سماجی، ثروتی، سیاسی بلکہ ہر اعتبار سے لازمی ہے کہ وہ اپنا کیا ہوا وعدہ پورا کرے یعنی **ایفاء عہد** یعنی وعدہ پورا کرتے ہوئے جس کو جو کچھ دینے کا قول وقرار کیا ہے، وہ اسے دے کر اپنا وعدہ پورا کرے۔ وعدہ پورا کرنے کی معاشرے میں اتنی زیادہ اہمیت، وقعت اور منزلت ہے کہ ہر شخص ہر حال میں اور حتی الامکان اپنا وعدہ پورا کرنے کوشش کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ''**پران جائے۔ پر وَچن نہ جائے**'' جیسی کہاوت معاشرے میں رائج ہیں اور اس پر سختی کے ساتھ لوگ عمل

پیرا ہیں۔ عہد شکنی یعنی وعدہ خلافی یعنی वचनभंग یعنی (**Flunked**) کو ہر طبقے کا شخص خلاف تہذیب واخلاق اور معاملات کا ناقض یعنی توڑنے والا گردان کر نفرت کرتا ہے اور وعدہ خلافی کرنے والا شخص سماج میں بدنام ہوتا ہے اور اس کا وقار واعتبار وبھروسہ مجروح ہوتا ہے۔ چند مرتبہ کے تجربات کے بعد اس کے وعدے پر لوگ اعتبار نہیں کرتے اور وہ شخص **ساقط الاعتبار** کے کلنک سے رسوا اور ذلیل ہوتا ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ''**وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا**'' (پارہ:۱۵، سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر:۳۴) ترجمہ:۔ اور عہد پورا کرو، بے شک عہد سے سوال ہونا ہے۔'' (کنزالایمان) یعنی اگر وعدہ کیا اور پورا نہ کیا، تو اس کی پرسش یعنی پوچھ گچھ ہوگی۔ وعدہ پورا کرنے سے بندہ کا بندہ سے تعلق اچھا رہتا ہے۔ آپس میں اتحاد واتفاق بڑھتا ہے۔ اور وعدہ وفا نہ کرنے کی صورت میں آپس میں دُکھ اور رنجش پیدا ہوتی ہے۔ اختلاف اور افتراق بلکہ لڑائی جھگڑے تک نوبت پہونچتی ہے۔ اس لئے قرآن اور حدیث میں وعدہ وفا کرنے کی اہمیت وفضیلت بیان فرمائی گئی ہے اور وعدہ خلافی کی سخت مذمت اور برائی بیان فرمائی گئی ہے۔

یہاں تک ہم بندے کا بندہ سے کیا ہوا وعدہ کے تعلق سے سرسری گفتگو کر رہے تھے۔ اب آیئے ! اللہ تعالیٰ کے بندوں سے کئے ہوئے عہد وپیان کے تعلق سے گفتگو کریں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں سے، نیک بندوں سے، صالحین سے، متقی اور پرہیزگاروں سے اجر وانعام، بخشش ونوازش، دوزخ سے چھٹکارا اور جنت میں داخلہ، جنت کا دائمی دخول وغیرہ جود وکرم، فضل وعنایت، وغیرہ کے وعدے فرمائے ہیں۔ جس

کی تفصیلی گفتگو یہاں ممکن نہیں۔لہذا اختصاراً اس کا ماحصل ذیل میں درج کرتے ہیں۔

قرآن شریف میں لفظ ''عہد'' (وعدہ) کے تعلق سے مختلف صیغاجات یعنی لفظ عہد سے مشتق کلمات کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

لفظ ''عَھْدٌ'' ← ۱۳؍مرتبہ	لفظ ''عَھْداً'' ← ۴؍مرتبہ
لفظ ''عَھْدَکُمْ'' ← ۱؍مرتبہ	لفظ ''عَھِدْنَا'' ← ۲؍مرتبہ
لفظ ''عَھْدُہٗ'' ← ۳؍مرتبہ	لفظ ''عَھْدَھُمْ'' ← ۶؍مرتبہ
لفظ ''عَھْدِیْ'' ← ۲؍مرتبہ	**میزان:۔ ۳۱؍مرتبہ (31,Times)**

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والے نیک بندوں کے لئے جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔اور ارشاد فرمایا ہے کہ **''وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ''** (پارہ:۱،البقرہ،آیت نمبر:۲۵) ترجمہ:۔''اور خوشخبری دے انہیں، جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے کہ ان کے لئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں'' (کنزالایمان)۔اس قسم کی فرق الفاظ اور تفاوت انداز بیان کے ساتھ نازل شدہ آیات کی کیفیت حسب ذیل ہے:۔

لفظ ''تَحْتِھَا'' کے ساتھ کل	........۳۶؍مرتبہ
لفظ ''تَحْتِھِمْ'' کے ساتھ کل	.... ۵؍مرتبہ
میزان:۔ ←	۴۱؍مرتبہ

المختصر! **اللہ تعالیٰ** نے اپنے ایمان والے نیک بندوں کے ساتھ جو جو بھی عہد و پیمان یعنی وعدے (Promiss) فرمائے ہیں، وہ ضرور پورا فرمائیگا۔اللہ تعالیٰ ہرگز

وعدہ خلافی نہیں فرمائے گا۔جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ **''اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ''** (پارہ:۱۳،سورۃ الرعد،آیت نمبر:۳۱) ترجمہ:۔''بے شک اللہ وعدہ خلاف نہیں کرتا۔'' (کنزالایمان)

وعدہ خلافی عیب اور نقص ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات مقدس ہر عیب و نقص سے پاک اور منزّہ ہے۔لہذا اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی کرے، یہ ممکن ہی نہیں۔علاوہ ازیں جیسا کہ پچھلے صفحات میں بیان ہو چکا ہے کہ **اللہ تعالیٰ کے لئے ہر وہ صفت محال ہے، جس میں نہ کمال ہو اور نہ نقص ہو۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ہر صفت، صفتِ کمال ہے۔** (فتاویٰ رضویہ،مترجم،جلد:۱۵،صفحہ نمبر:۳۵۰)

لہذا پورے یقین ووثوق کے ساتھ یہ ماننا ضروری، لازمی بلکہ ایمان کا جزو (حصّہ) ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن اور نیک بندوں کے ساتھ انعام، اکرام، جود، سخا، بخشش، نعمت، رحمت، جنت وغیرہ لطف وعنایت کے وعدے فرمائے ہیں، وہ تمام وعدے اللہ تعالیٰ ضرور پورا فرمائے گا۔ان میں سے ایک بھی وعدے کی خلاف ورزی نہیں فرمائے گا اور وعدے کی خلاف ورزی اللہ تعالیٰ کے لئے محال ونا ممکن ہے۔

وعید:۔

''وَعِیْدٌ'' عربی لفظ ہے۔وعید کا اردو ترجمہ سزا دینے کی دھمکی یا سزا دینے کا وعدہ۔ (حوالہ:۔فیروز اللغات،صفحہ نمبر:۱۴۱۲)۔لفظ ''وعید'' کا عربی اردو لغت میں ترجمہ **''دھمکی دینا''** ہے۔ (حوالہ:۔مصباح اللغات،صفحہ نمبر:۹۵۴)

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے مقدس کلام قرآن مجید میں کفار، مشرکین، یہود، نصاریٰ، دہریا، آتش پرست وغیرہ بے ایمان اور اسلام ہی قبول نہ کرنے والوں کو دائمی

دخول جہنم اور سخت سے سخت عذاب کی دھمکیاں دے کر ڈرایا ہے تاکہ وہ اپنے عقائد باطلہ سے تائب ہوکر قبول اسلام کرکے، اعمال صالحہ کریں۔

اسی طرح قرآن مجید میں چوری، زنا، سودخوری، جوا، شراب، حق تلفی، جھوٹ، قتل، ڈکیتی وغیرہ گناہِ کبیرہ کرنے والے مسلمانوں کو بھی سخت عذاب کی وعیدیں (دھمکیاں) دے کر ڈرایا ہے۔ تاکہ وہ اپنے افعال رذیلہ وقبیحہ سے توبہ کرکے، گناہ کے ارتکاب سے باز آئیں اور نیک ومتقی بن کر اپنی زندگی صحیح معنی میں اسلامی زندگی بنا کر اپنی آخرت کو سنواریں۔

المختصر! قرآن شریف میں دو۲ قسم کے لوگوں کو جہنم کے عذاب اور سخت عذاب کی اذیّت ودقت سے ڈرایا گیا ہے۔ ان دونوں قسموں کے وعید زدگان کو دی گئیں عذاب کی دھمکیاں دو۲ اقسام میں الگ الگ حسب ذیل سمجھائی گئی ہیں:۔

◘ وعیدبرائے کفارومشرکین:۔

بُت پرستی، آتش پرستی (अग्नि पूजा)، دہریت یعنی خدائی کا انکار، اپنے ہی ہاتھوں سے تراشے ہوئے معبودان باطل، درخت، جانور، ندی، وغیرہ کی پوجاودیگر افعال وارتکاب کفروشرک کرنے والے کفار ومشرکین۔ نیز عقائد باطلہ کے حامل یہود ونصاریٰ جیسے تمام گمراہ، بے دین، بدمذہب کے لئے قرآن مجید میں سخت سے سخت عذاب کے ساتھ دائمی طور پر جہنم کا عذاب بھگتنے کی دھمکی دی گئی ہے۔ اس ضمن میں متعدد آیات قرآنیہ پیش کی جاسکتی ہیں لیکن طول تحریر سے اجتناب کرتے ہوئے بطور مثال چند آیات پیش خدمت ہیں:۔

آیت نمبر:۱

"وَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اِلٰی جَہَنَّمَ یُحۡشَرُوۡنَ" (پارہ:۹، سورۃ الانفال، آیت نمبر:۳۶)

ترجمہ:۔ "اور کافروں کا حشر جہنّم کی طرف ہوگا۔" (کنزالایمان)

آیت نمبر:۲

"اَلَمۡ یَعۡلَمُوۡۤا اَنَّہٗ مَنۡ یُّحَادِدِ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ فَاَنَّ لَہٗ نَارَ جَہَنَّمَ خَالِدًا فِیۡہَا"

(پارہ:۱۰، سورۃ التوبہ، آیت نمبر:۶۳)

ترجمہ:۔ "کیا انھیں خبر نہیں کہ جو خلاف کرے اللہ اور اس کے رسول کا، تو اس کے لئے جہنم کی آگ ہے کہ ہمیشہ اس میں رہے گا۔" (کنزالایمان)

آیت نمبر:۳

"وَعَدَ اللّٰہُ الۡمُنٰفِقِیۡنَ وَالۡمُنٰفِقٰتِ وَالۡکُفَّارَ نَارَ جَہَنَّمَ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا"

(پارہ:۱۰، سورۃ التوبہ، آیت نمبر:۶۸)

ترجمہ:۔ "اللہ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں کو جہنم کی آگ کا وعدہ دیا ہے۔ جس میں ہمیشہ رہیں گے۔" (کنزالایمان)

آیت نمبر:۴

"اَلَیۡسَ فِیۡ جَہَنَّمَ مَثۡوًی لِّلۡکٰفِرِیۡنَ" (پارہ:۲۱، سورۃ العنکبوت، آیت نمبر:۶۸)

ترجمہ:۔ "کیا جہنم میں کافروں کا ٹھکانا نہیں؟" (کنزالایمان)

آیت نمبر:۵

"وَاَنَّ لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابَ النَّارِ" (پارہ:۹،سورۃ الانفال،آیت نمبر:۱۴)

ترجمہ:۔ ''اور اس کے ساتھ یہ ہے کہ کافروں کو آگ کا عذاب ہے۔'' (کنزالایمان)

آیت نمبر:٦

"وَ لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ" (پارہ:۲۸،سورۃ المجادلہ،آیت نمبر:۴)

ترجمہ:۔ ''اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔'' (کنزالایمان)

آیت نمبر:۷

"اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ وَ الْمُشْرِکِیْنَ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا" (پارہ:۳۰،سورۃ البیّنہ،آیت نمبر:٦)

ترجمہ:۔ ''بے شک جتنے کافر ہیں، کتابی اور مشرک، سب جہنم کی آگ میں ہیں۔ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔'' (کنزالایمان)

مندرجہ بالا سات مقدّس آیات قرآنیہ کا ماحصل یہ ہے کہ کفار، مشرکین، کتابی یعنی یہودی اور نصرانی اور اللہ و رسول کی مخالفت کرنے والے بے دین۔ یہ تمام لوگ جہنم کی بھڑکتی آگ میں ہمیشہ کے لئے جھونک دیئے جائیں گے اور خَالِدِیْنَ فِیْھَا یعنی جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہیں گے۔ ان کا جہنم سے کبھی بھی چھٹکارا نہیں ہوگا۔ مندرجہ بالا اور دیگر آیات میں اللہ تعالیٰ نے کفار و مشرکین وغیرہ بے ایمانوں کو جو وعید یعنی عذاب کی دھمکی دی ہے۔ وہ بے شک یقیناً لازماً ضرور پوری فرمائے گا۔ ان کے عذاب میں نہ کبھی

کچھ کمی ہوگی، نہ عذاب ختم ہوگا اور نہ ہی وہ جہنم سے کبھی بھی باہر آئیں گے۔ ابدالآباد یعنی ہمیشہ وہ جہنم میں پڑے رہیں گے اور دردناک عذاب بھگتتے رہیں گے۔ جہنم سے ان کا چھٹکارا یا رہائی ممکن ہی نہیں۔ کیونکہ **اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے جہنم کے دردناک عذاب کی جو ''وعید'' یعنی عذاب و سزا کی جو دھمکی دی ہے، وہ ضرور پوری فرمائے گا۔ نہ ان کو معاف کیا جائیگا اور نہ ہی انھیں کسی قسم کی رعایت دے کر عذاب میں تخفیف یعنی کمی کی جائیگی بلکہ ''ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ''** یعنی ''چکھو آگ کا عذاب'' **کا تازیانہ یعنی کوڑا ہمیشہ زدوکوب کی نوازش کرتا رہے گا۔**

المختصر! اللہ تعالیٰ نے کفار و مشرکین و دیگر بے ایمانوں کو عذاب کی جو وعید دی ہے، اس میں ''خُلْف''، نہیں کرے گا۔ یعنی سزا کی دھمکی کے خلاف نہیں کرے گا۔ جو وعید اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمائی ہے، وہ حرف بحرف پورے پورے کامل طور پر پوری فرمائے گا۔ ان کفار و مشرکین و دیگر بے ایمانوں پر رحم فرما کر عذاب میں تخفیف یا موقوف فرما کر **''خُلْفِ وَعِیْد''** یعنی دی ہوئی عذاب کی دھمکی کے خلاف نہیں کرے گا۔ لہذا یہ عقیدہ رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کفار و مشرکین و دیگر بے ایمانوں کے حق میں ''خُلْفِ وَعِیْد'' کرے گا، یہ عقیدہ سراسر غلط اور توحید رب تعالیٰ کے خلاف ہے۔

⊙ وعید برائے مرتکب عصیاں مسلمین:۔

اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنے مقدس کلام قرآن مجید میں اور اپنے محبوب اکرم واعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبانِ فیض ترجمان سے یعنی حدیث مصطفیٰ سے اپنے مؤمن بندوں کو نماز، روزہ، زکوۃ، حج وغیرہ فرائض کی پابندی اور دیگر اعمال صالحہ پر

مداومت اور شریعت کے تمام احکام کی پابندی کے ساتھ ساتھ چوری، زنا، جوا، شراب، قتل، جھوٹ، حق تلفی، وغیرہ گناہوں سے بچنے کی سخت تاکید فرمائی ہے۔ اعمال صالحہ کی ادائیگی کی فضیلت اور اجر وثواب کی نوازش کے ساتھ ساتھ جنت ودیگر انعامات کا وعدہ اور خوشخبری سنائی ہے۔ گناہ اور عصیاں کے ارتکاب کی سخت مذمت اور قباحت بیان فرمانے کے ساتھ ساتھ سخت سزا اور دردناک عذاب کی وعید (دھمکی) بھی سنائی ہے۔ وہ کام جو شریعت اسلام میں ناجائز، حرام، مذموم، قبیح، اور رذیل ہیں اور سماج ومعاشرے میں لائق صد نفریں وملامت ہیں، ایسے افعال قبیحہ، رذیلہ وسفلہ کی قرآن مجید واحادیث میں سخت برائی، ہجو اور نندا (निंदा) فرمائی گئی ہے اور ایسے عصیاں وگناہ کے کام کرنے والوں کے لئے سخت سزا اور دوزخ کے عذاب کی دھمکی دی ہے اور انھیں ڈرایا ہے، تاکہ وہ ان جرائم وعصیاں سے دور رہیں اور بچیں۔ مثلاً:۔

سود کے متعلق آیات

(۱) **"وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا"** (پارہ:۳، سورۃ البقرہ، آیت نمبر:۲۷۵)

ترجمہ:۔ ''اور حلال کیا اللہ نے بیع اور حرام کیا سود'' (کنزالایمان) نوٹ:۔ بیع = تجارت

(۲) **"وَاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا"** (پارہ:۶، سورۃ النساء، آیت نمبر:۱۶۱)

ترجمہ:۔ ''اور اس لئے کہ وہ سود لیتے حالانکہ وہ اس سے منع کئے گئے تھے اور لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے اور ان میں جو کافر ہوئے، ہم نے ان کے لئے دردناک عذاب تیار رکھا ہے۔'' (کنزالایمان)

(۳) **"اَلَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ"** (پارہ:۳، سورۃ البقرہ، آیت نمبر:۲۷۵)

ترجمہ:۔ وہ جو سود کھاتے ہیں، قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے چھو کر مخبوط بنا دیا ہو۔'' (کنزالایمان)

نوٹ:۔ مخبوط = مجنون، بدحواس، پاگل (حوالہ:۔ فیروز اللغات، صفحہ نمبر:۱۲۱۶)

▣ تفسیر:۔ اس آیت کی تفسیر میں ہے کہ جس طرح آسیب زدہ یعنی جس پر جادو کیا گیا ہو، وہ سیدھا کھڑا نہیں ہو سکتا بلکہ گرتا پڑتا چلتا ہے، قیامت کے دن سود خور کا ایسا ہی حال ہوگا۔ سود سے اس کا پیٹ بہت بھاری اور بوجھل ہو جائے گا اور وہ اس کے بوجھ سے گر گر پڑے گا۔ (تفسیر خزائن العرفان)

جھوٹ کے متعلق آیات

(۱) **"فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَی الْكٰذِبِیْنَ"**

(پارہ:۳، سورۃ آل عمران، آیت نمبر:۶۱)

ترجمہ:۔ ''تو جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں۔'' (کنزالایمان)

(۲) **"اَلَّذِیْنَ كَذَبُوْا عَلٰی رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ"**

(پارہ:۱۲۔ سورۃ الھود، آیت نمبر:۱۸)

ترجمہ:۔ ''جنھوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا، ارے ظالموں پر خدا کی لعنت۔''

(کنزالایمان)

یتیم کا مال کھا جانے کے متعلق آیت

"**اِنَّ الَّذِیۡنَ یَاۡکُلُوۡنَ اَمۡوَالَ الۡیَتٰمٰی ظُلۡمًا اِنَّمَا یَاۡکُلُوۡنَ فِیۡ بُطُوۡنِہِمۡ نَارًا وَسَیَصۡلَوۡنَ سَعِیۡرًا**" (پارہ:۴،سورۃ النساء،آیت نمبر:۱۰)

ترجمہ:۔ ''وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں، وہ تو اپنے پیٹ میں نری آگ بھرتے ہیں اور کوئی دم جاتا ہے کہ بھڑکتے دھڑے میں جائیں گے۔'' (کنزالایمان)

چوری اور زنا کی ممانعت کی آیات

(۱) "**یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَیْـًٔا وَّ لَا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِیْنَ**" (پارہ:۲۸،سورۃ الممتحنۃ،آیت نمبر:۱۲)

ترجمہ:۔ ''اے نبی! جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں، اس پر بیعت کرنے کو کہ اللہ کا شریک کچھ نہ ٹھہرائیں گی اور چوری نہ کریں گی اور نہ بدکاری۔'' (کنزالایمان)

(۲) "**وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً**" (پارہ:۱۵،سورۃ بنی اسرائیل،آیت نمبر:۳۲)

ترجمہ:۔ ''اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ۔ بے شک وہ بے حیائی ہے۔'' (کنزالایمان)

مندرجہ بالا آیات کی تلاوت سے قارئین کرام کو قرآن مجید میں افعال قبیحہ ورذیلہ کے متعلق معلومات کے حوالے مع آیت نمبر معلوم ہو چکے ہوں گے۔ ان تمام مذکورہ بالا آیات اور دیگر کثیر التعداد آیات میں گناہ اور معصیت کے کاموں کی سخت مذمت کے ساتھ ساتھ ان افعال کے مرتکب کے لئے سخت عذاب کی وعید (دھمکی) بھی وارد ہے۔

لہٰذا...... قرآن سے ثابت ہوا کہ:۔

- کفار و مشرکین، یہود و نصاریٰ اور دیگر بے ایمان لوگوں کے لئے بھی ان کے عقائد باطلہ اور معصیت کی وجہ سے سخت عذاب کی وعید یعنی دھمکی دی گئی ہے۔
- صحیح العقیدہ مؤمن جو اپنی شامت اعمال کی وجہ سے معصیت و گناہ میں مبتلا ہے، اسے بھی سخت عذاب کی وعید یعنی دھمکی دی گئی ہے۔

لیکن......

دونوں وعیدوں (دھمکیوں) میں فرق ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ:۔

- کفار، مشرکین، یہود، نصاریٰ اور دیگر بے ایمانوں کو سخت عذاب کی جو دھمکی دی گئی ہے، وہ اٹل، لازوال یعنی نہ ٹلنے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان بے ایمانوں کے حق میں اپنی وعید ضرور پوری فرمائے گا اور انھیں سخت سے سخت عذاب دے گا۔ دوزخ میں ان کو ہمیشہ رکھے گا اور متفرق آلام ومصائب سے انھیں دردناک سزائیں دے گا۔ ان کے عذاب میں کبھی بھی کسی قسم کی تخفیف و کمی نہیں ہوگی اور نہ ہی کبھی ان کا گناہ معاف کر کے عذاب سے چھٹکارا دیا جائیگا۔ اور اسی کو **اللہ تعالیٰ کی تکمیل وعید** کہتے ہیں۔ ان بے ایمانوں کے معاملے میں کبھی بھی ''**خُلْفِ وَعِیْد**'' یعنی دھمکی کے خلاف کر کے سزا نہ دینا یا سزا میں کمی کرنا یا سزا معاف کر دینا نہیں ہوگا۔ ان کے حق میں دی ہوئی اللہ تعالیٰ کی وعید (دھمکی) کامل طور پر پوری ہو کر رہے گی۔ ان لوگوں کے حق میں اللہ تعالیٰ کی عذاب دینے کی دھمکی قطعی اور فیصلہ کن طے شدہ (**Determined**) ہے کہ وہ نہ کبھی بدلے، نہ کم ہو اور نہ موقوف ہو۔

✪ وہ لوگ جو ایمان لائے اور صحیح العقیدہ مؤمن کے زمرے میں داخل ہوئے لیکن آدمی کے کھلے دشمن ابلیس لعین کے دام فریب کا شکار ہوکر صوم وصلاۃ ودیگر فرائض کے تارک ہوئے۔ گناہ اور معصیت کے کاموں پر جری ہوئے اور گناہ کبیرہ وصغیرہ میں سرتاپا غرق ہوئے۔ ایسے لوگوں کو بھی سخت سزا اور دوزخ کے عذاب کی دھمکی دی گئی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اگر عدل وانصاف سے ان لوگوں کے اعمال کا فیصلہ کرے، تو سخت سزا اور دوزخ کا دردناک عذاب ہی ان کے حصّہ میں آئے۔ لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ **رحمٰن، رحیم، کریم، رؤف** اور **غفار** ہے۔ وہ اپنی شان رحمانی، رحیمی اور کریمی سے اپنے مؤمن بندوں پر رحم وکرم فرماتا ہے اور اپنی شان غفاری سے اپنے مؤمن بندوں کے گناہوں کو معاف فرماتا ہے۔

▣ اللہ تعالیٰ کی شانِ مغفرت کی آیات:۔

(۱) **"فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَآءُ"** (پارہ:۳، سورۃ البقرہ، آیت نمبر:۲۸۴)

ترجمہ:۔ "تو جسے چاہے گا بخشے گا اور جسے چاہے گا سزا دے گا۔" (کنزالایمان)

(۲) **"وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ"** (پارہ:۴، سورۃ آل عمران، آیت نمبر:۱۳۵)

ترجمہ:۔ "اور گناہ کون بخشے سوا اللہ کے۔" (کنزالایمان)

(۳) **"يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ"** (پارہ:۲۶، سورۃ الفتح، آیت نمبر:۱۴)

ترجمہ:۔ "جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب کرے۔" (کنزالایمان)

اللہ تعالیٰ شرک کا گناہ کبھی نہیں بخشے گا۔ یعنی اگر ایک شخص نے شرک کا کام کیا اور توبہ کئے بغیر مر گیا، تو اللہ تعالیٰ اس کا شرک کا گناہ ہرگز معاف نہیں فرمائے گا۔ ہاں! اگر مرنے سے پہلے شرک سے سچے دل سے توبہ کر لی اور شرک وکفر کے ارتکاب سے سخت اجتناب وپرہیز کر کے خالص توحید ورسالت کے اصولوں پر قائم رہا، تو ماضی میں کیا ہوا شرک کا گناہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے معاف فرمادے گا۔ علاوہ ازیں وہ گناہ، جو شرک نہیں بلکہ گناہ کبیرہ یا صغیرہ ہیں اور ان کے کرنے سے آدمی ایمان واسلام کے دائرے سے خارج نہیں ہوتا بلکہ مسلمان ہی رہتا ہے، چاہے پھر گناہ گار ہی سہی۔ ایسے گناہ گار مؤمن کے گناہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے، تو اپنے فضل وکرم سے معاف بھی فرمادے گا۔ علاوہ ازیں کئی احادیث کریمہ شاہد، عادل ہیں کہ بڑے بڑے گنہگار روسیاہ کار اور گناہ کبیرہ کے کرنے والے بدکار قیامت میں اللہ تعالیٰ کے محبوب اعظم واکرم **حضور اقدس** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت کے طفیل بخش دیئے جائیں گے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ **"شَفَاعَتِیْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ"** یعنی "میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے ہے۔"

خیر! ہماری گفتگو کا اہم پہلو یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ شرک کے علاوہ یعنی شرک وکفر سے نیچے کے جو کچھ گناہ ہیں، وہ جسے چاہے معاف فرمادیتا ہے۔

(۴) **"اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ"**

(پارہ:۵، سورۃ النساء، آیت نمبر:۴۸، ۱۱۶) دومرتبہ ہے۔

ترجمہ:۔ "بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے، جسے چاہے معاف فرمادیتا ہے۔" (کنزالایمان)

بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی رحمت وبخشش وعنایت پر اعتماد وبھروسہ رکھنے کی ترغیب دیتے ہوئے اور اپنے گنہگار بندوں کو اپنی رحمت وبخشش کی امید رکھنے کی اور رحمت الٰہی سے سرفراز ہونے کی ڈھارس بندھاتے ہوئے فرماتا ہے کہ:۔

(۵) "لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا"

(پارہ:۲۴، سورۃ الزمر، آیت نمبر:۵۳)

ترجمہ:۔ "اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے۔"
(کنزالایمان)

الحاصل! اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے مومن بندوں کے گناہوں کو اپنے فضل وکرم سے معاف فرمادے گا۔ عدل وانصاف کے تقاضے سے تو ان بندوں کے گناہ ایسے خطرناک تھے کہ ان کو سخت سزا کے طور پر دردناک عذاب چکھنے کے لئے دوزخ میں بھیج دیا جائے۔ ان کے گناہوں کی متانت وسنگینی تو اس قابل تھی کہ ان گناہوں کے ارتکاب پر دی گئی سزا اور عذاب کی دی گئی **"وعید"** یعنی سزا کی دھمکی کے مطابق کڑی سے کڑی سزا کے حقدار بنیں لیکن قیامت میں معاملہ برعکس ہوجانے کی امید ہے۔ سزا انعام میں بدل جائیگی۔ عذاب معافی میں تبدیل ہوجائیگا۔ سزا کی دھمکی پر عمل نہیں ہوگا بلکہ دھمکی کے خلاف فضل وکرم ہوگا۔ عذاب کے بجائے نوازشات کی موسلا دھار بارش ہوگی، اسی کو شرعی اصطلاح میں **"خُلفِ وَعِیْد"** یعنی سزا کی دھمکی کے خلاف کہتے ہیں اور اسے ہرگز جھوٹ نہیں کہا جاسکتا بلکہ اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم، جودوسخا اور عنایت ونوازش ہی کہا جائیگا۔

"خُلفِ وعید ہرگز امکانِ کذب کی شاخ نہیں"

خُلفِ وعید یعنی سزا کی دھمکی کا جھوٹ بولنا نہ ہونا بلکہ درگزر، کرم، فضل اور نوازش ہونا ہم ائمہ ملت اسلامیہ کی معتبر ومستند کتابوں کے حوالوں سے ثابت کریں گے۔ لیکن اس سے پہلے ملّا رشید احمد گنگوہی کی "براہین قاطعہ" کی عبارت پر نظر ثانی کریں۔

"براہین قاطعہ"۔ مطبوعہ:۔ کتب خانہ امدادیہ۔ دیوبند (یو۔ پی) جدید ایڈیشن کے صفحہ نمبر:۱۰ پر لکھا ہے کہ:۔

▣ **"امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدماء میں اختلاف ہوا ہے کہ خُلفِ وعید آیا جائز ہے کہ نہیں۔"**

اسی کتاب کے صفحہ نمبر:۱۱ پر لکھا ہے کہ:۔

▣ **"اور امکان کذب کہ خلف وعید کی فرع ہے۔"**

انبیٹھوی اینڈ گنگوہی کمپنی کی مندرجہ بالا دونوں عبارتیں سراسر جھوٹ، کذب، دروغ بلکہ گپ ہیں۔ کیونکہ انھوں نے اپنی کتاب میں حسب ذیل دو باتیں لکھی ہیں:۔

(۱) امکان کذب کا مسئلہ آج کل کا جدید اختلافی مسئلہ نہیں بلکہ پُرانا ہے۔

(۲) خلف وعید امکان کذب کی فرع یعنی شاخ ہے۔

مذکورہ دونوں نظریات میں سے پہلے نظریہ کا ہم نے اوراق سابقہ میں دندان شکن جواب مع دلائل قاہرہ ساطعہ دے دیا ہے۔ انشاء اللہ اس جواب کا جواب الجواب

ان سے قیامت تک نہیں بن پائے گا۔ دوسرا نظریہ کہ ''خلف وعید امکان کذب کی شاخ ہے''۔ یہ تو ان کے سڑے ہوئے دماغ کا اختراع ہے۔ عقل سلیم اور ذہنی توازن سے یک لخت ہاتھ کھو کر اور فہم و خرد کو الوداع کہہ کر بے پایہ اور بے تکی بات لکھ دی۔

خلف وعید یعنی سزا کی دھمکی کے خلاف کرنا کو بہت ہی آسانی سے سمجھنے کے لئے امام اہلسنت، مجدد دین وملت، امام **احمد رضا محقق بریلوی** علیہ الرحمۃ والرضوان کی مندرجہ ذیل عبارت پڑھیں:۔

''للہ! انصاف!! اگر بادشاہ حکم نافذ کرے کہ جو یہ جرم کریگا، یہ سزا پائے گا۔ اور ساتھ ہی اسی فرمان میں یہ بھی ارشاد فرمائے کہ ہم جسے چاہیں گے، معاف فرمادیں گے۔ تو کیا اگر وہ بعض مجرموں سے درگزر کرے، تو اپنے پہلے حکم میں جھوٹا پڑے گا؟ یا اس آئین کی قدر لوگوں کے دلوں سے گھٹ جائے گی؟''
حوالہ:۔ ''فتاویٰ رضویہ'' (مترجم)۔ از:۔ امام احمد رضا محقق بریلوی، المتوفی ۱۳۴۰ھ، (المتوفی ۱۳۴۰ھ) ناشر:۔ مرکز اہلسنت برکات رضا۔ پور بندر۔ **جلد نمبر: ۱۵، صفحہ نمبر: ۴۰۹**

جیسا اوراق سابقہ میں قرآن مجید کی آیات سے ثابت کیا گیا ہے کہ خود رب تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ''**اللہ جسے چاہے اسے بخش دے**''۔ تو اللہ تعالیٰ نے گناہ کرنے والوں کو سخت عذاب کی دھمکی دینے کے ساتھ ساتھ یہ بھی فرمایا ہے کہ میں جسے چاہوں گا اسے معاف کردوں گا اور سزا نہیں دوں گا۔ تو بتاؤ! یہ جھوٹ کہاں سے اور

کس طرح ہو گیا؟ یا وعدہ خلافی یا بات سے مکر جانا کیونکر ہو گیا؟ یہ تو خود اللہ تعالیٰ کی مغفرت کی بشارت کی تکمیل بشکل فضل وکرم اور جود وعنایت سے ہوئی۔ مومن بندوں کے گناہوں کو اپنے فضل وکرم سے معاف کرنے میں نہ جھوٹ کا الزام عائد ہوتا ہے اور نہ ہی بات بدلنے کی قباحت لازم آتی ہے۔ ایک حوالہ پیش خدمت ہے:۔

''حَیۡثُ قَالَ لَعَلَّ مُرَادَھُمۡ اَنَّ الۡکَرِیۡمَ اِذَا اَخۡبَرَ بِالۡوَعِیۡدِ فَاللَّائِقُ بِشَانِہٖ اَنۡ یُبۡنِیَ اِخۡبَارُہٗ عَلَی الۡمَشِیَّۃِ وَاِنۡ لَمۡ یُصَرِّحۡ بِذٰلِکَ، بِخِلَافِ الۡوَعۡدِ فَلَاکِذۡبَ وَلَاتَبۡدِیۡلَ''
حوالہ:۔ ''حاشیۃ الخیالی علی شرح العقائد النسفیۃ'' مصنف:۔ علامہ شمس الدین احمد بن موسی الخیالی الحنفی (المتوفی: ۸۷۰ھ)، ناشر:۔ مطبع اصح المطابع، بمبئی، **صفحہ نمبر: ۱۲۱**
ترجمہ:۔ ''یعنی امید ہے کہ خلف وعید جائز ماننے والے یہ مراد لیتے ہیں کہ کریم جب وعید کی خبر دے تو اسکی شان کے لائق یہی ہے کہ اپنی خبر کو مشیت پر مبنی رکھے، اگرچہ کلام میں اس کی تصریح نہ فرمائے بخلاف وعدہ کے، تو خلف وعید میں نہ کذب ہے نہ بات بدلنا۔''
ترجمہ ماخوذ از:۔ ''**فتاویٰ رضویہ**'' (مترجم) از امام احمد رضا خان محقق بریلوی، (المتوفی ۱۳۴۰ھ) ناشر:۔ مرکز اہلسنت برکات رضا۔ پور بندر۔ **جلد نمبر: ۱۵، صفحہ نمبر: ۴۰۸**

اس عبارت سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ خلف وعید میں نہ جھوٹ ہے اور نہ ہی بات کو بدلنا ہے بلکہ خلف وعید درگزر اور کرم ہے۔ ایک مزید حوالہ:۔

”اَلْخَلْفُ فِی الْوَعِیْدِ جَائِزٌ فَاِنَّ اَھْلَ الْعُقُوْلِ السَّلِیْمَةِ یَعُدُّوْنَهٗ فَضْلًالَانَقْصًا دُوْنَ الْوَعْدِ، فَاِنَّ الْخُلْفَ فِیْهِ نَقْصٌ مُسْتَحِیْلٌ عَلَیْهِ سُبْحَانَهٗ وَرُدَّ بِاَنَّ اِیْعَادَ اللّٰهِ تَعالیٰ خَبْرٌ فَھُوَصَادِقٌ قَطْعًالِاِسْتِحَالَةِ الْکِذْبِ ھُنَاکَ، وَاُعْتُذِرَ بِاَنَّ کَوْنَهٗ خَبَرًامَمْنُوْعٌ بَلْ ھُوَاِنْشَاءٌ لِلتَّخْوِیْفِ فَلَابَأسَ ح فِی الْخُلْفِ“

حوالہ:۔ **”فواتح الرحموت“**، مصنف:۔ عبدالعلی محمد بن نظام الدین محمد لکھنوی، المتوفی ۱۲۲۵ھ

ناشر:۔ منشورات الشریف، قم، ایران، الباب الثانی فی الحکم، **جلد نمبر: ۲، صفحہ نمبر: ۶۲**

ترجمہ:۔ ”یعنی وعید میں خلف جائز ہے کہ سلیم عقلیں اسے خوبی گنتی ہیں، نہ عیب، اور وعدہ میں جائز نہیں کہ اس میں خلف عیب ہے اور عیب اللہ عزوجل پر محال، اس پر اعتراض ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی وعید بھی ایک خبر ہے تو یقیناً سچی کہ باری جل وعلا کا کذب محال، اور عذر کیا گیا کہ ہم اسے خبر نہیں مانتے بلکہ انشائے تخویف ہے، تو اب خلف میں حرج نہیں۔“

ترجمہ ماخوذ از:۔ **”فتاوٰی رضویہ“** (مترجم) از امام احمد رضا خان محقق بریلوی، (المتوفی ۱۳۴۰ھ) ناشر:۔ مرکز اہلسنت برکات رضا۔ پور بندر۔ **جلد نمبر: ۱۵، صفحہ نمبر: ۴۰۶**

یہاں تک کی گفتگو سے قارئین کرام اچھی طرح جان چکے ہونگے کہ **خلف وعید** دو (۲) طرح کی ہے۔ ایک وہ وعید جو کفار ومشرکین ودیگر بے ایمانوں کے حق میں وارد ہوئی ہے۔ جو ضرور پوری ہوکر رہے گی۔ حسب وعدہ ان کو سخت سزا اور جہنم کا دردناک عذاب دیا جائیگا اور یہ وعید ایک طرح کا وعدہ ہی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ ضرور پورا فرمائیگا اور کفار ومشرکین ودیگر بے ایمانوں کے لئے ”**دُخولِ نار**“ یعنی ”دوزخ میں ڈالنے“ کی سزا ضرور دیگا۔ لیکن دوسری وعید جو ایمان والے وہ مسلمان جو گناہ کبیرہ وصغیرہ اور خلاف شریعت افعال کے مرتکب ہیں، انھیں اپنے فضل وکرم سے معاف فرمادے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے گناہ کی مغفرت کی خوشخبری دی ہے۔ لہذا یہ مغفرت کرم کے معنی میں ہی آئیگی، جھوٹ یا وعدہ خلافی کا اس میں احتمال تک نہیں۔

امام اجل، ابوعبداللہ محمد بن عمررازی الملقب امام فخرالدین رازی اپنی معتمد کتاب ”**تفسیر کبیر**“ میں فرماتے ہیں کہ:۔

”قَالَ أَبُو عَمْرِو بْنُ الْعَلَاءِ لِعَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ :مَا تَقُولُ فِي أَصْحَابِ الْكَبَائِرِ؟ قَالَ :أَقُولُ إِنَّ اللَّهَ مُنْجِزٌ إِيعَادَهُ، كَمَا هُوَ مُنْجِزٌ وَعْدَهُ، فَقَالَ أَبُو عَمْرِو بْنِ الْعَلَاءِ :إِنَّكَ رَجُلٌ أَعْجَمُ، لَا أَقُولُ أَعْجَمُ اللِّسَانِ وَلَكِنْ أَعْجَمُ الْقَلْبِ، إِنَّ الْعَرَبَ تَعُدُّ الرُّجُوعَ عَنِ الْوَعْدِ لُؤْمًا وَعَنِ الْإِيعَادِ كَرَمًا.“

حوالہ:۔ (۱) "**مفاتیح الغیب**" (التفسیر الکبیر)، المؤلف:۔ أبو عبد اللہ محمد بن عمر الرازی الملقب بفخر الدین الرازی خطیب الری (المتوفی ۶۰۶ھ)، الناشر:۔ دار إحیاء التراث العربی بیروت، الطبعة الثالثة: ۱۴۲۰ھ ۔ **جلد نمبر:۷، صفحہ نمبر: ۱۵۱**

(۲) "**مفاتیح الغیب**" (التفسیر الکبیر)، المؤلف:۔ أبو عبد الله محمد بن عمر الرازی الملقب بفخر الدین الرازی خطیب الری (المتوفی ۶۰۶ھ)، الناشر :المکتبة البھیة، مصر، **جلد نمبر: ۷، صفحہ نمبر:۱۹۱**

ترجمہ:۔ "یعنی امام ابوعمرو بن العلاء رحمہ اللہ تعالیٰ نے عمرو بن عبید (پیشوائے معتزلہ) سے فرمایا: اہل کبائر کے بارے میں تیرا کیا عقیدہ ہے؟۔ کہا: میں کہتا ہوں اللہ تعالیٰ اپنی وعید ضروری پوری کرے گا، جیسا کہ اپنا وعدہ بیشک پورا فرمائے گا۔ امام نے فرمایا تو عجمی ہے، میں نہیں کہتا کہ زبان کا عجمی بلکہ دل کا عجمی ہے، عرب وعدے سے رجوع کو نالائقی جانتے ہیں اور وعید سے درگزر کو کرم۔"

ترجمہ ماخوذ از:۔ "فتاویٰ رضویہ" (مترجم) از امام احمد رضا خان محقق بریلوی، (المتوفی ۱۳۴۰ھ) ناشر:۔ مرکز اہلسنت برکات رضا۔ پور بندر۔ **جلد نمبر:۱۵، صفحہ نمبر:۴۱۰**

اب ہم قارئین کرام کی خدمت میں ایک اہم حوالہ اور ایک مزید خلاصہ پیش کرتے ہیں اور قارئین کرام کی خدمت میں مؤدبانہ التماس کرتے ہیں کہ تھوڑی دیر کے لئے خلف وعید کی بحث سے توجہ ہٹا کر کے ایک نئی بحث کی طرف التفات فرمائیں:۔

"خُلفِ وعید اور خُلفِ وعدہ کا فرق"

اللہ تعالیٰ نے ایمان والے گنہگار بندوں کو سزا اور عذاب کی وعید (دھمکی) دی ہے، اسی طرح ایمان والے نیک، متقی، پرہیزگار، عبادت گزار اور پابند شریعت کو انعام واکرام، دخول جنت، حور وغلماں، کوثر وسلسبیل اور دیگر لازوال نعمتوں اور آسائش کا وعدہ فرمایا ہے۔ کچھ آیاتِ مقدسہ پیش خدمت ہیں:۔

آیت نمبر:۱

"وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ"

(پارہ:۶، سورۃ المائدہ، آیت نمبر:۹)

ترجمہ:۔ "ایمان والے نیکوکاروں سے اللہ کا وعدہ ہے کہ ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے"۔ (کنزالایمان)

آیت نمبر:۲

"وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا" (پارہ:۱۰، سورۃ التوبۃ، آیت نمبر:۷۲)

ترجمہ:۔ "اللہ نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو باغوں کا وعدہ دیا ہے، جن کے نیچے نہریں رواں۔ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔" (کنزالایمان)

آیت نمبر:۳

"مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ" (پارہ:۱۳، سورۃ الرعد، آیت نمبر:۳۵)

ترجمہ:۔ "احوال اس جنت کا کہ ڈر والوں کے لئے جس کا وعدہ ہے۔ اس کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔" (کنز الایمان)

آیت نمبر:۴

"وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا"

(پارہ:۲۶، سورۃ الفتح، آیت نمبر:۲۹)

ترجمہ:۔ "اللہ نے وعدہ کیا ان سے جو انمیں ایمان اور اچھے کاموں والے ہیں، بخشش اور بڑے ثواب کا۔" (کنز الایمان)

آیت نمبر:۵

"اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ نَتَجَاوَزُ عَنْ سَیِّاٰتِهِمْ فِیْۤ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِیْ کَانُوْا یُوْعَدُوْنَ"

(پارہ:۲۶، سورۃ الاحقاف، آیت نمبر:۱۶)

ترجمہ:۔ "یہ ہیں وہ جن کی نیکیاں ہم قبول فرمائیں گے اور ان کی تقصیروں سے درگزر فرمائیں گے۔ جنّت والوں میں سچا وعدہ جو انہیں دیا جاتا تھا۔" (کنز الایمان)

آیت نمبر:٦

"مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ" (پارہ:۲٦، سورہ محمد، آیت نمبر:۱۵)

ترجمہ:۔ "احوال اس جنت کا، جس کا وعدہ پرہیزگاروں سے ہے۔" (کنز الایمان)

مومنین صالحین کو جنت اور بخشش کے وعدے کی متعدد آیات قرآن میں ہیں لیکن ہم نے شہنشاہ ہندوستان، خواجہ خواجگان، **سرکار خواجہ غریب نواز الشاہ معین الدین چشتی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چھٹی شریف کی مناسبت سے صرف چھ(٦) آیات پر اکتفاء کیا ہے۔

▣ کفار اور منافقین سے دوزخ کا وعدہ:۔

قرآن مجید میں مؤمنین ومؤمنات کے لئے جنت اور مغفرت کا وعدہ فرمایا گیا ہے، اسی طرح کفار، مشرکین، منافقین ودیگر بے ایمانوں سے دوزخ اور عذاب کا وعدہ فرمایا جانے کی متعدد آیات قرآن شریف میں ہیں۔ یہاں پر ہم صرف ایک آیت پیش کرتے ہیں اور بقیہ ددیگر آیات میں سے کچھ آیات کی نشان دہی کر دیتے ہیں:۔

آیت:۔

"وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِیْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْکُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا هِیَ حَسْبُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ" (پارہ:۱۰، سورۃ التوبۃ، آیت نمبر:٦۸)

ترجمہ:۔ "اللہ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں کو جہنم کی آگ کا وعدہ دیا ہے۔ جس میں ہمیشہ رہیں گے۔ وہ انہیں بس ہے اور اللہ کی ان پر لعنت ہے اور ان کے لئے قائم رہنے والا عذاب ہے۔" (کنز الایمان)

کفارودیگر بےایمانوں سے وعدۂ عذاب کے آیات کی نشاندہی:۔

نمبر	پارہ	نام سورۃ	آیت نمبر	نمبر	پارہ	نام سورۃ	آیت نمبر
1	۱۷	الانبیاء	۹۷	13	۶	النساء	۱۶۱
2	۸	اعراف	۴۴	14	۹	الانفال	۱۴
3	۱۷	حج	۷۲	15	۱۳	ابراھیم	۲
4	۴	النساء	۱۸	16	۱۵	الاسرٰی	۸
5	۱	البقرہ	۲۴	17	۱۶	الکھف	۱۰۲
6	۲۵	الشوریٰ	۲۶	18	۲۱	عنکبوت	۵۴
7	۱	البقرہ	۹۰	19	۲۱	عنکبوت	۶۸
8	۴	ال عمران	۱۳۱	20	۲۱	الاحزاب	۸
9	۵	النساء	۳۷	21	۲۲	الاحزاب	۶۴
10	۵	النساء	۱۰۲	22	۲۴	الزمر	۷۱
11	۵	النساء	۱۴۰	23	۲۹	الدھر	۴
12	۶	النساء	۱۵۱				

قرآن مجید میں کیئے گئے وعدے اور دی گئی دھمکیاں باعتبار موعود کے چار(۴) نوعیت کی ہیں۔

نوعیت	تبصرہ
(۱) کفار، مشرکین اور دیگر بےایمانوں سے کیا گیا وعدہ یعنی ہمیشہ کے لئے جہنم کی آگ میں رہنے کا اور دردناک عذاب بھگتنے کا وعدہ۔	یعنی یہ دو(۲) وعدے اور ایک(۱) دھمکی، یہ تینوں یقیناً پورے ہوں گے۔ کیونکہ اللہ کا وعدہ ہمیشہ پورا ہوتا ہے۔ وعدہ خلافی شانِ الوہیت کے خلاف ہے لہذا دونوں وعدے اور کفار و مشرکین کو دی گئی سزا کی دھمکی، یہ تینوں ضرور پورے ہونگے۔
(۲) مؤمنین کے ساتھ کیا گیا وعدہ یعنی ہمیشہ کے لئے جنت میں عیش وآرام سے رہنے کا دیا گیا وعدہ۔	
(۳) کفار، مشرکین اور دیگر بےایمانوں کو دی گئی دھمکی یعنی عقائد باطلہ اور اعمال قبیحہ کی سخت سزا اور عذاب دینے کی دی گئی وعید یعنی دھمکی۔	
(۴) مؤمنین کو دی گئی عذاب کی دھمکی یعنی باایمان ہونے کے باوجود معصیت اور گناہ کے کاموں میں ملوث ہونے پر سخت سزا وعذاب کی دھمکی۔	اللہ اپنے فضل وکرم سے گنہگار مسلمانوں کو بخش دے گا اور سزا کی دھمکی پر رب کا فضل وکرم غالب آئے گا اور گنہگاروں سے درگزر فرمایا جائے گا۔

مندرجہ بالا تقسیم کے اعتبار سے نمبر:۴ یعنی چوتھی نوعیت یعنی مسلمانوں کو دی گئی سزا اور عذاب کی دھمکی کو موقوف کر دینا اور بجائے سزا کے انعام واکرام سے نوازنا اسی کو **''خُلْفِ وَعِیْد''**، یعنی وعید ودھمکی کے خلاف کرنا یعنی عذاب وسزا کے بدلے انعام واکرام کی نوازش فرمانا۔ اسے ہرگز ہرگز قطعاً نہ کذب کہا جائے گا، نہ وعدہ خلافی کہا جائے گا اور

نہ ہی بات بدلنا کہا جائے گا۔ ایسی خلف وعید کو درگزر اور کرم کے محاسن میں شمار کیا جاتا ہے اور یہ وہ محاسن ہیں جن میں عیب اور نقص کا شائبہ تک نہیں اور اللہ تعالیٰ کی ذات تمام عیوب ونقائص سے پاک اور منزّہ ہونے کی وجہ سے ایسے محاسن کمال ہی اس کی شایانِ شان ہیں۔

ایک ایسا حوالہ پیش خدمت ہے کہ مشرکین کے حق میں وعید جاری رہیں گی اور اہل ایمان کے حق میں وعید میں خُلف واقع ہوگا یعنی سزا کی دھمکی موقوف کردی جائے گی۔

”فَاللّٰہُ تَعَالٰی لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ فَیَنْجِزُ وَعِیْدُہٗ فِیْ حَقِّ الْمُشْرِکِیْنَ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ فَیَجُوْزُ اَنْ یَّخْلُفَ وَعِیْدُہٗ فِیْ حَقِّ الْمُؤْمِنِیْنَ۔“

حوالہ:۔

”**روح البیان**“، المؤلف :إسماعیل حقی بن مصطفی الإستانبولی الحنفی الخلوتی، المولی أبو الفداء (المتوفیٰ ۱۱۲۷ھ)،الناشر:۔ دار الفکر بیروت، **جلد:۹، صفحہ: ۱۲۵**

ترجمہ:۔

”اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں فرماتا تو مشرکین کے حق میں وعید جاری وساری رہے گی اور اس سے نیچے کو معاف فرما دیتا ہے جس کو چاہے، تو اہل ایمان کے حق میں خلف وعید جائز ہوگی۔“

ترجمہ ماخوذ از:۔ ”**فتاویٰ رضویہ**“ (مترجم) از امام احمد رضا خان محقق بریلوی، (المتوفیٰ ۱۳۴۰ھ) ناشر:۔ مرکز اہلسنت برکات رضا۔ پور بندر۔ **جلد نمبر: ۱۵، صفحہ نمبر: ۴۱۹**

ایک مزید حوالہ ایسا پیش خدمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس کسی سے بھی جو وعدہ فرمایا ہے، چاہے مشرکین سے عذاب کا وعدہ ہو، چاہے مؤمنین سے جنت کی نعمتوں کا وعدہ ہو۔ تمام وعدے اللہ تعالیٰ پورے فرمائے گا۔ البتہ وعید یعنی سزا وعذاب کی دھمکی جو مشرکین کو دی ہے، وہ بھی ضرور پوری فرمائے گا لیکن مؤمنین کے حق میں خُلف وعید یعنی درگزر جو یقیناً کرم وفضل ہے۔ فرمائے گا۔ ایک حوالہ ملاحظہ فرمائیں:۔

”ذَھَبَ بَعْضُ الْعُلَمَآءِ اِلٰی اَنَّ الْخَلْفَ فِی الْوَعِیْدِ جَائِزٌ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی لَافِی الْوَعْدِ وَبِھٰذَا وَرَدَتِ السُّنَّۃُ۔“

حوالہ:۔ ”الدوانی علی العقائد العضدیۃ“،

مصنف:۔ جلال الدین الدوانی، (المتوفیٰ ۹۱۸ھ) مطبع مجتبائی، دہلی۔ صفحہ نمبر: ۷۴

ترجمہ:۔ ”بعض علماء اس طرف گئے کہ وعید میں خلف اللہ تعالیٰ پر جائز ہے، نہ وعدہ میں اور یہی مضمون حدیث میں آیا۔“

ترجمہ ماخوذ از:۔ ”**فتاویٰ رضویہ**“ (مترجم) از امام احمد رضا خان محقق بریلوی، (المتوفیٰ ۱۳۴۰ھ) ناشر:۔ مرکز اہلسنت برکات رضا۔ پور بندر۔ **جلد نمبر: ۱۵، صفحہ نمبر: ۴۰۵**

مندرجہ بالا عبارت میں صاف لکھا ہے اللہ تعالیٰ کبھی بھی وعدہ کے خلاف نہیں کرے گا۔ چاہے پھر وہ وعدہ کفار مشرکین، یہود ونصاریٰ یا دیگر بے ایمانوں سے عذاب کے سلسلہ میں کیا ہو، چاہے وہ وعدہ مومنین کے ساتھ جنت میں داخلہ اور رحمت کی بہتات کے سلسلہ میں کیا ہو، **اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ ضرور پورا فرمائے گا۔** اسی طرح کفار مشرکین کو عذاب کی جو دھمکی دی ہے، وہ بھی ضرور پوری فرمائے گا۔ کفار ومشرکین کو دی

ہوئی عذاب کی دھمکی یعنی **وعید** میں **خُلف** یعنی خلاف نہیں کرے گا بلکہ جو جو دھمکی دی ہے، اسے پوری فرمائے گا۔ البتہ مؤمنین و مسلمین جو مرتکب عصیاں ہیں، انھیں جو سزا اور عذاب کی دھمکی دی ہے، اس میں **''خُلفِ وعید''** یعنی دھمکی کے خلاف کر کے عفو اور معافی یعنی درگزر فرما کر اپنی شان **غفاری، غفوری، رحمانی، رحیمی** کا مظاہرہ فرما کر جود و کرم کی بارش فرمائے گا۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ مؤمنین کے ساتھ اللہ تبارک وتعالیٰ **خُلفِ وَعِید** فرمائے گا، وہ کرم ونوازش ہی شمار کیا جائے گا۔ اسے جھوٹ اور وعدہ خلافی کا عیب اور نقص کہنا سراسر بیوقوفی، بے ادبی، بے اعتدالی، بے تکی، بے میل، بے دستوری، بے شعوری، بے غیرتی بلکہ بے دینی اور بے ایمانی ہے۔

دورِ حاضر کے منافقین یعنی فرقۂ وہابیہ نجدیہ دیوبندیہ کے علماء اور متبعین ومتوسلین صرف توحید کا دعویٰ کرنا ہی جانتے ہیں۔ توحید باری تعالیٰ کا پاسِ ادب، خیال حرمت، الوہیت کی شان عالی کا لحاظ، اللہ کی شانِ سُبُّوحٌ وقدُّوسٌ کی تقدیس وتنزیہیت کی نفاست ولطافت کی نزاہت و پاکیزگی اور حفظ مراتب کی متانت، اُستواری اور سنجیدگی سے باخبر ہونا اور اس کی کامل رعایت کر کے اعتقاد کی معقولیت اور موزونیت کے ساتھ رب تبارک وتعالیٰ پر ایمان رکھنا اور شان الوہیت کے خلاف نازیبا خیالات واقوال سے قطعی اجتناب کرنا، ان سب باتوں سے بے خبر، بے علم، انجان، غافل، جاہل، نادان، اناڑی اور ناواقف ہو کر صرف اپنے موحّد ہونے کا ڈھنڈورا پیٹنے کے سوا کچھ آتا ہی نہیں۔ بس ہر جگہ، ہر محفل ومجلس اور ہر جلسہ وجلوس میں **''توحید۔توحید''** کی ڈگڈگی بجا کر کنجری کے

بے سرے تال پر ناچتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ ان منافقوں کو **''توحید کی ت''** کا بھی علم نہیں۔ اپنے زعم باطل میں اور جہالت کے زور سے جوش میں آ کر اپنی ضد اور ہٹ کی دُم میں لٹک کر خلاف شانِ الوہیت بکواس کر ڈالتے ہیں اور ایسے وہم وخیال میں ڈگمگاتے رہتے ہیں کہ ہم لوگ ہی توحید کے سچے پرستار اور پاسبان ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی شان الوہیت پر کذب اور وعدہ خلافی کے عیب ونقص کا دھبّہ لگا کر توحید کے پرستاروں کے زمرے سے خارج ہو جاتے ہیں اور انھیں اپنے ذلّت آمیز خارجہ کا شعور واحساس تک نہیں۔ وعدہ اور وعید کے خلاف کے ضمن میں ایک حوالہ پیش خدمت ہے:۔

> **''اِتَّفَقَتِ الاُمَّةُ وَنُطْقُ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ بِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى عَفُوٌّ غَفُوْرٌ يَعْفُوْ عَنِ الصَّغَائِرِ مُطْلَقًا وَعَنِ الْكَبَائِرِ بَعْدَ التَّوْبَةِ وَلَايَعْفُوْ عَنِ الْكُفْرِ قَطْعًا، وَاخْتَلِفُوْا فِى الْعَفْوِ عَنِ الْكَبَائِرِ بِدُوْنِ التَّوْبَةِ فَجَوَّزَهُ الْاَصْحَابُ بَلْ اَثْبَتُوْهُ خِلَافًا لِلْمُعْتَزِلَةِ، تَمَسَّكَ الْقَائِلُوْنَ بِجَوَازِ الْعَفْوِ عَقْلًا وَامْتِنَاعِهٖ سَمْعًا وَهُمُ الْبَصْرِيُّوْنَ مِنَ الْمُعْتَزِلَةِ وَبَعْضُ الْبَغْدَادِيَّةِ بِالنُّصُوْصِ الْوَارِدَةِ فِى وَعِيْدِ الْفُسَّاقِ وَاَصْحَابِ الْكَبَائِرِ، وَاُجِيْبَ بِاَنَّهُمْ دَاخِلُوْنَ فِىْ عُمُوْمَاتِ الْوَعْدِ بِالثَّوَابِ وَدُخُوْلِ الْجَنَّةِ عَلٰى مَامَرَّ وَالْخُلْفُ فِى الْوَعْدِ لُؤْمٌ لَايَلِيْقُ بِالْكَرِيْمِ وِفَاقًا بِخِلَافِ الْخُلْفِ الْوَعِيْدِ فَاِنَّهُ رُبَّمَا يُعَدُّ كَرَمًا.''**

حوالہ:۔ **"شرح المقاصد فی علم الکلام"**، المؤلف: سعد الدین مسعود بن عمر بن عبد اللہ التفتازانی (المتوفیٰ سنہ ۷۹۱ھ)، الناشر:۔ دار المعارف النعمانیۃ، لاھور (باکستان)، سنۃ النشر سنہ ۱۴۰۱ھ، ۔ سنہ ۱۹۸۱م، **الجزء:** ۲، **الصفحہ :۲۳۵ تا ۲۳۷**

ترجمہ:۔ ''امت کا اتفاق اور کتاب وسنت اس پر ناطق ہیں کہ اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والا غفور ہے، وہ صغائر تو ہر حال میں معاف فرما دیتا ہے اور کبائر کو توبہ کے بعد، کفر کو قطعاً معاف نہیں فرماتا، بغیر توبہ کبائر کی بخشش میں اختلاف ہے، ہمارے اصحاب (اہل سنت) اس کے جواز کے قائل بلکہ اس کو دلائل سے ثابت کرنے والے ہیں۔ اس میں معتزلہ کا اختلاف ہے، ان میں سے کچھ نے کہا عقلاً عفو کا جواز ہے مگر شرعاً ممتنع ہے، یہ بصری معتزلہ کی رائے ہے، بغدادی معتزلہ ان نصوص سے استدلال کرتے ہیں، جو فساق اور اصحاب کبائر کے بارے میں وعیدیں آئی ہیں، ان کو جواب دیا گیا ہے کہ وہ وعدہ ثواب ودخول جنت کی عمومی نصوص میں داخل ہیں جیسا کہ گزر چکا ہے، اور وعدہ میں خلف ایسا قابل ملامت عمل ہے، جو بالاتفاق کریم کے مناسب ولائق نہیں۔ بخلاف خلاف وعید کے کہ اسے اکثر کرم ہی شمار کیا جاتا ہے۔''

ترجمہ ماخوذ از:۔ **''فتاویٰ رضویہ''** (مترجم) از امام احمد رضا خان محقق بریلوی، (المتوفی سنہ ۱۳۴۰ھ) ناشر:۔ مرکز اہلسنت برکات رضا۔ پور بندر۔ **جلد نمبر:۱۵، صفحہ نمبر:۴۱۶**

''منافقین زمانہ کی بارگاہ الٰہی میں دریدہ دہنی''

منافقین زمانہ **''اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ''** کے صحیح معنی، مطلب، مفہوم، مقصد اور مراد سے انجان وبے خبری کے عالم میں اور خود کو قرآن فہمی کا ماہر ودانشمند اور فہم وفراست کا حامل ہونے کے وہم وگمان میں آیاتِ قرآن کی ایسی مضحکہ خیز تاویل، تفسیر، تشریح اور توضیح کرتے ہیں کہ بات نہ پوچھو۔ بندہ جھوٹ بول سکے اور اللہ جھوٹ نہ بول سکے، تو بندہ کی قدرت سے اللہ کی قدرت گھٹ گئی، ایسی منطق چھانٹ کر معاذ اللہ **''امکان کذب باری تعالیٰ''** ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں اور جب دلیل وبراہین کا فقدان محسوس کرتے ہیں، تو یہ گپ مار دیتے ہیں کہ امکان کذب کے مسئلہ کے معاملہ میں ماضی کے علماء میں بھی اختلاف رہا ہے۔

علاوہ ازیں اللہ کے لئے جھوٹ بولنا ممکن ثابت کرنے میں وہ اپنا کونسا فائدہ دیکھتے ہیں کہ امکان کذب کے تعلق سے دلیل کے میدان میں مات کھا کر چت پڑ گئے اور کچھ بھی نہ بن پایا تو ایک نیا شوشہ چھوڑ دیا کہ **''خلف وعید امکان کذب کی شاخ ہے''**۔ پہلی بات تو یہ کہ ان کو وعدہ اور وعید کے فرق کی ہی تمیز نہیں۔ پھر ''وعید'' میں بھی ایسے اُلجھے اور بھٹکے ہیں کہ ''خلف وعید'' جو مؤمنین کے حق میں بحیثیت درگزر اور کرم ہوگی، اسے معاذ اللہ کذب یعنی جھوٹ اور وعدہ خلافی کے معنی میں شمار کر کے رب تبارک وتعالیٰ کی شانِ سُبُّوحٌ وقُدُّوسٌ کو کذب کے دھبّے سے داغدار کرنے کی مذموم کوشش میں

ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے ۔ضد، ہٹ اور بغض وعناد کے جذبے سے متاثر ہوکر **''امکان کذب''** کی ایسی رٹ لگائی کہ ابلیس بھی حیرت زدہ ہوکر یہی کہتا ہوگا کہ:۔

مگر خدا پہ جو دھبَّہ دروغ کا تھوپا
یہ کس لعیں کی غلامی کا داغ لے کے چلے

از:۔امام عشق ومحبت حضرت رضا بریلوی

یعنی شیطان بھی حیرت وتعجب میں ہوگا۔ یہ سوچتا ہوگا کہ میرے چیلے اور میرے شاگرد یعنی گروہ وہابیہ تو مجھ سے بھی دو۲ نہیں بلکہ چار قدم آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ کیونکہ میں نے نبی کی تعظیم کا انکار کرتے ہوئے حضرت آدم کو سجدہ نہیں کیا، تو میرے چیلے اور چمچے وہابیوں نے میرا نقش قدم اختیار کرتے ہوئے نبی کی تعظیم کا انکار کیا۔ میں نے انبیاء کرام کو صرف **''بشر''** کہا، تو میرے چیلے وہابیوں نے مجھ سے دو قدم آگے بڑھ کر انبیاء کرام کو **''اپنے جیسا بشر''** کہا۔لیکن ایک کام میرے چیلوں نے ایسا کیا ہے، جو میرے بھی وہم وگمان میں نہیں تھا۔ میں نے انبیاء واولیاء کی تعظیم وتوقیر کا انکار کیا، تو میرے چیلوں وہابیوں نے میری اتّباع اور پیروی کرتے ہوئے انبیاء واولیاء کی تعظیم وادب کے منکر ہوئے لیکن میں نے کبھی بھی خدا کو جھوٹ بولنے پر قادر نہیں کہا۔لیکن میرے چیلے ''خدا تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے'' کہہ رہے ہیں، تو کیا میرے چیلے مجھ سے بڑے کسی دوسرے شیطان کی پیروی کرتے ہیں؟ یا پھر میرے چیلے گمراہی اور ضلالت میں مجھ سے دو۲ کے بجائے چار قدم آگے بڑھے ہوئے ہیں؟ بلکہ یہ تو میرے بھی گرو (गुरू) نکلے کہ جو کام میں نے نہیں کیا، وہ کام میرے چیلوں نے کر دکھایا۔ یہ تو میرے بھی باپ ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی شان میں ایسی گھنونی توہین کرنا کہ ایسی توہین کرنے کی جرأت ودلیری شیطان بھی نہ کرسکا یعنی اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے، ایسا وہم وگمان کبھی ابلیس لعین نے بھی نہیں کیا۔لیکن دور حاضر کے نام نہاد مُوَحِّدْ ایسا فاسد عقیدہ رکھنے کی وجہ سے خود تو دائرۂ ایمان سے خارج ہیں لیکن دوسروں کے ایمان پر شرک کے فتوے کی گولہ باری کرنے کے عادی بن چکے ہیں۔

منافقین زمانہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے جھوٹ بولنا ممکن اور جائز بتاتے ہیں، یہ اعتقاد سراسر توہین شانِ رب تعالیٰ اور منافیٔ ایمان ہے۔جس کا اندازہ ذیل میں درج ایک معتبر حوالہ دیکھنے سے آئے گا۔

"مَنْ دَانَ بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَصِحَّةِ النُّبُوَّةِ وَنُبُوَّةِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَكِنْ جَوَّزَ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ الْكَذِبَ فِيمَا أَتَوْا بِهِ . ادَّعَى فِي ذَلِكَ الْمَصْلَحَةَ - بِزَعْمِهِ -أَوْ لَمْ يَدَّعِهَا فَهُوَ كَافِرٌ بِإِجْمَاعٍ."

حوالہ:۔ (۱) **"الشفا بتعريف حقوق المصطفى"**، المؤلف :عياض بن موسى بن عياض بن عمرون اليحصبي السبتي، أبو الفضل المعروف بقاضي عياض(المتوفى۵۴۴ھ)، الناشر: دار الفيحاء عمان، **جلد:۲، صفحه: ۶۰۷**

(۲) **"الشفا بتعريف حقوق المصطفى"**، المؤلف :عياض بن موسى بن عياض بن عمرون اليحصبي السبتي، أبو الفضل المعروف بقاضي عياض(المتوفى۵۴۴ھ)، الناشر :المطبعة الشركة الصحافية، **جلد:۲، صفحه: ۲۶۹**

(٣) "**الشفا بتعريف حقوق المصطفى**"، المؤلف :عياض بن موسى بن عياض بن عمرون اليحصبي السبتي، أبو الفضل المعروف بقاضي عياض (المتوفى ٥٤٤ھ)، الناشر: مركز اهلسنت بركات رضا، فوربندر، **جلد:٢، صفحه: ٢١٤**

ترجمہ:۔ ''جواللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور نبوت کی حقانیت اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو، باایں ہمہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام پر ان باتوں میں کہ وہ اپنے رب کے پاس سے لائے، کذب جائز مانے، خواہ بزعم خود اس میں کسی مصلحت کا ادعا کرے یا نہ کرے، ہر طرح بالا جماع کافر ہے۔''

ترجمہ ماخوذ از:۔ ''**فتاوی رضویہ**'' (مترجم) از امام احمد رضا خان محقق بریلوی، (المتوفی ۱۳۴۰ھ) ناشر:۔ مرکز اہلسنت برکات رضا۔ پور بندر۔ **جلد نمبر:۱۵، صفحہ نمبر:۴۱۹، ۴۲۰**

قارئین کرام مندرجہ بالا معتبر کتاب ''الشفا'' کا حوالہ بغور ملاحظہ فرمائیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان رکھتا ہو۔ اللہ تعالیٰ کی توحید اور حضور اقدس کی رسالت کی گواہی بھی دیتا ہو، لیکن ساتھ میں یہ بھی عقیدہ رکھتا ہو کہ انبیاء سابقین علیہم السلام اپنے رب کے پاس سے جو باتیں یا احکام لائے ہیں، اس میں جھوٹ یعنی کذب کی آمیزش ممکن اور جائز ہے، تو ایسا عقیدہ رکھنے والا شخص ملّت اسلامیہ کے تمام عالموں کے نزدیک کافر ہے۔ تو جب انبیاء کرام کے لئے ایسا فاسد اعتقاد رکھنے والا خارج از اسلام اور کافر ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ ایسا فاسد

اعتقاد رکھنے والا کیسا ہوگا؟ آپ خود فیصلہ کر لیں۔

منافقین زمانہ سے ہم صرف اتنا ہی پوچھتے ہیں کہ:۔

(۱) ''**خُلْفِ وَعِیْد**'' صرف مسلمانوں کے حق میں ہی واقع ہونا ثابت ہے اور خلف وعید سے صرف عفو یعنی درگزر ہی مراد ہے۔ اب آپ جواب دو کہ تمہارے مذہب میں عفو بالیقین واقع ہے یا نہیں؟ اگر عفو واقع ہے، تو وہ عفو ہی خلف وعید ہے اور تمہارے عقیدے میں خلف وعید سے مراد کذب ہے یعنی خلف وعید کو تم لوگ کذب سمجھتے ہو۔ لہذا عفو کو جھوٹ کہہ کر تم نے اپنے خدا کو یقیناً کاذب یعنی جھوٹا کہا یا نہیں؟

(۲) حضرات انبیاء کرام علیہم افضل الصلوٰۃ والثناء کے لئے کذب یعنی جھوٹ جائز ماننے والا جب ملّت اسلامیہ کے ائمہ وعلماء کے نزدیک بالاتفاق کافر ہے، تو اللہ تبارک وتعالیٰ کے کذب کا جواز وامکان ماننے والا کیونکر بالاجماع علماء کافر ومرتد نہ ہوگا؟

منافقین زمانہ اپنی جہالت اور حماقت سے اسلام اور کفر کے درمیان تمیز کرنے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتے اور جو بات یعنی اعتقاد خالص کفر ہے، اس کے متعلق ایسا لکھ دیا کہ ''**مسئلہ خلف وعید قدماء میں مختلف فیہ ہے**'' یعنی ماضی کے علماء میں خلف وعید کے مسئلہ کے تعلق سے اختلاف رہا ہے۔ معاذ اللہ! کتنا بڑا الزام تھوپ دیا۔ کیا ماضی کے علمائے حق ایسے اصولی مسئلہ میں کہ جس پر ایمان وکفر کا دار ومدار ہے، کبھی بھی آپس میں اختلاف کر سکتے ہیں؟ ماضی کے علماء میں کثرت سے اختلاف ہوئے ہیں لیکن وہ تمام

اختلافات فروعی مسائل کی نوعیت کے تھے۔ مثلاً یہ کام کرنے سے نماز فاسد ہو جائے گی یا نہیں؟ اس میں ضرور اختلاف ہوا ہے۔ لیکن اصولی مسائل میں کبھی بھی اختلاف نہیں ہوا۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کی جورو یعنی بیوی ہے یا نہیں؟ اس مسئلہ میں کبھی بھی اختلاف نہیں ہوا۔ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ بعض علماء ہاں کہتے ہوں اور بعض علماء ناں کہتے ہوں۔ بلکہ تمام علماء کا اسی پر ہی اتفاق تھا کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی بیوی ہے ہی نہیں۔ کیونکہ قرآن مجید شاہد عادل ہے کہ **"وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ"** (پارہ: ۳۰، سورۂ اخلاص، آیت نمبر: ۴)

اسی طرح اللہ کا جھوٹ بولنا ممکن ہونے کے تعلق سے ماضی کے علماء میں کبھی کوئی اختلاف نہیں ہوا۔ یعنی ایسا کبھی نہیں ہوا کہ بعض علماء ہاں کہتے ہوں اور بعض علماء ناں کہتے ہوں۔ بلکہ تمام علماء کا اسی پر اتفاق تھا کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ناممکن اور محال ہے، کیونکہ قرآن مجید کی آیت کریمہ شاہد عادل کی حیثیت سے اعلان فرماتی ہے کہ **"وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا"** (پارہ: ۵، سورۃ النساء، آیت نمبر: ۱۲۲)

منافقین زمانہ اپنی جہالت اور وقاحت کی بناء پر کفر اور اسلام کا فرق سمجھنے کی بھی تمیز نہ رکھنے کی وجہ سے معاذ اللہ کفری مسئلہ یعنی اللہ کا جھوٹ بولنا ممکن ہونا، یہ مسئلہ بھی ماضی کے علماء کی طرف منسوب کر کے یہ کہنا کہ اس مسئلہ میں ماضی کے علماء میں نزع یعنی اختلاف تھا۔ یہ کھلا ہوا بہتان اور افتراء ہے ماضی کے علماء حق پر۔ منافقین زمانہ کی ان ریشہ دوانیاں دیکھ کر صرف اتنا ہی کہنا ہے کہ:۔

"آدمیاں گم شدند ÷ ملک خدا خر گرفت"

(آدمی گم ہو گئے اور اللہ کے ملک پر گدھے نے قبضہ کر لیا)